

ہفت روزہ القلم پشاور

560

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



رنگ و نور

سعدی کے قلم سے



اصل طاقت کا مالک

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے...... ہر طرح کی اصل قوت اور طاقت کا مالک صرف "اللہ تعالیٰ" ہے......

ماشاء اللّٰہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ

موضوع خود آگیا

آج صبح سے اس سوچ میں تھا کہ...... کس موضوع پر لکھا جائے؟...... پچھلے شمارے کا ناغہ تھا، اس لئے "تسلسل" ٹوٹ گیا...... کئی موضوع ذہن میں طلوع ہوئے...... ابھی کچھ حتمی طے نہیں کیا تھا کہ...... "اوڑی" کے واقعہ پر اُٹھنے والے شور شرابے نے سارے موضوع اُڑا دیئے...... اب اگر میں کسی اور موضوع پر لکھوں تو کئی لوگ پریشان ہو جائیں گے...... مثلاً

- پاکستان میں موجود انڈیا کے باقاعدہ یا بے قاعدہ جاسوس...... جو اس انتظار میں تڑپ رہے ہیں کہ ہماری طرف سے کوئی بات آئے...... اور وہ اسے جلد از جلد انڈین حکومت اور انڈین میڈیا کو فروخت کر کے کچھ مال کما سکیں......
- انڈیا کے اخبارات اور ٹی وی چینل جو القلم کے تازہ شمارے اور تازہ رنگ و نور کا اس ہفتے بہت بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں...... تاکہ پروپیگنڈہ اور شور شرابا کرنے میں آسانی رہے...... اور وہ "رنگ و نور" میں اپنے الزامات کے لئے دلائل ڈھونڈ سکیں......

یہ تو ہوئے دو طبقے...... باقی اور بھی بہت سے لوگ ہیں...... اللہ تعالیٰ ہی ان سب کو جانتا ہے......

وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

جھوٹ کا وبال

انڈیا میں جھوٹ عام ہے...... وہاں سچ صرف اس وقت بولتے ہیں جب وہ "دارو" یعنی شراب کے نشے میں پوری طرح مدہوش ہو جاتے ہیں...... باقی ہر وقت جھوٹ ہی جھوٹ...... جھوٹا مذہب، جھوٹے خدا، جھوٹی عزت، جھوٹی طاقت، جھوٹے دعوے، جھوٹی فلمیں...... اور جھوٹی سیاست...... آپ خود سوچیں کہ...... "برہمن" کو پاک اور عزتمند کہنا اور "دلت" کو ناپاک اور اچھوت کہنا کتنا بڑا ظلم اور کتنا بڑا جھوٹ ہے...... حالانکہ ساہوکار برہمن کے جسم میں دلت کے جسم سے زیادہ بدبودار غلاظت ہوتی ہے...... یہ بھی انسان، وہ بھی انسان...... پھر اتنا بڑا فرق کیوں کہ...... شودر کے ہاتھ لگانے سے پانی ناپاک ہو جائے؟...... چلیں چھوڑیں اسے یہ بڑی دردناک اور بھیانک داستان ہے...... بات یہ عرض کر رہا تھا کہ...... انڈیا نے اپنی طاقت کے بارے میں...... اپنی عوام سے اتنا جھوٹ بول دیا ہے کہ...... اب ہر واقعہ پر اس کی عوام فوراً اپنی حکومت سے پاکستان پر حملے کا مطالبہ کرنے لگتی ہے...... ۱۹۷۱ء کی حادثاتی فتح نے ان کے دماغ پہلے ہی خراب کر رکھے ہیں...... مزید کام "بالی وڈ" کی فلموں نے کر دیا ہے...... ان فلموں کے وہ چوہے ہیرو جو اپنے سائے سے بھی ڈرتے ہیں...... وہ فلموں میں دن رات انڈیا کو مضبوط اور پاکستان کو کمزور دکھاتے رہتے ہیں...... ایسے ہیرو بھی جو گیس کے مریض ہیں اور ہر پانچ منٹ بعد جن کی ہوا نکل جاتی ہے...... وہ فلموں میں پاکستان پر حملے کرتے ہیں یہاں آ کر کیمپ تباہ کرتے ہیں...... یہاں سے مجاہدین اور ان کے قائدین کو اُٹھا کر لے جاتے ہیں...... وہ چونکہ ہیرو ہوتے ہیں اس لئے ان پر ہزاروں گولیاں چلتی رہیں...... ان کو ایک بھی نہیں لگتی...... جبکہ ان کی ایک ایک گولی سے پوری عمارتیں اُڑ جاتی ہیں اور کئی کئی مجاہد ڈھیر ہو جاتے ہیں...... انڈین عوام دن رات یہ مناظر دیکھ کر واقعی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ انڈیا ناقابل تسخیر ہے اور اس کے فوجی فلموں کے ہیرو ہیں...... حالانکہ منظر یہ ہے کہ چار افراد کے حملے میں اٹھارہ فوجی مارے گئے اور درجنوں زخمی ہو گئے......

اس سے ابھی چند دن پہلے ایک حملے میں انڈین فوج کے دو کرنل اور کئی فوجی مارے گئے...... اب انڈیا میں ہر طرف شور ہے کہ...... پکڑو، مارو...... حملہ کر دو...... اُٹھا لو...... ارے مینڈک کی اولاد دو! یہ سب کچھ فلموں میں آسان ہے زمین پر نہیں...... انڈیا صرف پس پردہ شرارتی جنگ لڑ کر نہتے شہریوں کو مارنا جانتا ہے...... مشرقی پاکستان سے کراچی تک اور ڈھاکہ سے بلوچستان تک وہ پاکستان کے خلاف ایک پس پردہ جنگ مسلسل لڑ رہا ہے...... سامنے آنے کی اس میں ہمت نہیں...... جبکہ پس پردہ جنگ اس نے کبھی روکی نہیں...... جب واجپائی لاہور آیا تھا اس وقت بھی انڈیا کی پراکسی جنگ کراچی میں خون بہا رہی تھی...... اور ہم بوریوں میں غریب مزدوروں کی لاشیں دیکھ رہے تھے...... اور جب مودی لاہور اُترا اُس وقت بھی انڈیا کی یہ جنگ بلوچستان میں جاری تھی...... اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی لاشیں اُٹھا رہے تھے...... انڈیا سامنے آ نہیں سکتا...... وہ اس وقت آتا ہے جب ہم مسلمان ایک دوسرے کو کاٹ چکے ہوتے ہیں...... تب کوئی "جنرل اروڑہ" کسی گندی "اروڑی" سے نمودار ہوتا ہے...... مگر انڈیا نے اپنی طاقت کا اتنا جھوٹا پروپیگنڈہ کر دیا ہے کہ...... اب اس کی عوام سنبھالے نہیں سنبھلتی...... ٹی وی کے بدشکل اینکر اور اینکرنیاں...... نیکر اور نیکرنیاں پہن کر...... چیختے ہیں کہ...... اینٹ سے اینٹ بجا دو...... اُسامہ جیسا ایکشن کر ڈالو...... میزائل چلا دو...... چین کو سبق سکھا دو...... پاکستان کو نقشے سے مٹا دو وغیرہ وغیرہ...... بھارت کا موجودہ وزیراعظم "مودی" چونکہ غیر سنجیدہ جانور اور ماضی کا مشہور دہشتگرد ہے تو وہ بھی ان اینکروں کے سُر میں سُر ملا کر دھمکی آمیز بیانات دیتا ہے...... مگر جب وہ اپنے کمانڈروں میں بیٹھتا ہے تو اسے آخری مشورہ یہی ملتا ہے کہ "شرجی! بش اپنے ابا امریکہ کو سکایت لگا دو...... آٹھ دس اور کشمیری مار ڈالو...... کراچی، بلوچستان یا پنجاب میں دھماکہ کروا دو...... شرجی!!

اب انڈیا میں ہر طرف شور ہے کہ......
پکڑو، مارو...... حملہ کر دو...... اُٹھا لو...... ارے
مینڈک کی اولاد دو! یہ سب کچھ فلموں میں آسان ہے
زمین پر نہیں...... انڈیا صرف پس پردہ
شرارتی جنگ لڑ کر نہتے شہریوں کو
مارنا جانتا ہے......

مٹنے کی علامات

انڈیا والے چونکہ دل کے اندھے ہیں...... اُن کے نجومی، تانترک، جیوتشی اور یوگی سب جھوٹے ہیں...... اُن میں سے کسی کے پاس بھی تھوڑا سا روحانی علم ہوتا تو وہ دیکھ لیتا کہ...... انڈیا اب تباہی کے کنارے پر آ چکا ہے...... جب ظلم اور بے انصافی کسی ریاست کا قانون بن جائیں تو وہ ریاست ضرور تباہ ہوتی ہے...... مودی کے حکمران بنتے ہی انڈیا میں ہر ظلم اور ہر خباثت اب ریاستی قانون بن چکا ہے...... وہاں پہلے بھی مسلمانوں کو مارا جاتا تھا...... مگر بہرحال یہ ریاست کا باقاعدہ قانون نہیں تھا...... وہاں پہلے بھی دلتوں اور پسماندہ طبقوں کو مارا اور جلایا جا رہا تھا مگر یہ سب کچھ ریاست کا باقاعدہ قانون نہیں تھا...... انڈیا والے سالہا سال سے کراچی، گلگت اور بلوچستان میں...... مسلمانوں کا قتل عام کروا رہے تھے مگر وہ اس کا اعلان نہیں کرتے تھے جبکہ...... مودی نے لال قلعے پہ کھڑے ہو کر اپنے ان ناپاک جرائم کا اعتراف کیا...... یہ وہ حالات ہیں جو کسی بھی ریاست کو بدترین تباہی پر لے جاتے ہیں...... مجھے اپنی وہ دو مظلوم بوڑھی مسلمان مائیں یاد آ رہی ہیں...... جن کو انڈیا میں ایک ریلوے اسٹیشن پر اتنی بے دردی سے مارا گیا کہ...... وہ لہولہان اور بے ہوش ہو گئیں...... اور پھر پولیس آئی تو اُنہیں کو پکڑ کر لے گئی...... اور ان پر گوشت رکھنے کا مقدمہ درج کر دیا...... مجھے میوات کے تاریخی مسلمان علاقے کی ان دو مسلمان خواتین کا غم بے چین کر رہا ہے...... جنہیں حکومت کی سرپرستی میں اجتماعی بے حرمتی کا نشانہ بنایا گیا...... اس ظلم سے میوات کا مردم خیز خطہ ابھی تک خون کے آنسو رو رہا ہے...... اخلاق احمد کو گوشت رکھنے کے شبہے میں شہید کر دیا گیا...... جبکہ یعقوب میمن کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا......

ہر دن مسلم کش فسادات...... ہر دن "دلت کش" فسادات...... ظلم ہی ظلم...... اور یہ سب کچھ ریاستی چولے میں...... اور اب کشمیر میں ساٹھ دن کی وحشت ناک بربریت...... وہاں کا ہر پتھر خون اُگل رہا ہے اور ہر گھر، قبرستان بنا ہوا ہے...... یہ سب کچھ آخر کب تک؟ کب تک؟ قدرت اور فطرت ایک وقت تک ڈھیل دیتی ہے...... مگر ہمیشہ نہیں...... انڈیا بربادی کی طرف جا رہا ہے...... جو انڈیا کے ساتھ یاری کرے گا وہ بھی اس بربادی کا حصہ بن جائے گا...... انڈیا اب فطرت اور قدرت کے قہر کے سامنے ہے...... تم ایک مجاہد نہیں سارے مجاہد مار دو تم ایک جہادی قائد نہیں...... سارے قائدین مار دو...... اس سے تمہاری بربادی اب رکنے والی نہیں...... کیونکہ تمہاری بربادی کی وجہ خود تمہارے کرتوتوں میں چھپی ہے...... انڈیا اگر بچنا چاہتا ہے تو بس ایک ہی راستہ ہے انڈیا والے مودی، ایڈوانی، راج ناتھ سنگھ...... آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد کے لیڈروں کو...... پکڑ کر سڑکوں پر لٹا دیں...... تب ممکن ہے انڈیا کو مزید مہلت مل جائے...... لیکن اگر یہی لوگ حکمران رہے...... یہی قاتل ملک کے نگہبان رہے تو سن لو...... یہ ملک اب عبرتناک تباہی کا سامنا کرے گا...... ان شاء اللہ رب الشہداء......

اب معلوم نہیں......اوڑی پر حملہ
کن خوش بختوں نے کیا مگر نام پھر ہمارا
لگ گیا......اور دعوت جہاد ہر سو گونجنے
لگی......بے شک یہ صرف اور صرف
قرآنی دعوت جہاد کی
کرامت ہے......

ارے اوڑی تو اُڑ گیا

شروع میں عرض کیا تھا کہ...... "اوڑی" کے واقعہ نے باقی سارے موضوعات اُڑا دیئے...... مگر اب جبکہ "کالم" مکمل ہونے والا ہے تو اندازہ ہوا کہ "اوڑی" کا تذکرہ بھی اُڑ گیا...... اور بات انڈیا پر چلی گئی......

چلیں تھوڑا سا تذکرہ "اوڑی" کا بھی ہو جائے...... اوڑی مقبوضہ کشمیر کے ایک پہاڑی قصبے کا نام تھا...... انڈیا کی قابض فوج نے یہاں ایک بڑا "ہیڈ کوارٹر" بنا رکھا تھا...... کل اس پر حملہ ہوا اور بہت سے انڈین فوجی مارے گئے...... انڈیا نے اس حملے کا الزام بھی ہم پر ڈال کر...... ہماری تقریریں سنانا شروع کر دی ہیں...... اور ہماری جماعت کو ختم کرنے اور ہمیں مارنے کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں...... انڈیا کی اطلاع کے لئے یہ بات بتانا ضروری ہے کہ پٹھان کوٹ کے حملے کے بعد جب اس نے ہماری جماعت کا اور ہمارا نام اُچھالا...... اور اپنے ٹی وی چینلوں پر ہمارے بیانات سنائے تو انہیں سن کر سینکڑوں، ہزاروں افراد جہاد فی سبیل اللہ کے مقدس فریضے کے حامی بن گئے...... بہت سے نوجوانوں نے توبہ کی اور بری زندگی چھوڑ کر...... باایمان اور بامقصد زندگی پر آ گئے...... اور الحمد للہ لاکھوں ایسے افراد تک "دعوت جہاد" پہنچی جو اس سے پہلے "جہاد فی سبیل اللہ" سے ناواقف تھے...... بعض افراد نے خطوط میں بتایا ہے کہ...... انہوں نے پٹھان کوٹ کے واقعہ کے بعد جب میڈیا پر ہمارا نام سنا تو فوراً...... "علامہ گوگل" سے ہمارے بارے میں پوچھا...... وہاں انہیں کئی بیانات، کئی تقریریں، کئی خطبات اور کئی کتابیں مل گئیں...... وہ ان بیانات کو سنتے اور تحریروں کو پڑھتے پڑھتے بالآخر مجاہد بن گئے...... جہاد فی سبیل اللہ چونکہ ہر مسلمان کے خون اور اس کی فطرت میں شامل ہے...... اس لئے جب اس تک قرآن مجید کی سچی دعوت جہاد پہنچتی ہے تو وہ فوراً...... جہاد فی سبیل اللہ کو مان لیتا ہے، پہچان لیتا ہے...... اب معلوم نہیں...... اوڑی پر حملہ کن خوش بختوں نے کیا مگر نام پھر ہمارا لگ گیا...... اور دعوت جہاد ہر سو گونجنے لگی...... بے شک یہ صرف اور صرف قرآنی دعوت جہاد کی کرامت ہے......

بس یہ ہیں آج تک کی خبریں...... کل کیا ہوگا...... ہم نہیں جانتے...... بس وہی ہوگا جو ہمارا رب اللہ تعالیٰ چاہے گا...... کیونکہ ہر طرح کی اصل قوت اور اصل طاقت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے......

ماشاء اللّٰہ کان، ومالم یشأ لم یکن ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

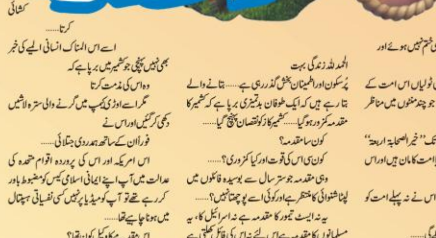
لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com



کشمیر کا مقدمہ

کشمیر میں وہی ہوا جو منطقی تھا......
ظلم آخر کب تک برداشت کیا جا سکتا ہے؟
کب تک صرف احتجاج، مظاہروں، ہڑتالوں پر اکتفا کیا جا سکتا ہے؟
کب تک صرف اپنی لاشوں پر نوحہ کنی کی جا سکتی ہے؟
کب تک زخمیوں پر اشک بہائے جا سکتے ہیں؟
آخر رد عمل آتا ہے اور اسی شدت سے آتا ہے......
تب صف ماتم اپنا مقام بدلتی ہے......
تب رونے والی آنکھیں تبدیل ہوتی ہیں......
تب نوحہ و گریہ ایک کوچے سے دوسرے کوکوچ کرتے ہیں......
اوڑی کا معرکہ سبق ہے کہ جنگ اپنا پانسہ بدلتی ہے اور
تصویر کا دوسرا رخ وہاں ہوتا ہے......
اب رونے کی باری مودی کی ہے اور گریہ ہندو کے گھر برپا ہے......
اب چیخ و پکار کشمیر میں نہیں ہند کے ایوانوں میں ہے......
یہی قانون فطرت ہے اور یہی تاریخ کا سبق......
کاش کہ اسے وقت سے پہلے یاد کر لیا جائے......
امت کی گود بانجھ نہیں ہوئی......
اس کے ترکش کے تیر ابھی ختم نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہوں گے......
ایسے چار چار جوانوں کی ٹولیاں اس امت کے پاس وافر مقدار میں موجود ہیں جو چند منٹوں میں مناظر بدل دیا کرتے ہیں......
پٹھانکوٹ سے بارہمولہ تک "خیر الصحابۃ اربعۃ" کے مصداق امت کے یہی سرایا امت کا مان ہیں اور اس کی امیدوں کے نگہبان......
رہی بزدلانہ دانشوری تو اس نے نہ پہلے امت کو کچھ دیا نہ اب دے پا رہی ہے
اور نہ آئندہ کبھی دے سکے گی......

☆......☆......☆

میڈیا اور سوشل میڈیا تک رسائی نہیں اس لئے
الحمد للہ زندگی بہت پُرسکون اور اطمینان بخش گذر رہی ہے...... بتانے والے بتا رہے ہیں کہ ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے کہ کشمیر کا مقدمہ کمزور ہوگیا...... کشمیر کاز کو نقصان پہنچ گیا......
کون سا مقدمہ؟
کون سی اس کی قوت اور کیا کمزوری؟......
وہی مقدمہ جو ستر سال سے بوسیدہ فائلوں میں لپٹا شنوائی کا منتظر ہے اور کوئی اسے پوچھتا نہیں؟......
یہ نہ ایسٹ تیمور کا مقدمہ ہے نہ اسرائیل کا، یہ مسلمانوں کا مقدمہ ہے اس لئے نہ اس کی فائل کھلتی ہے اور نہ قراردادوں کو قابل عمل سمجھا جاتا ہے......
ایسے مقدمے کی کمزوری کیا ہوتی ہے جو کبھی طاقتور ہوا ہی نہ تھا......
یہ مقدمہ کس عدالت میں ہے؟
اقوام متحدہ کی عدالت میں......
وہی اقوام متحدہ جو امریکہ کی داشتہ اور کفر کی نگہبان ہے......
جس کا محض ایک ہی کام ہے کہ وہ امریکہ کی عینک سے دنیا کو دیکھے اور اس کے طے شدہ مفادات کا تحفظ کرے......
جس اقوام متحدہ کے پاس اور گاڈ فادر کو دو ماہ سے جاری دنیا کا طویل ترین کرفیو بھی نظر نہیں آیا کہ وہ اس پر کچھ بولتا......
اسے پیلٹ گنوں سے چھلنی سو سے زائد لاشیں اور ہزاروں زخمی بھی دکھائی نہیں دیے کہ وہ ان کے لئے لب کشائی کرتا......
اسے اس المناک انسانی المیے کی خبر بھی نہیں پہنچی جو کشمیر میں برپا ہے کہ وہ اس کی مذمت کرتا
مگر اسے اوڑی کیمپ میں گرنے والی سترہ لاشیں دکھی کر گئیں اور اس نے فوراً ان کے ساتھ ہمدردی جتلائی......
اس امریکہ اور اس کی پروردہ اقوام متحدہ کی عدالت میں آپ اپنے ایمانی اسلامی کیس کو مضبوط باور کر رہے تھے تو آپ کو میڈیا پر نہیں کسی نفسیاتی ہسپتال میں ہونا چاہیے تھا......
اس مقدمے کا وکیل کون تھا؟
اس قوم کی بدنصیبی جسے مقدمہ لڑنے کے لئے وکیل پاکستانی حکمران ملے......
ایسے وکیل کرنے سے بہتر ہوتا کہ مقدمہ سے ہی دستبرداری اختیار کر لی جائے......
جن کا خیال ہے کہ پاکستانی حکمران اور پھر ان میں سے خصوصاً موجودہ حکمران کشمیر کا مقدمہ مضبوطی سے لڑتے اور قوت کے ساتھ پیش کرتے اسے مشورہ ہے کہ کسی اچھے حکیم سے رجوع کرے...... دماغ کا یہ خلل مستقبل میں کسی بڑے حادثے کا بھی سبب بن سکتا ہے......
ایسے ماہرانہ ہمدرد وکیل کی طرف سے ایسی منصف عدالت میں پیش ہونے والے ایسے مضبوط مقدمے کے کمزور ہونے کا غم، ایسی دانشوری کو دور سے سلام......
کشمیر کا مقدمہ کشمیری قوم اور مجاہدین کشمیر نے مل کر اچھے انداز میں پیش کر دیا ہے اور خوب طاقت کے ساتھ پیش کر دیا ہے......
یا تو دو ماہ سے پیش کئے جا رہے مزاحمتی عزم و استقلال کے سامنے سرنڈر ہو کر کشمیر حوالے کر دو یا پھر تابوت اٹھا کر......
کشمیر نے دونوں آپشن پوری دلیل کے ساتھ انڈیا کے سامنے رکھ دیئے ہیں اور اقوام عالم کے سامنے بھی۔ ہمیں کشمیر لینا ہے اور آزادی حاصل کرنی ہے۔ یہ ہماری لاشوں کے عوض دیتے ہو تو بھی منظور ہے اور اگر تمہاری لاشوں کے عوض دینا ہے تو اس کا مظاہرہ بھی دیکھ لو۔
دانشور صاحب!
مقدمہ کمزور نہیں ہوا، مضبوط ہوا ہے......
یہ ایسے وکیل نے پیش کیا ہے، جس نے ستر سال میں ایک دن بھی کشمیریوں کا ساتھ نہیں چھوڑا......
جس نے حکمرانوں کی غداریوں سے لے کر خونی باڑ تک سارے زخم سہے ہیں مگر کشمیر کے مقدمے سے روگردانی نہیں کی......
جو کشمیری مسلمانوں کا سچا یار اور وفادار دوست......
یہ مقدمہ مجاہد نے اپنے خون سے پیش کیا ہے اور پیغام اچھی طرح پہنچ گیا ہے......
اس جنگ میں گنتی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ سترہ تابوت لاکھوں کی تعداد میں آرمی رکھنے والے ملک کے لئے عددی حیثیت اگرچہ نہیں رکھتے مگر علامتی حیثیت بہت بڑی ہے۔ دشمن جانتا ہے کہ سترہ تابوتوں میں صرف سترہ فوجیوں کی لاشیں نہیں یہ ایک منی سپر پاور کے غرور کا لاشہ ہے۔ یہ طاقت کی میت ہے......
یہ تکبر کا مردہ ہے، یہ ہٹ دھرمی کی موت ہے اور یہ سیکیورٹی انتظامات کا جنازہ ہے۔ چار مجاہدین نے لمحہ بھر میں یہ سب کچھ مار دیا اور اس کا لاشہ بھارت کے کندھوں پر رکھ دیا۔

☆......☆......☆

کشمیریوں نے غازی بابا کے جنازے پر بھی بتایا اور افضل گورو کی شہادت پر بھی......
عدیل جہادی کے جنازے پر بھی بتایا اور برہان وانی کی شہادت پر بھی......
اقوام متحدہ کو بھی بتایا اور انڈیا کو بھی......
وہ ان مجاہدین کے ساتھ ہیں اور انہیں ہی اپنا ہیرو اور حقیقی وکیل سمجھتے ہیں...... اسی اوڑی سیکٹر میں گذشتہ ماہ بھی تین جنازے اٹھے تھے اُن پر بھی کشمیری مرد و خواتین ہاتھ لہرا لہرا کر اعلان کر رہے تھے......
اب بھی یہی ہوگا
کشمیری پھر بتا دیں گے کہ ہر مجاہد کا گرنے والا لاشہ اور ہر بھارتی فوجی کی لاش
ان کے مقدمہ کو کمزور نہیں، مضبوط کرتی ہے
مقدمہ کشمیری قوم کا ہے، فیصلہ بھی انہیں کا معتبر ہو گا......
کشمیر اپنا مقدمہ خود لڑ رہا ہے اور اچھی طرح لڑ رہا ہے......

☆......☆......☆

تم ہو سوئے ہوئے

ہر طرف سے عدو محو پیکار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
کچھ خبر ہی نہیں سر پہ تلوار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
کر کے تم سے وہ وعدے وفا کے، ہے غیروں کی آغوش میں
دیکھو باطل کو کتنا وہ عیار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
جس پہ تم ہو فدا اور اسی کو مسیحا بھی سمجھے ہوئے
وہ تمہیں اب مٹانے کو تیار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
پہلی سرشاریاں اور سحر خیزی اب کہاں کھو گئیں؟
کتنی مدت ہوئی کفر بیدار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
دل میں شوق شہادت لئے، اسلحہ اب سجا کہ اٹھو
چار سو اب تو دشمن کی یلغار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
رہبری آپ کو اپنی کرنی ہے اب ایسے حالات میں
شور ہے کہ قیادت بھی غدار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
برق رفتار ہیں کارواں ہر طرف آج اقوام کے
زندگی کا سفر کتنا دشوار ہے، تم ہو سوئے ہوئے
اتنے بے سدھ تو پہلے کبھی نہ ہوئے تھے اے انور اٹھو
ناؤ ملت کی اب بیچ منجدھار ہے، تم ہو سوئے ہوئے

پروفیسر انور جمیل

اظہار تعزیت

ہم جماعت کے قدیم رکن بھائی مقصود (شورکوٹ)، بزرگ معاون عبدالجبار صاحب (بہاولپور)، مولانا عتیق الرحمٰن (ناظم مسجد سبحان اللہ) کی پھوپھی، سرگرم کارکن گل رحمٰن (جولاگرام)، بھائی شریف میو (لاہور) کے والد، بھائی کاشان (لاہور) کے والد اور بھائی محمد یوسف (کبیر والہ) کی والدہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

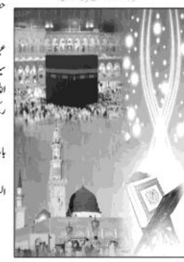
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

معارف سورۃ یوسف

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ



رسول پاک ﷺ کی وفات مبارکہ کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ وطہارت، آپ رضی اللہ عنہ کی صلاحیت و قابلیت اور ذہانت وفطانت کو دیکھ کر حضور اقدس ﷺ کی خلافت ونیابت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد کردی، گویا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح آپ رضی اللہ عنہ کو خلافت بلافصل ملی۔

ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ جو خلافت دینے کا وعدہ فرمایا تھا (سورۃ النور آیت ۵۵) اس کا آغاز حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مبارک ہاتھوں سے ہوا اور اس وعدہ الٰہی کے پہلے مصداق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ان تمام باتوں سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض پہلو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیات مقدسہ کے بعض گوشوں سے مشابہت رکھتے اور ملتے جلتے ہیں۔

وجاء واابا هم عشاء یبکون (اور آئے اپنے باپ کے پاس اندھیر پڑے روتے ہوئے) (آیت ۱۶)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیغمبر حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے لاڈلے نور نظر

اپنے چہیتے لخت جگر

کی آمد کے شدت سے منتظر

آنے والے کی دیر کی وجہ سے

دماغ میں طرح طرح کے خیالات آرہے ہیں

دل میں گوناگوں کے تصورات سمار ہے ہیں

آنے والے کی آواز کی طرف کان لگے ہوئے ہیں

آنے والے کا چاند سا مکھڑا

آنکھوں کے سامنے چل پھر رہا ہے

آنے والے کی یاد بار بار آ اور دل کو ستارہی ہے

بالآخر انتظار کے لمحات گزر گئے

سورج غروب ہوا

دن جاتا رہا

رات آگئی

اندھیرا چھا گیا

بندے اپنے اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں میں آگئے، پرندے جنگل سے دانہ چگ کر اپنے اپنے گھونسلوں میں آگئے، چرندے چراگاہوں سے چر کر اپنے اپنے کھونٹوں پر آگئے، درندے شکارگاہوں سے شکار کر کے اپنے اپنے بھٹوں میں آگئے

تقدیر کے رنگ

نصیب کے سودے

لیکھ کے کھیل

قسمت کے فیصلے

برادران یوسف علیہ السلام

تو روتے ہوئے

رات کے اندھیرے میں

اپنے ابوجان کے پاس آگئے

مگر حضرت یعقوب علیہ السلام کو

جس چاند کا انتظار تھا

وہ تقدیر کی سیاہ بدلیوں میں چھپ گیا

آہ! حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ابوجان کے پاس گھر نہ آئے

تقدیر حضرت یعقوب علیہ السلام سے حضرت یوسف علیہ السلام کو چھین کر اپنے ساتھ لے گئی، گمنام کنوئیں میں ڈال دیا اور تیسرے دن نکال کر پہلی مرتبہ اسمٰعیلی قافلہ کے پاس اور دوسری مرتبہ ملک مصر میں عزیز مصر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا، غلام بنادیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کے درد و فراق میں طویل عرصہ تک مبتلا کردیا اور جس سے آپ علیہ السلام کی آنکھوں کا نور جاتا رہا۔ یہ سب کچھ ملک کنعان اور ملک مصر میں رونما ہوا۔

یہ واقعہ ملک عرب اور ملک عراق میں ظہور پذیر ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تقدیر مدینہ منورہ سے گھیر کر مکہ معظمہ کے راستے میدان کربلا میں لے گئی، وہاں جام شہادت پلادیا اور عزیز و اقارب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی کا صدمہ دے دیا اور روز دول میں مبتلا کردیا۔ ان دونوں سوہان روح اور مکروہ واقعات سے یہ ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ

تقدیر نہ انبیاء علیہم السلام سے مڑتی ہے

تقدیر نہ اولیاء سے بدلتی ہے

تقدیر نہ شہداء سے رکتی ہے

تقدیر نہ صلحاء سے ٹلتی ہے

تقدیر کو وہ ٹالے جس کے ہاتھ میں کائنات کا نظام اور وہ ہر چیز پر قادر ہو۔ یہ قوت وطاقت صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کو حاصل ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر (سورہ ملک: ۱)

وہ بڑا عالی شان ہے، جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

نتیجہ یہ کہ اللہ کریم کے سوا تقدیر کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب اپنے فرزندوں کو روتے ہوئے اور اپنے بیٹوں کو آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے دیکھا تو حیرانی اور پریشانی کے عالم میں ان سے فرمایا:

تم روتے کیوں ہو

تمہیں کیا ہوا؟

تم تو آگئے مگر

میرے دل کا سرور میری آنکھوں کا نور

میرے دل کا سہارا

میری آنکھوں کا تارا

یوسف علیہ السلام

کیوں نہیں آیا

اسے کیا ہوا؟

میری نگاہ ناز کو ہے جس کی جستجو

اے انجمن، وہ انجمن آرا کہاں گیا؟

نبی زادوں نے جواب دیا:

فاکلہ الذئب (آیت ۱۷)

ترجمہ: پس کھا گیا اس کو بھیڑیا

حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی نشانی دو اور کوئی شہادت پیش کرو

تو انہوں نے فوراً حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں نشانی پیش کردی

وجاء و اعلی قمیصہ بدم کذب (آیت ۱۸)

اور لائے اس کے کرتے پر لہو لگا کر جھوٹ۔

آپ علیہ السلام نے کرتہ میں دو باتیں دیکھیں

پہلی: کرتہ پھٹا ہوا نہیں

اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھاتا تو کرتہ یقیناً پھٹ جاتا مگر کرتہ پھٹا ہوا نہیں بلکہ صحیح وسالم ہے۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادئ عالم ﷺ

معارفِ نبوی



موت کو یاد رکھنا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

تشریح: دنیا کی ساری لذتیں اور ساری خوشیاں اس ناپائیدار زندگی تک محدود ہیں، جب روح و بدن کا رشتہ ٹوٹ جائے گا، تو یہ عیش وعشرت اور مسرت وشادمانی کے سارے اسباب دھرے رہ جائیں گے، انسان کی غفلت اور جھوٹی لذتوں پر قناعت کا سبب یہی ہے کہ موت کا بھیانک چہرہ اس کی نظر سے اوجھل ہے، اگر غفلت کا غبار چھٹ جائے، موت اور موت کے بعد کا منظر اس کے سامنے رہے تو اسے دنیا کی کسی چیز سے دل بستگی نہ رہے، مرتے ہی یہ ساری چیزیں اس سے چھن جائیں گی اور وہ بیک بینی و دو گوش خالی ہاتھ گھر سے نکال دیا جائے گا۔ جس چہیتی بیوی کے لئے اپنے دین کو بگاڑا تھا جس پیاری اولاد کے لئے اپنی آخرت برباد کی تھی، جن عزیز و اقارب کی خاطر اپنی عاقبت سے بے پروا تھا، ان میں سے کوئی بھی تو ساتھ نہیں دے گا، نہ کوٹھی، بنگلہ اور مال ودولت ساتھ جائے گی، قبر کی تنگ وتاریک کوٹھڑی میں اس کو تن تنہا جانا ہوگا، چند دن بعد اس کا جسم، جس کے بنانے سنوارنے پر گھنٹے لگاتا تھا، گل سڑ جائے گا اور کیڑوں کی خوراک بنے گا، یہ ہے موت کا ظاہری نقشہ۔

باقی رہیں اس کی روحانی سختیاں، جان کنی کا عذاب، فرشتوں کا سامنا، قبر کے عذاب کی کیفیت، اس کا اندازہ تو چشم تصور سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ موت کو یاد رکھنا بہت ضروری بھی ہے اور بڑی عبادت بھی، یہ مرض غفلت کا تریاق بھی ہے اور دنیوی پریشانیوں سے نجات کا علاج بھی، یہ آدمی کے لئے تازیانہ عبرت بھی ہے اور کلید سعادت بھی۔ اس شخص سے بڑا بدنصیب کون ہوگا جو اپنی موت کو بھول جائے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بصیرت عطا کریں۔

حق تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتے ہیں۔''

تشریح: اس حدیث پاک کی تشریح آنحضرت ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمادی ہے، صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! موت کو تو ہم میں سے ہر شخص ناگوار سمجھتا ہے، مطلب یہ تھا کہ حق تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ تو موت ہے اور موت ہر شخص کو طبعاً ناگوار ہے تو گویا بالواسطہ حق تعالیٰ سے ملاقات بھی ناگوار ہوئی۔

اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے حق تعالیٰ کی رضامندی اور کرامت کی بشارت دی جاتی ہے تب اس کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں اور وہ حق تعالیٰ سے ملاقات کا مشتاق ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتے ہیں اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب وسزا کی خبر دی جاتی ہے، اس وقت موت اور موت کے بعد کی حالت سے بڑھ کر اس کے لئے کوئی چیز ناپسندیدہ اور مکروہ نہیں ہوتی، تب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۶۳)

اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث پاک میں جس اشتیاق کا ذکر ہے وہ نزع کے وقت ہوتا ہے، کیونکہ اس وقت عالم غیب سے پردہ اُٹھادیا جاتا ہے اور عالم آخرت کی چیزیں منکشف ہوجاتی ہیں، اس وقت مومن حق تعالیٰ کی رضا ورحمت اور آخرت کی نعمتوں کو دیکھ کر اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے بے تاب ہوجاتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا اشتیاق غالب آجاتا ہے، اس کے برعکس کافر پر جب عالم غیب منکشف ہوجاتا ہے اور وہ آخرت کے عذاب وسزا کا بچشم خود مشاہدہ کرتا ہے تو اس دنیا کو چھوڑنا اس کے لئے بےحد ناگوار ہوتا ہے اور وہ کسی طرح بھی بارگاہ خداوندی میں پیشی کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

یہاں چند چیزوں کا تذکرہ ضروری ہے:

ایک یہ کہ موت اگرچہ ہر شخص کے لئے طبعاً ناگوار ہے، مگر چونکہ محبوب حقیقی سے ملاقات کا وہی ایک ذریعہ ہے اس لئے مومن شرعاً وعقلاً موت کو بھی بالواسطہ محبوب رکھتا ہے اسی بنا پر صوفیہ کا ارشاد ہے:

''موت ایک پل ہے جس سے گزر کر آدمی اپنے محبوب تک پہنچتا ہے۔''

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کا کیا پیارا شعر ہے:

صد شکر کہ آپہنچا لب گور جنازہ
لو بحر محبت کا کنارہ نظر آیا

اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ تلخ دوا مریض کو طبعاً ناگوار ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ جانتا ہے کہ دوا پینے سے شفا حاصل ہوگی، اس لئے وہ نہ صرف خوشی خوشی دوا پیتا ہے بلکہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ حدیث پاک میں موت کی تمنا سے ممانعت فرمائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

''لایتمنین احدکم الموت، امامحسنا فلعلہ یزداد، واما مسیئا فلعلہ یستعتب'' (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۷)

''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کرسکے اور بدکار ہے تو ممکن ہے اسے توبہ اور معافی کی توفیق ہوجائے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے موت نہ مانگا کرو اور اگر سوال کرنا ہی ہو تو یوں دعاء کیا کرو:

''اللھم احینی ماکانت الحیوۃ خیرالی، وتوفنی اذاکانت الوفاۃ خیرالی'' (ترمذی: ج ۱ ص ۱۱۶)

''اے اللہ! مجھے زندہ رکھئے جب تک آپ کے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے وفات دیجئے جب آپ کے علم میں میرے لئے وفات بہتر ہو۔''

اس لئے مومن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ ہر دم موت کے لئے تیار اور حق تعالیٰ شانہ سے ملاقات کا مشتاق رہے، لیکن موت کی درخواست نہ کرے، بلکہ زندگی کی جو مہلت اسے میسر ہے اسے غنیمت سمجھے، اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے اور جو گناہ سرزد ہوگئے ان سے توبہ استغفار کرتا رہے اور جو حقوق اس کے ذمہ واجب الادا ہیں ان سے سبکدوش ہونے کی فکر کرے اور جو حقوق اب تک ضائع کرچکا ہے ان کی تلافی کی کوشش کرے، تاکہ جب بھی بلاوا آئے تو جانے کے لئے بالکل تیار بیٹھا ہو، حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

☆......☆......☆



نبی اکرم ﷺ نے جس طرح یہ واقعہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانش وعقل کی برتری کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا، اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی ازواج مطہرات کا واقعہ اس لئے سنایا گیا کہ امت کو یہ موعظت حاصل ہو کہ اپنے کاموں میں اگر خیر وبرکت چاہتے ہیں تو ارادۂ عزم کے اظہار کے وقت ''ان شاء اللہ'' کہنا چاہئے۔ نیز شاید یہ بھی مقصد ہو کہ وہ وہب بن منبہ جب یہ قصہ سنایا کرتے تھے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج مطہرات اور باندیوں کی تعداد ایک ہزار بتایا کرتے تھے۔ اس لئے پیغمبر علیہ السلام نے واقعہ کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے اس تعداد کو ساٹھ بعض روایات کے پیش نظر سو تک بتایا، جن میں بعض ازواج مطہرات تھیں اور باقی جاریات (باندیاں) تھیں۔

غرض روایت زیر بحث موعظت وعبرت کے سلسلہ میں مستقل حیثیت سے بیان ہوئی ہے۔ آیات زیر بحث کی تفسیر سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور خلاصہ بحث یہ ہے کہ امام رازی اور بعض محدثین کی اختیار کردہ تفسیریں حضرت سلیمان علیہ السلام کی آزمائش اور کرسی سلیمان پر ''القاء جسد'' کے واقعات کو حل نہیں کرتیں اور آیات میں اگرچہ ان دونوں باتوں کا مجمل ذکر ہے، تاہم اس واقعہ سے متعلق موعظت اور عبرت کے پہلو کو بہت صاف اور نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے اور قرآن کا واقعات کے تذکرے سے یہی مقصد ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم کو بھی اس کے موعظت کے پہلو کو سامانِ عبرت ونصیحت بناتے ہوئے واقعہ کے اجمال پر ہی ایمان رکھنا چاہئے اور اگر کوئی شخص واقعہ کے اس اجمال پر قلب کو مطمئن نہیں پاتا تو پھر امام رازی کی بیان کردہ تفسیر کو اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔

ان آیات کی تفسیر میں بیان کردہ تفاسیر کے علاوہ بہت سی ایسی روایات کتب تفاسیر میں درج ہیں جن کا اسلامی روایات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے اور بلاشبہ وہ تمام تر یہودی قصص اور اسرائیلی خرافات کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے ان کو روایات کہنا بھی روایت کی توہین کرنا ہے۔

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر شیطان کو قابض کردیا تھا اور اس کے مختلف اسباب میں سے ایک سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام امینہ تھا بت پرست تھی اور اپنے باپ کا مجسمہ بنا کر اس کی پرستش کیا کرتی تھی۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ سزا دی کہ جس مدت تک امینہ نے ان کے گھر میں بت پرستی کی تھی اس مدت تک کے لئے وہ تخت وسلطنت سے محروم کردیئے گئے اور ان کی انگشتری میں اسم اعظم کندہ تھا وہ ان کی باندی جرادہ کے ذریعہ شیطان کے ہاتھ پڑگئی اور وہ بصورت سلیمان ان کے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا اور پھر مدت ختم ہونے کے بعد انگشتری شیطان کے ہاتھ سے دریا میں گرگئی اور مچھلی اس کو نگل گئی اور وہ مچھلی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس شکار ہو کر آئی اور اس طرح اس کے پیٹ میں سے انگشتری نکال کر انہوں نے اپنا ملک واپس لے لیا۔

تورات سلاطین اباب ۱۱ میں بھی اس روایت سے ملتا جلتا ایک قصہ مذکور ہے اور اس میں بیویوں کی خاطر حضرت سلیمان علیہ السلام کا بت پرستی کرنا تک موجود ہے۔ العیاذ باللہ

اس روایت میں ایک اولوالعزم پیغمبر کی جانب جس قدر خرافات اور ذلیل واقعات کی نسبت کی گئی ہے۔ ایک عامی بھی بآسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ ایسی روایات کا اسلام کی تعلیم سے کیا واسطہ ہوسکتا ہے۔ اسی لئے محدث ابن کثیرؒ نے ان راویات کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے:

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ان دونوں کے علاوہ دوسرے مفسرین نے اس مقام پر جماعت سلف سے بہت سے آثار کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے اکثر یا سب کے سب اسرائیلیات سے ماخوذ ہیں اور ان میں سے اکثر آثار میں سخت ناروا باتیں مذکور ہیں اور ہم نے اپنی تفسیر میں اس پر تنبیہ کردی ہے اور اس جگہ صرف قرآن میں بیان کردہ واقعہ کو تلاوت کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ: ج ۲ ص ۲۶)

لیکن ظاہر یہ ہے کہ اگر اس روایت کی نسبت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب سے صحیح بھی ثابت ہوجائے تب بھی یہ اہل کتاب سے انہوں نے لی ہے اور ان میں ایک گروہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں مانتا تو یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر جھوٹ تراشتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس روایت کے بیان میں ناروا باتیں پائی جاتی ہیں۔

اور یہ طول طویل قصہ سلف کی ایک جماعت کی نسبت کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مثلاً سعید بن میسب اور زید بن اسلم اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے منقول ہے اور یہ پورا قصہ از اول تا آخر اہل کتاب کی کہانیوں سے لیا گیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۶)

ابن کثیر کے علاوہ امام رازی نے اپنی تفسیر میں، ابن حزم نے الفصل میں، قاضی عیاضؒ نے شفا میں، شیخ بدر الدین عینیؒ نے شرح بخاری میں، ابن حبانؒ نے اپنی تفسیر میں اور دوسرے جلیل القدر محققین، محدثین اور مفسرین نے اس قصہ سے متعلق روایات کو خرافات اور اہل کتاب کی ہزلیات ظاہر کر کے اسلامی روایات کے دامن کو اس نجاست سے پاک کیا ہے۔

☆......☆......☆



حدیث ۲۴۰: جب امام کسی کو ضرورت کے لیے بھیجے یا کسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اسے بھی غنیمت سے حصہ دیا جائے گا؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں اس لیے حاضر نہ ہوسکے کہ ان کی بیوی جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں، ان دنوں بیمار تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''(تم ٹھہر جاؤ) تمہیں اس شخص کے برابر ثواب اور حصہ دیا جائے گا جو بدر میں شریک ہوا ہے۔''

اس امر کی دلیل کہ خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے، نیز قبیلۂ ہوازن کا اپنے دودھ کے رشتے کی بنا پر نبی کریم ﷺ سے (اپنے مال اور قیدی واپس کرنے کی) درخواست کرنا، آپ ﷺ کا لوگوں سے معاف کرانا کہ اپنا حق چھوڑ دو، نیز نبی کریم ﷺ کا لوگوں سے وعدہ کرنا کہ آپ مال خمس سے ان کو بھی دیں گے، اس کے علاوہ آپ ﷺ نے جو انصار کو اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو خیبر کی کھجوروں سے عطا فرمایا۔

حدیث ۲۴۱: خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے

حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آئے اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی انہیں واپس کردیں، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے وہ بات پسند ہے جو سچی ہو۔ تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرسکتے ہو، قیدی یا مال مویشی۔ میں نے اس سلسلے میں بہت انتظار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے واقعی تقریباً دس دن تک طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا۔ جب ان پر یہ امر واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے عرض کیا: ہم اپنے قیدیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسلمانوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شایان شان تعریف کی۔ اس کے بعد فرمایا: اما بعد! تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کردوں۔ جو کوئی خوشی سے یہ کرنا چاہے تو کرلے اور جو کوئی تم میں سے یہ پسند کرے کہ اپنے حصے پر قائم رہے حتیٰ کہ ہم اس کو اس پہلے مال فے سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے گا، حصہ دیں گے تو وہ اس طرح کرلے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خوش دلی سے انہیں قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں معلوم نہیں ہوسکا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، اس لیے تم واپس چلے جاؤ حتیٰ کہ تمہارے سردار تمہاری بات ہم تک پہنچائیں۔ چنانچہ وہ لوگ واپس ہوئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ سب خوش ہیں اور خوش دلی سے انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ بس اتنا واقعہ ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہم تک پہنچا ہے۔

☆......☆......☆

☆......☆......☆





شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

مطلع صاف کرنے کے لئے دعاء

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا، اَللّٰھُمَّ عَلَی الْآکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری)



اس مستقل سلسلے میں ''الفقہ'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ومن الناس من یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیرعلم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین (لقمان: ۶) بعض آدمی ایسا بھی ہے، جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے، یعنی ایسی باتیں اختیار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے یعنی دین حق سے بے سمجھے گمراہ کرے اور اسی گمراہ کرنے کے ساتھ اس راہ حق کی ہنسی اُڑاوے، ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں ذلت کا عذاب ہونے والا ہے۔ لھوالحدیث سے مراد گانے والی عورت ہے، جیسا کہ درمنثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، لہو کے معنی ہر ایسا کام جو انسان کو غفلت میں ڈال دے یا جو چیز وقت گذاری اور دل بہلانے کا سامان ہو جن کا کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہو، لھوالحدیث کی تفسیر ابن مسعود، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں گانے بجانے سے کی گئی ہے رواہ الحاکم وصححہ۔ جمہور صحابہ و تابعین اور عام مفسرین کے نزدیک لہو الحدیث عام ہے ان چیزوں کے لیے جو انسان کو اللہ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈال دے اس میں غناء و مزامیر بھی داخل ہے، بخاری اور بیہقی نے یہی تفسیر اختیار کی ہے، اس میں فرمایا: لھوالحدیث ھوالغناء و اشباھہ یعنی لہو الحدیث سے مراد گانا اور اس کے مشابہ دوسری چیزیں ہیں، کیونکہ یہ چیزیں اگر گمراہ ہونے یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنیں تو وہ کفر ہے، جیسا کہ مذکورہ آیت میں اس کا کفر وضلال ہونا بتایا گیا ہے اور اس کی سزا ''عذاب مھین'' قرار دی گئی ہے اور اگر اسلامی عقائد سے گمراہ نہیں کرتیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیرعلم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین

بعض آدمی ایسا بھی ہے، جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے، یعنی ایسی باتیں اختیار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے یعنی دین حق سے بے سمجھے گمراہ کرے اور اسی گمراہ کرنے کے ساتھ اس راہ حق کی ہنسی اُڑاوے، ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں ذلت کا عذاب ہونے والا ہے۔ (لقمان: ۶)

لھوالحدیث سے مراد گانے والی عورت ہے، جیسا کہ درمنثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔ لہو کے معنی ہر ایسا کام جو انسان کو غفلت میں ڈال دے یا جو چیز وقت گذاری اور دل بہلانے کا سامان ہو جن کا کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہو، لھوالحدیث کی تفسیر ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی ایک روایت میں گانے بجانے سے کی گئی ہے (رواہ الحاکم وصححہ) جمہور صحابہ وتابعین اور عام مفسرین کے نزدیک لہوالحدیث عام ہے ان چیزوں کے لیے جو انسان کو اللہ کی عبادت وریاضت سے غفلت میں ڈال دے۔ اس میں غناء ومزامیر بھی داخل ہیں، بخاری اور بیہقی نے یہی تفسیر اختیار کی ہے، اس میں فرمایا: لھوالحدیث ھو الغناء واشباھہ یعنی لہو الحدیث سے مراد گانا اور اس کے مشابہ دوسری چیزیں ہیں، کیونکہ یہ چیزیں اگر گمراہ ہونے یا دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بنیں تو وہ کفر ہے، جیسا کہ مذکورہ آیت میں اس کا کفر وضلال ہونا بتایا گیا ہے اور اس کی سزا ''عذاب مھین'' قرار دی گئی ہے اور اگر اسلامی عقائد سے گمراہ نہیں کرتیں، مگر ان کو کسی حرام اور معصیت میں مبتلا کرتی ہیں، وہ کفر تو نہیں مگر حرام اور سخت گناہ ہے، شامی میں ہے: قال ابن مسعود: صوت اللھو والغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء النبت (الدرمع الرد: ج ۹ ص ۵۰۲) ورواہ فی السنن مرفوعا الی النبی ﷺ بلفظہ: ان الغناء ینبت النفاق فی القلب، غنا قلب میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

فتاویٰ بزازیہ میں ہے: استماع صوت الملاھی کضرب قصب ونحوہ حرام لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: استماع الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذبھا کفرای بالنعمۃ (یعنی گانے بجانے کی آواز سننا جیسے: بانسری وغیرہ کا سرحرام ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا سننا گناہ ہے اور اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا نعمت کی ناشکری ہے۔ (الدر مع الرد: ج ۹ ص ۵۰۲)

مذہب اسلام فطرت کے عین مطابق انسان کی تربیت کرتا ہے، اس لیے ایسے امور سے جو روح انسانی کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں، بچنے کی ہدایت کرتا ہے اور اعمال صالح، اخلاق فاضلہ اور اذکار وعبادات کے ان طریقوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے، جو فطری تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں اسی طرح حلال ذرائع آمدنی کے اختیار کرنے اور حرام سے اجتناب کرنے کی ہدایت دیتا ہے، تاکہ انسانی روح بیماریوں سے محفوظ رہے اور انسان روحانی اعتبار سے صحت مند رہے، اسی لیے شراب، جوا، گانا، باجا، موسیقی، سینما وغیرہ امور کو ناجائز وحرام قرار دیا کیونکہ یہ چیزیں انسان کی روحانیت کے لیے تباہ کن ہیں اور ذکر الٰہی اور تسبیح نیز اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کے مصنوعات میں غور وفکر کو عبادت قرار دیا، کیونکہ ان چیزوں سے روح کو سکون، قلب کو اطمینان حاصل ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کو ذریعہ اطمینان قلب بتلایا: الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب (سنو اللہ ہی کی یاد سے دل چین پاتے ہیں) (سورۃ الرعد: ۲۸) اور مصنوعات عالم میں اس کی صناعی کو سوچنے اور انقلاب لیل ونہار میں اس کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرنے کو عقلمندی کی نشانی بتلایا: ان فی خلق السمٰوت والارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب، الذین یذکرون اللّٰہ قیاما وقعودا وعلی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ماخلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار (بلاشبہ زمین وآسمان کی تخلیق اور شب وروز کی گردش میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں جو لوگ اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل (لیٹ کر یعنی ہر حال میں) یاد کرتے رہتے ہیں اور زمین و آسمان کی خلقت میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ نے اسے بیکار نہیں پیدا کیا، آپ کی ذات پاک ہے پس ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالیجئے۔ (آل عمران: ۱۹۰-۱۹۱)

حاصل یہ کہ فطرت الٰہی جس پر انسان کی تخلیق ہوئی ہے، یہ انسان کی اپنی خودساختہ طبیعت وعقل کا نام نہیں بلکہ فاطر کائنات نے انسان کی تخلیق جن صفات پر فرمائی اور جن باتوں کی نبیوں نے تعلیم دی، وہ انسانی فطرت کے مطابق ہیں، ورنہ ہر انسان کی طبیعت مختلف ہوتی ہے ایک شخص کسی چیز کو اچھا سمجھتا ہے اسی میں اسے مزا آتا ہے جبکہ دوسرے شخص کی طبیعت اس سے نفرت کرتی ہے۔

لہٰذا فطرت جس پر انسان کی تخلیق ہوئی وہ انسان کی خودساختہ طبیعت وعقل کا نام نہیں بلکہ حضرات انبیاء کرام کی تعلیمات اس کا مصداق ہیں اور دین اسلام اس کا مظہر اتم اور مصداق کامل ہے، پس جن بری باتوں سے اسلام نے منع کیا جیسے گانا، موسیقی، سینما، جوا، شراب، یہ عین فطرت الٰہی کے مطابق لائق اجتناب ہیں کیونکہ ان کی ممانعت دین فطرت کے تقاضہ کے مطابق ہے، اس کے باوجود جس شخص کو دین فطرت میں منع کی ہوئی چیزوں کے کرنے میں لطف ومزا آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کی طبیعت فطرت الٰہی کے خلاف معصیت کے اثر سے زہر آلود ہوچکی ہے، اس لیے کڑوی چیز میں اسے کڑواہٹ محسوس نہیں ہوتی، جیسے کہ سانپ کے کاٹے شخص کو نیم کی پتی کڑوی معلوم نہیں ہوتی یا تپ زدہ کو میٹھی چیز کی مٹھاس محسوس نہیں ہوتی۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	20 تا 26 ذوالحجہ 1437ھ بمطابق 23 تا 29 ستمبر 2016ء	42

اللھم

ظالموں اور کافروں سے نجات کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِیۡنَ ۝

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت سے کافروں سے نجات دے۔

وادی میں قابض فورسز کی وحشیانہ کارروائیاں، بچے سمیت 7 افراد شہید، بدترین کرفیو کے باوجود کشمیریوں کے مظاہرے، جھڑپوں میں سینکڑوں زخمی

مقبوضہ کشمیر، بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر فدائی یلغار میں 19 بھارتی فوجی جہنم واصل

نہتے کشمیریوں کو نشانہ بنانے والے سورما اڑی کے اڈے پر بھاگتے پھرے، 26 برس کے دوران سب سے بڑی کارروائی، کم ازکم 12 بھارتی فوجی جل کر ہلاک ہوئے

ضلع بارہ مولا کے قصبے اڑی میں 4 مجاہدین نے حملہ کیا، 5 گھنٹے تک بریگیڈ ہیڈکوارٹر گولیوں اور دھماکوں سے گونجتا رہا، مودی سرکار ناکامی پر حواس باختہ ہوگئی

13 ہزار نفری کے باوجود بارہمولا سے چھاتہ بردار منگوائے گئے جنھوں نے فوجیوں کی جان بچائی، چار مجاہدین کی شہادت کا بھارتی دعویٰ، پاکستان کیخلاف ہرزہ سرائی شروع

بچے کی لاش ملنے پر ہزاروں کشمیریوں کا احتجاج، ناصر کی پیلٹ سے چھلنی لاش سرینگر سے برآمد ہوئی، نماز عید کیلئے جانیوالے مصطفیٰ کی عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں ضلع بارہ مولا کے قصبے اڑی میں 4 مجاہدین نے بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹرز پر حملہ کرکے 19 بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کردیا، درجنوں شدید زخمی ہوگئے، ہلاکتیں بڑھنے کا امکان ہے، 5 گھنٹے تک بریگیڈ ہیڈکوارٹر گولیوں اور دھماکوں سے گونجتا رہا، مجاہدین کی جانب سے 4 بیرکوں میں لگائی جانے والی آگ دور سے دیکھائی دے رہی تھی، کم از (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ وادی میں بھارتی مظالم کا سلسلہ نہ رک سکا، بچے سمیت مزید 7 افراد شہید کردیے جبکہ پیلٹ گنوں کے ذریعے سینکڑوں کشمیریوں کو شدید زخمی کردیا، قابض فوج نے لوگوں کو عید کی نماز سے روکنے کے لئے بدترین کرفیو نافذ کیا اور لوگوں کو نماز عید اور نماز جمعہ کی ادائیگی سے روکا، وادی میں بدترین کرفیو کے باوجود ہزاروں کشمیریوں کے مظاہروں کا (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

جماعت کے مخلص اور جہادی زخموں کے تاج سجانے مجاہد بھائی مقصود طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے

بھائی مقصود شہید نے کم عمری میں جہاد کے میدانوں کا رخ کیا اور تادم آخر جہادی امور سے وابستہ رہے، محاذ اور دعوت جہاد کے دونوں میدانوں میں سرگرم رہے

مرحوم دونوں ٹانگوں سے محروم اور چند برسوں سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے، انتقال پر امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی تعزیتی پیغام

پس ماندگان میں ایک بیوہ اور چار بیٹے چھوڑے، نماز جنازہ معروف جہادی قائد مولانا ابوجندل شفیق نے پڑھائی، کثیر تعداد میں جہادی و دینی کارکنان کی شرکت

شورکوٹ (القلم نیوز) جماعت کے مخلص اور جہادی زخموں کے تاج سجانے مجاہد بھائی مقصود شہید طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بھائی مقصود شہید نے کم عمری میں جہاد کے میدانوں کا رخ کیا اور تادم آخر جہادی امور سے وابستہ رہے، محاذ اور دعوت جہاد کے دونوں میدانوں میں سرگرم رہے، ان کا نکاح امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا تھا اور ان کے انتقال پر (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

دو ہفتوں کے دوران مجاہدین کی خوفناک کارروائیاں: 100 سے زائد امریکی و اتحادی ہلاک، متعدد ٹینک تباہ، طالبان نے 200 ساتھی چھڑا لئے

مجاہدین ترین کوٹ میں داخل، تازہ دم سرکاری دستے پسپا، 5 امریکی کمانڈوز سمیت 57 اتحادی فوجی ٹھکانے لگا دیے، ننگرہار میں پولیس کا صوبائی سربراہ مارا گیا

ننگرہار، کنڑ، غزنی، پکتیا، پکتیکا، خوست، قندھار، زابل، قندوز، سرپل، جوزجان اور ہلمند مجاہدین کی تباہ کن کارروائیاں، کٹھ پتلی فورسز کو شدید نقصان کا سامنا

امریکہ نے ''فرینڈلی'' بمباری میں 30 افغان اہلکار مار دیے، مجاہدین کے حملے میں قندھار میں ضلعی پولیس سربراہ ہلاک، درجنوں چوکیوں پر طالبان کا قبضہ

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران مجاہدین کی خوفناک کارروائیاں، 100 سے زائد امریکی و کٹھ پتلی فوجی ہلاک، طالبان نے متعدد اتحادیوں کے متعدد ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ کردیں جبکہ ارزگان کے دارالحکومت میں مجاہدین نے جیل سے اپنے 200 ساتھی چھڑا لئے جبکہ دیگر 300 قیدی بھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ ننگرہار، کنڑ، غزنی، پکتیا، پکتیکا، خوست، قندھار، زابل (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

الرحمت کی قربانی مہم 1437ھ: 5 کروڑ 93 لاکھ 19 ہزار 500 روپے مالیت کی 7133 اجتماعی و وقف قربانیاں، 10 اضلاع کا کارکردگی میں نمایاں

امسال 3 کروڑ 31 لاکھ 41 ہزار 500 روپے کی کل 3899 اجتماعی اور 2 کروڑ 61 لاکھ، 78 ہزار روپے مالیت 3234 وقف قربانیاں کی گئیں، شمالی اور جنوبی پنجاب میں مجموعی طور پر 742 قربانیاں ہوئیں

اہل خیر نے قربانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جہادی محاذ و مراکز میں 1181، شہداء کرام کے پسماندگان میں 729، مکاتب میں 348، دینی مدارس میں 214، غازیان و رضاکاروں میں 645 قربانیاں اور اُن کا گوشت پہنچایا گیا

قربانیاں جمع کرانیوالے افراد کے علاوہ بے شمار غریب، نادار اور دیگر مستحق افراد میں بھی تقسیم کی گئیں، ضلع عبداللہ بن مسعودؓ کراچی 328 قربانیوں کیساتھ پہلے، ضلع لاہور 173 دوسرے، ضلع عمر فاروقؓ کراچی 158 تیسرے نمبر پر رہا

بہاولپور (القلم نیوز) امسال سنہ ۱۴۳۷ھ قربانی کے موقع پر الرحمت کی طرف سے 5,93,19,500 مالیت کی 7133 اجتماعی اور وقف قربانیوں کا اہتمام کیا گیا۔ اہل خیر نے قربانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اجتماعی قربانیوں کا اہتمام صوبہ حضرت علی المرتضیٰ (کراچی شرقی)، صوبہ حضرت عمر (جنوبی پنجاب)، صوبہ ابوعبیدہ (کراچی غربی)، اور صوبہ حضرت عثمان (شمالی پنجاب) کے متعدد شہروں اور مقامات پر کیا گیا تھا۔ تفصیل کے مطابق کل اجتماعی قربانیاں 3 ہزار 899 جن کی مالیت 3 کروڑ 31 لاکھ 41 ہزار 500 روپے ہے جبکہ اس سال 2 کروڑ 61 لاکھ 78 ہزار روپے مالیت کی 3 ہزار 234 وقف قربانیاں جمع کر کے صحیح اور اہم مصارف تک پہنچائی گئیں۔ صوبہ علی المرتضیٰ کے تیرہ ٹاؤنز محمود آباد، پنڈی چوک، بسیلہ، ضلع حسن، بنی ٹاؤن، حدید، ضلع طلحہ، رشیدیہ، شاہ فیصل، ضلع زبیر، ضلع ابوہریرہ، ماسہرہ کالونی، ضلع عثمان، جوہر، گلشن اقبال ضلع علی، دارالسلام اور گلزار کالونی میں 1029 قربانیاں، صوبہ ابوعبیدہ (کراچی غربی) کے ضلع خالد بن ولید، سرجانی ٹاؤن، گودھرا، ضلع ابوبکر، صدیق اکبر، مدنی مسجد، ضلع حسین، بطحا مسجد، ضلع (باقی صفحہ 6 نمبر 5)



الرحمت کے زیر اہتمام ملک کے مختلف مقامات پر وقف واجتماعی قربانیوں کے موقع پر تقسیم و ترتیب کے مختلف مناظر

سرینگر میں کشمیری نوجوانوں نے بھارتی فوجی بنکر پاش پاش کردیا

آنسو گیس کے وحشیانہ استعمال سے بیسیوں زخمی، کالے قانون کے تحت 15 گرفتار

راولپنڈی (نیٹ نیوز) سری نگر میں کشمیری نوجوانوں نے بھارتی فوجی بنکر کو پاش پاش کردیا جبکہ کولگام ضلع میں قابض بھارتی فوج کی فائرنگ اور پیلٹ شیلنگ سے بیسیوں کشمیری زخمی ہوگئے۔ بھارتی فوج نے چھاپوں میں 15 نوجوانوں کو گرفتار کرلیا۔ سری نگر کے علاقہ مہجور نگر میں کشمیری مظاہرین نے فوجی بنکر کو اکھاڑ دیا اور بعد ازاں اس کی چھت کو سڑک پر رکھ کر آگ لگا دی۔ دوسری طرف سے ضلع کولگام کے علاقے پہلو میں بھارتی فوج کے شہریوں کے گھروں پر چھاپوں اور کالے قانون کے تحت کشمیریوں کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کرنے والے نہتے مظاہرین پر آنسو گیس کے وحشیانہ تشدد سے بیسوں کشمیری زخمی ہوگئے۔

جرمنی میں ایئرشو کے دوران چھوٹے طیارے ٹکرا گئے، 2 ہلاک

برلن (نیٹ نیوز) جرمنی میں ایئر شو کے دوران گلائیڈر اور چھوٹے ہوائی جہاز کے ٹکرانے کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ ریاست سیکسنی کے شہر میں اس وقت ہوا جب ایئرشو کے دوران ایک گلائیڈر اور ایک چھوٹا ہوائی جہاز فضا میں ٹکرا گئے۔ اس کے بعد ایک ہوائی جہاز کو بحفاظت واپس زمین پر آترنے میں کامیاب ہوگیا جب کہ دوسرا جہاز گر کر تباہ ہوگیا۔

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

شکارپور، مولانا ابوبکر صدیق کا سیرت ابراہیمؑ اور جہاد پر بیان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی قربانی کو ہر میدان میں مقدم رکھنا چاہیے

شکارپور (القلم نیوز) مولانا ابوبکر صدیق صاحب نے شکارپور کی عیدگاہ شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جہاد پر تفصیلی بیان فرمایا۔ حضرت نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ رب العزت کے ہر حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد کی قربانی کو ہر میدان میں مقدم رکھنا چاہیے۔ 300 شرکاء حضرت کے بیان سے مستفید ہوئے۔ مولانا ابوبکر نے فرمایا (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

راجن پور میں ختم قرآن کے پروگرام کا انعقاد، 9 طلبہ کی دستار بندی کی گئی

راجن پور (القلم نیوز) ضلع راجن پور میں حضرت مولانا قاری محمد صادق صاحب نے ختم قرآن کے پروگرام پر بیان فرمایا۔ ختم قرآن کے پروگرام میں 300 شرکاء نے شرکت کی۔ استاذ محترم (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

بجنور میں مسلم کش فسادات، ہندو غنڈوں نے چار مسلمان شہید کردیے

لکھنؤ (نیٹ نیوز) اترپردیش کے علاقے بجنور میں ہونے والے مسلم کش فسادات میں 4 مسلمان شہید کر دیے گئے جبکہ 10 افراد زخمی ہوگئے۔ بھارتی اخبارات کے دعوے کے مطابق زخمیوں میں ہندو بھی شامل ہیں۔ یہ فسادات مبینہ طور پر سکول کی لڑکیوں کو ہراساں کرنے کو بہانہ بنا کر شروع ہوئے۔ اس واقعہ نے 2013 کے مظفر نگر کے ان فسادات کی یاد دلا دی ہے جس میں متعدد مسلمان شہید ہوئے۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق جٹ برادری کے 7 افراد گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ پولیس کے مطابق فائرنگ سے زخمیوں کے بیانات لئے جا رہے ہیں۔



اڑی میں بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد جلنے والی بیرکوں سے دھواں بلند ہورہا ہے

تحریک آزادی نے بھارت کو حواس باختہ کردیا، سید علی گیلانی

بھارتی قبضہ ہرگز قبول نہیں، حق خودارادیت کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، چیئرمین کل جماعتی حریت کانفرنس

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے کہا ہے کہ مقبوضہ علاقے میں جاری انتفاضہ کے دوران کشمیری عوام کی طرف سے دی جانے والی بیش بہا قربانیاں اس بات کا ایک اور ثبوت ہیں کہ انہیں بھارت کا قبضہ ہرگز قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت جس سفاکیت کے ساتھ کشمیریوں کے جذبہ آزادی کو کچلنے کی کوشش کر رہا ہے وہ اس کی نام نہاد جمہوریت کے ماتھے پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ سرینگر میں جاری ایک (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

تھائی لینڈ: مسلم زائرین کی کشتی ڈوبنے سے 15 افراد جاں بحق

بنکاک (نیٹ نیوز) تھائی لینڈ میں ایک سیاحتی کشتی ڈوب گئی ہے۔ اس واقعے میں کشتی پر سوار 15 مسلم زائرین جاں بحق ہوگئے جب کہ دیگر کی تلاش جاری ہے۔ لاپتا افراد کی تلاش کے لیے غوطہ خوروں سے مدد لی گئی ہے۔ اس واقعے میں کوئی غیرملکی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا ہے۔ اس دومنزلہ کشتی پر تقریباً ایک سو تھائی مسلم زائرین سوار تھے۔ غیرملکی خبررساں ادارے کے مطابق پولیس نے بتایا کہ تھائی لینڈ میں ایک سیاحتی کشتی ڈوب گئی ہے۔ اس واقعے میں کشتی پر سوار 15 مسلم (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

مقبوضہ بیت المقدس: اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ سے 4 فلسطینی شہید، کریک ڈاؤن میں 41 گرفتار، بچوں پر وحشیانہ تشدد

تل ارمیدہ فدائی حملے کے الزام میں نوجوان جبکہ مغربی کنارے میں یہودی کالونی کے قریب فلسطینی میاں بیوی کو گولیاں کرشہید کیا گیا، متعدد افراد زخمی

بیت اولا میں صیہونی فوجیوں کے بدترین تشدد سے زیرحراست نوجوان شہید، گرفتاریاں غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے سے عمل میں آئیں، کشیدگی میں اضافہ

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) اسرائیلی فوجیوں نے فائرنگ کرکے میاں بیوی سمیت 4 فلسطینیوں کو شہید کردیا، قابض فورسز نے کریک ڈاؤن میں 41 افراد کو گرفتار کرلیا، فورسز کی وحشیانہ کارروائیوں کے بعد مغربی کنارے میں کشیدگی بڑھ گئی، تل ارمیدہ میں فدائی حملے کے الزام میں نوجوان جبکہ مغربی کنارے میں یہودی کالونی کے قریب فلسطینی میاں بیوی کو گولیاں کر شہید کیا گیا، بیت اولا میں صیہونی فوجیوں کے بدترین تشدد سے زیرحراست نوجوان شہید، گرفتاریاں غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے سے عمل میں آئیں۔ اسرائیلی جیل میں بھوک ہڑتال کرنیوالے فلسطینی کی حالت بگڑنے پر ہسپتال منتقل۔ تفصیلات کے مطابق (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

کانگو: جھڑپیں، 3 پولیس اہلکاروں سمیت 17 ہلاک ہوگئے

کنشاسا (نیٹ نیوز) کانگو کے دارالحکومت کنشاسا میں جھڑپوں اور پولیس فائرنگ سے 3 اہلکاروں سمیت 17 افراد مارے گئے۔ یہ اعداد و شمار غیرملکی خبررساں ایجنسی نے جاری کئے ہیں۔

سعودی مفتی اعظم 35 سال میں پہلی بار خطبہ حج نہیں دے سکے

شیخ عبدالعزیز کی خرابی صحت کی وجہ سے معذرت، ایرانیوں کو غیرمسلم قرار دیا تھا

مکہ (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے 35 سال میں پہلی بار خرابی صحت کے باعث خطبہ حج دینے سے معذرت کرلی ہے۔ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ 1981 سے یوم عرفہ کے موقع پر مسجد نمرہ سے خطبہ حج دے رہے ہیں۔ انہیں 1999 میں شیخ عبدالعزیز بن باز کے انتقال کے بعد مفتی اعظم کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ جب کہ مفتی اعظم سعودی عرب کی عالم دین کونسل اور افتا کونسل (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

مکہ میں پاکستانی حاجیوں کی عمارت کے قریب آگ بھڑک اٹھی

حجاج محفوظ رہے، آگ عمارت کے پچھلے حصہ میں کوڑے میں لگی، ڈی جی حج مشن

مکہ مکرمہ (نیٹ نیوز) مکہ مکرمہ میں پاکستانی حجاج کی عمارت نمبر 101 کے قریب آگ لگ گئی۔ محلہ عزیزیہ کی عمارت نمبر 101 کی عقبی طرف آگ لگی۔ غیرملکی خبررساں ادارے کے مطابق مکہ مکرمہ کے محلے عزیزیہ کی عمارت نمبر 101 کی عقبی طرف آگ لگی تھی۔ ڈائریکٹر جنرل پاکستان حج مشن ڈاکٹر ساجد یوسفانی نے بتایا کہ آگ (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

فرانس: لیبر قوانین کیخلاف پرتشدد احتجاج میں 7 افراد زخمی، 13 گرفتار

پیرس (نیٹ نیوز) فرانس میں حکومت کے لیبر قوانین کے خلاف احتجاج ہنگامہ آرائی میں بدل گیا، 7 افراد زخمی، 13 کو گرفتار کرلیا گیا۔ حکومتی اصلاحات سے ناخوش ہزاروں لوگ پیرس کی سڑکوں پر نکل آئے، مشتعل مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

امریکا میں دھماکے، چاقو حملے سے 38 افراد زخمی ہوگئے

9 چاقو سے گھائل ہوئے، 2 عمارتیں خالی بھی کرائی گئی ہیں، دہشت گردی ہے، امریکہ

نیویارک، منی سوٹا (نیٹ نیوز) امریکہ میں نیویارک کے مینہٹن میں بم دھماکے اور چاقو سے حملے میں 38 افراد زخمی ہوگئے۔ منی سوٹا کے ایک شاپنگ مال میں 8 افراد کو چاقو سے گھائل کرنے کی ذمہ داری داعش نے قبول کیا ہے۔ ایف بی آئی اسے دہشت گردی کی کارروائی قرار دیا، تاہم انہوں نے کہا ہے کہ اس میں دولت اسلامیہ کے ملوث ہونے کے شواہد نہیں ملے۔ غیرملکی خبررساں ادارے کے مطابق نیویارک کے علاقے مین ہٹن میں نائینا (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

عراق میں شاپنگ سینٹر دھماکوں سے تباہ، 58 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

بغداد میں شاپنگ سینٹر کے باہر 2 دھماکے ہوئے، عمارت مکمل طور پر تباہ، 40 افراد میں سے بیشتر کی حالت تشویشناک

بغداد (نیٹ نیوز) عراقی دارالحکومت بغداد میں شاپنگ سینٹر کے باہر 2 دھماکوں سے 58 افراد ہلاک، جب کہ 40 زخمی ہوگئے۔ بغداد کی شاہراہ فلسطین پر واقع تجارتی مرکز الخیل کمپلیکس کے باہر ہونے والے بم دھماکوں میں اب تک ہلاک ہونے والوں کی تعداد 58 ہو چکی ہے، جب کہ زخمی ہونے والے 40 افراد میں سے بیشتر کی حالت تشویشناک ہے۔ دھماکے کی ذمہ داری اب تک کسی تنظیم کی جانب سے قبول نہیں کی گئی۔ عراقی وزارت داخلہ کے ترجمان (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

یمنی صدر کے آبائی علاقے میں خودکش حملے میں 10 پولیس اہلکار ہلاک

صنعا (نیٹ نیوز) جنوبی صوبہ ابیان میں یمنی صدر عبدالربوح منصور کے آبائی علاقے الوعیدہ میں ایک خودکش بمبار نے دھماکہ خیز مواد سے لدی گاڑی پولیس چیک پوسٹ سے ٹکرا دی۔ دھماکے کے نتیجے میں 10 پولیس اہلکار ہلاک و متعدد زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق کسی نے واقعے کی ذمہ داری قبول نہیں کی، تاہم اس واقعے میں القاعدہ کو ملوث تصور کیا جا رہا ہے۔ سرکاری افواج نے سعودی عرب کی قیادت میں اتحادی فوج کی مدد سے گزشتہ ماہ ہی صوبہ ابیان کے شہروں زنجبار اور جرکو القاعدہ کے قبضے سے واگزار کرایا (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

حلب میں بیرل بم حملوں اور شیلنگ سے 4 بچوں سمیت 51 افراد شہید

روس اور امریکا جنگ بندی معاہدے کی ڈیڈلائن ختم، حلب میں بمباری کی مختلف کارروائیوں میں سینکڑوں افراد زخمی بھی ہوئے

دمشق (نیٹ نیوز) حلب میں شہریوں پر بموں سے حملوں اور شیلنگ کی۔ شہید ہونے والے افراد میں 10 بچے بھی شامل ہیں۔ بچوں سمیت 51 افراد شہید جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ ادھر حلب میں روسی فضائی حملوں میں 32 افراد شہید ہوگئے۔ بشار کی فوج نے شامی عوامی فوج کے زیراثر علاقوں میں بیرل بموں سے حملے اور شیلنگ کی۔ شام میں جنگ بندی سے متعلق روس امریکا معاہدے کی ڈیڈلائن ختم ہوگئی، شامی فوج کا معاہدے سے علیحدگی کا اعلان، اقوام متحدہ کا امدادی قافلہ بھی زد میں آگیا۔ فضائی حملوں میں 32 افراد شہید ہوگئے اور اقوام متحدہ کے امدادی قافلے کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

سپین میں پہلی اسلامک یونیورسٹی قائم، داخلے شروع

میڈرڈ (نیٹ نیوز) سپین کے شہر سان سیبس تیان میں واقع ثقافت اسلامی کے مرکز کے تحت ایک اسلامی سائنسی یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق اس یونیورسٹی کے ترجمان بدر جحرہ نے بتایا ہے کہ نئے نصابی سال کیلئے درخواستیں وصول کرنے کا آغاز کردیا گیا ہے۔ جحرہ نے بتایا کہ اس یونیورسٹی میں تدریسی سرگرمیاں 4 سالہ ہونگی جن کے بعد حسب منشا طلبہ ماسٹر یا ڈاکٹریٹ کے دوسالہ پروگرام میں شامل ہوسکیں گے۔

کینیا کی عدالت نے مسلمان طالبات کو حجاب پہننے کی اجازت دیدی

نیروبی (نیٹ نیوز) کینیا کی عدالت نے مسلمان طالبات کو حجاب پہننے کی اجازت دیدی۔ اعلیٰ اپیل کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ مسلمان طالبات سکول یونیفارم کیساتھ حجاب پہن سکتی ہیں۔ غیرملکی خبررساں ادارے کے مطابق تین ججوں پر مشتمل بنچ نے اپنے تاریخی فیصلے میں کہا کہ مذہبی تقاضوں کو (باقی صفحہ 6 نمبر 14)



www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

”رازق، رازق، تو ہی رازق“ اور ”شکر، شکر مولا تیرا شکر“

سنگِ میل

amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیرپوری

پچھلے دنوں دورانِ مطالعہ ایک عجیب وغریب سچا واقعہ نظر سے گزرا۔ بندہ ابھی تک اس واقعہ کے سحر میں گرفتار ہے۔ بلا کسی تمہید نذر قارئین ہے۔

”ہمارے ساتھی رشید صاحب حافظ آباد کے قریب واقع کسی گاؤں کے رہنے والے تھے، وہ وقتاً فوقتاً اپنے گاؤں کا چکر لگاتے رہتے تھے۔ وہ اکثر ایک ”حکیم صاحب“ کا ذکر کرتے، ان حکیم صاحب کی باتیں کچھ عجیب سی تھیں۔ مجھے بھی آج تک یاد ہیں۔

حکیم صاحب کا گاؤں گکھڑ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا۔ حکیم صاحب کا بچپن اپنے دادا کی گود میں گزرا تھا، ان کے والدان کی پیدائش سے قبل انتقال فرما گئے تھے، دادا نے بچپن ہی سے عبدالحکیم کو یہ سبق پڑھانا شروع کر دیا کہ اللہ کہتا ہے میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ عبادت میں سے صرف وہ وقت اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا جو اس کے دیے ہوئے رزق کی تلاش کرنے میں لگے گا اور جو وقت انسان کے بس سے باہر ہے جیسے سونا، آرام کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

گاؤں میں گھر کا کافی بڑا صحن تھا۔ مزے کی بات یہ تھی کہ گھر کے گرد کوئی چار دیواری بھی نہ تھی۔ گھر میں ایک طرف بڑے بڑے درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ صبح شام دنیا جہان کی چڑیاں وہاں آ کر جمع ہو جاتیں اور ”چیں چیں“ کر کے آسمان سر پر اٹھا لیتیں۔ صبح فجر ادا کر کے آپ ننھے حکیم کو گود میں لٹا کر ایک چارپائی پر بیٹھ جاتے اور چڑیوں کی آواز سے آواز ملانے کی کوشش کرتے۔ کہا کرتے یہ کہہ رہی ہیں ”رازق، رازق، تو ہی رازق“ گھر میں اکثر کہا کرتے کہ یہ اپنے دل میں دعا مانگ سکتی تھیں جیسے دنیا کے باقی سیکڑوں ہزاروں جانور مانگتے ہیں۔ لیکن انسان کو احساس دلانے کے لیے اللہ نے ان کو باآواز بلند روز کا رزق روز صبح مانگنے کا حکم دیا۔

عبدالحکیم کو سمجھاتے رہتے کہ ہمارے بزرگوں نے اور ہم نے تو خدا سے چڑیوں کی طرح رزق مانگ کر زندگی گزار لی اور بڑے سکھی رہے۔ تم بھی یہ راہ اختیار کرو گے تو زندگی بڑے سکون سے گزر جائے گی۔

شام کو دادا جان عصر کی نماز کے بعد پھر چڑیوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کو یاد کرتے۔ وہ کہا کرتے غور کرو وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ مجھے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ کہہ رہی ہوں ”شکر شکر مولا تیرا شکر“ یعنی تو نے ہماری صبح کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ہمیں اتنا رزق دیا کہ ہم کھا بھی نہ سکے۔

عبدالحکیم صاحب کا گکھڑ میں جی ٹی روڈ پر مطب ایک پرانی سی عمارت میں ہوتا تھا۔ گرمیوں میں ۸ بجے اور سردیوں میں ۹ بجے دکان لازماً کھل جاتی تھی لیکن دکان بند ہونے کا کوئی مقررہ وقت نہیں تھا۔ کہا کرتے تھے جب کھاتہ مکمل ہو گیا، دنیاداری کا وقت ختم ہو گیا۔

کھاتے کا بھی بڑا دلچسپ چکر تھا۔ حکیم صاحب صبح بیوی کو کہتے کہ جو کچھ آج کے دن کے لیے تم کو درکار ہے ایک چٹ پر لکھ کر دے دو۔ بیوی لکھ کر دے دیتی۔ آپ دکان پر آ کر سب سے پہلے وہ چٹ کھولتے۔ بیوی نے جو چیزیں لکھی ہوتیں۔ ان کے سامنے ان چیزوں کی قیمت درج کرتے، پھر ان کا ٹوٹل کرتے۔ پھر اللہ سے دعا کرتے کہ یااللہ! میں صرف تیرے ہی حکم کی تعمیل میں تیری عبادت چھوڑ کر یہاں دنیا داری کے چکروں میں آ بیٹھا ہوں۔ جوں ہی تو میری آج کی مطلوبہ رقم کا بندوبست کر دے گا۔ میں اسی وقت یہاں سے اٹھ جاؤں گا اور پھر یہی ہوتا۔ کبھی صبح کے ساڑھے نو، کبھی دس بجے حکیم صاحب مریضوں سے فارغ ہو کر واپس اپنے گاؤں چلے جاتے۔

ایک دن حکیم صاحب نے دکان کھولی۔ رقم کا حساب لگانے کے لیے چٹ کھولی تو وہ چٹ کو دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ ایک مرتبہ تو ان کا دماغ گھوم گیا۔ ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے تارے چمکتے ہوئے نظر آ رہے تھے لیکن جلد ہی انھوں نے اپنے اعصاب پر قابو پا لیا۔ آٹے دال وغیرہ کے بعد بیگم نے لکھا تھا، بیٹی کے جہیز کا سامان۔ کچھ دیر سوچتے رہے پھر باقی چیزوں کی قیمت لکھنے کے بعد جہیز کے سامنے لکھا: ”یہ اللہ کا کام ہے اللہ جانے۔“

ایک دو مریض آئے ہوئے تھے۔ ان کو حکیم صاحب دوائی دے رہے تھے۔ اسی دوران ایک بڑی سی کار ان کے مطب کے سامنے آ کر رکی۔ حکیم صاحب نے کار یا صاحب کار کو کوئی خاص توجہ نہ دی کیونکہ کئی کاروں والے ان کے پاس آتے رہتے تھے۔

دونوں مریض دوائی لے کر چلے گئے۔ وہ سوٹڈ بوٹڈ صاحب کار سے باہر نکلے اور سلام کر کے بنچ پر بیٹھ گئے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اگر آپ نے اپنے لیے دوائی لینی ہے تو ادھر سٹول پر آ جائیں تاکہ میں آپ کی نبض دیکھ لوں اور اگر کسی مریض کی دوائی لے کر جانی ہے تو بیماری کی کیفیت بیان کریں۔

وہ صاحب کہنے لگے حکیم صاحب میرا خیال ہے آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ لیکن آپ مجھے پہچان بھی کیسے سکتے ہیں؟ کیونکہ میں پندرہ، سولہ سال بعد آپ کے مطب میں داخل ہوا ہوں۔ آپ کو گزشتہ ملاقات کا احوال سناتا ہوں پھر آپ کو ساری بات یاد آ جائے گی۔ جب میں پہلی مرتبہ یہاں آیا تھا تو وہ میں خود نہیں آیا تھا۔ خدا مجھے آپ کے پاس لے آیا تھا کیونکہ خدا کو مجھ پر رحم آ گیا تھا اور وہ میرا گھر آباد کرنا چاہتا تھا۔ ہوا اس طرح تھا کہ میں لاہور سے میرپور اپنی کار میں اپنے آبائی گھر جا رہا تھا۔ عین آپ کی دکان کے سامنے ہماری کار پنکچر ہو گئی۔

ڈرائیور کار کا پہیہ اتار کر پنکچر لگوانے چلا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ میں گرمی میں کار کے پاس کھڑا ہوں۔ آپ میرے پاس آئے اور آپ نے مطب کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ادھر آ کر کرسی پر بیٹھ جائیں۔ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

ڈرائیور نے کچھ زیادہ ہی دیر لگا دی تھی۔ ایک چھوٹی سی بچی بھی یہاں آپ کی میز کے پاس کھڑی تھی اور بار بار کہہ رہی تھی: ”چلیں ناں! مجھے بھوک لگی ہے۔“ آپ اسے کہہ رہے تھے: ”بیٹی! تھوڑا صبر کرو ابھی چلتے ہیں۔“

میں نے یہ سوچ کر کہ اتنی دیر سے آپ کے پاس بیٹھا ہوں۔ مجھے کوئی دوائی آپ سے خریدنی چاہیے تاکہ آپ میرے بیٹھنے کو زیادہ محسوس نہ کریں۔ میں نے کہا حکیم صاحب میں ۵، ۶ سال سے انگلینڈ میں ہوتا ہوں۔ انگلینڈ جانے سے قبل میری شادی ہو گئی تھی لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ یہاں بھی بہت علاج کیا اور وہاں انگلینڈ میں بھی لیکن ابھی قسمت میں مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔

آپ نے کہا: ”میرے بھائی! توبہ استغفار پڑھو! خدارا اپنے خدا سے مایوس نہ ہو۔ یاد رکھو! اس کے خزانے میں کسی شے کی کمی نہیں۔ اولاد، مال و اسباب اور غمی خوشی، زندگی، موت ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے۔ کسی حکیم یا ڈاکٹر کے ہاتھ میں شفا نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی دوا میں شفا ہوتی ہے۔ شفا اگر ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ اولاد دینی ہے تو اسی نے دینی ہے۔

مجھے یاد ہے آپ باتیں کرتے جا رہے اور ساتھ ساتھ پڑیاں بنا رہے تھے۔ تمام دوائیاں آپ نے ۲ حصوں میں تقسیم کر کے ۲ لفافوں میں ڈالیں۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ میرا نام محمد علی ہے۔ آپ نے ایک لفافہ پر محمد علی اور دوسرے پر بیگم محمد علی لکھا۔ پھر دونوں لفافے ایک بڑے لفافہ میں ڈال کر دوائی استعمال کرنے کا طریقہ بتایا۔ میں نے بے دلی سے دوائی لے لی کیونکہ میں تو صرف کچھ رقم آپ کو دینا چاہتا تھا۔ لیکن جب دوائی لینے کے بعد میں نے پوچھا کتنے پیسے؟ آپ نے کہا بس ٹھیک ہے۔ میں نے زیادہ زور ڈالا، تو آپ نے کہا کہ آج کا کھاتہ بند ہو گیا ہے۔

میں نے کہا: مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی۔

اسی دوران وہاں ایک اور آدمی آ چکا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ کھاتہ بند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آج کے گھریلو اخراجات کے لیے جتنی رقم حکیم صاحب نے اللہ سے مانگی تھی وہ اللہ نے دے دی ہے۔ مزید رقم وہ نہیں لے سکتے۔ میں کچھ حیران ہوا اور کچھ دل میں شرمندہ ہوا کہ میرے کتنے گھٹیا خیالات تھے اور یہ سادہ سا حکیم کتنا عظیم انسان ہے۔ میں نے جب گھر جا کر بیوی کو دوائیاں دکھائیں اور ساری بات بتائی تو بے اختیار اس کے منہ سے نکلا: وہ انسان نہیں کوئی فرشتہ ہے اور اس کی دی ہوئی ادویات ہمارے من کی مراد پوری کرنے کا باعث بنیں گی۔ حکیم صاحب آج میرے گھر میں تین پھول اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔

ہم میاں بیوی ہر وقت آپ کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی پاکستان چھٹی آیا۔ کار ادھر روکی لیکن دکان کو بند پایا۔ میں کل دوپہر بھی آیا تھا۔ آپ کا مطب بند تھا۔ ایک آدمی پاس ہی کھڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ اگر آپ کو حکیم صاحب سے ملنا ہے تو آپ صبح ۹ بجے لازماً پہنچ جائیں ورنہ ان کے ملنے کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس لیے آج میں سویرے سویرے آپ کے پاس آ گیا ہوں۔

محمد علی نے کہا کہ جب پندرہ سال قبل میں نے یہاں آپ کے مطب میں آپ کی چھوٹی سی بیٹی دیکھی تھی تو میں نے بتایا تھا کہ اس کو دیکھ کر مجھے اپنی بھانجی یاد آ رہی ہے۔

حکیم صاحب ہمارا سارا خاندان انگلینڈ سیٹل ہو چکا ہے۔ صرف ہماری ایک بیوہ بہن اپنی بیٹی کے ساتھ پاکستان میں رہتی ہے۔ ہماری بھانجی کی شادی اس ماہ کی ۲۱ تاریخ کو ہونا تھی۔ اس بھانجی کی شادی کا سارا خرچ میں نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ دس دن قبل اسی کار میں اسے میں نے لاہور اپنے رشتہ داروں کے پاس بھیجا کہ شادی کے لیے اپنی مرضی کی جو چیز چاہے خرید لے۔ اسے لاہور جاتے ہی بخار ہو گیا لیکن اس نے کسی کو نہ بتایا۔ بخار کی گولیاں ڈسپرین وغیرہ کھاتی اور بازاروں میں پھرتی رہی۔ انارکلی میں پھرتے پھرتے اچانک بے ہوش ہو کر گری۔ وہاں سے اسے میو ہسپتال لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس کو ۱۰۶ ڈگری بخار ہے اور یہ گردن توڑ بخار ہے۔ وہ بے ہوشی کے عالم ہی میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئی۔

اس کے فوت ہوتے ہی نجانے کیوں مجھے اور میری بیوی کو آپ کی بیٹی کا خیال آیا۔ ہم میاں بیوی نے اور ہماری تمام فیملی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی بھانجی کا تمام جہیز کا سامان آپ کے ہاں پہنچا دیں گے۔ شادی جلد ہو تو اس کا بندوبست خود کریں گے اور اگر ابھی کچھ دیر ہے تو تمام اخراجات کے لیے رقم آپ کو نقد پہنچا دیں گے۔ آپ نے ناں نہیں کرنی۔ آپ اپنا گھر دکھا دیں تاکہ سامان کا ٹرک وہاں پہنچایا جا سکے۔

حکیم صاحب حیران و پریشان یوں گویا ہوئے:

”محمد علی صاحب! آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا، میرا اتنا دماغ نہیں ہے۔ میں نے تو آج صبح جب بیوی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چٹ یہاں آ کر کھول کر دیکھی تو مرچ مسالہ کے بعد جب میں نے یہ الفاظ پڑھے ”بیٹی کے جہیز کا سامان“ تو آپ کو معلوم ہے میں نے کیا لکھا؟ آپ خود یہ چٹ ذرا دیکھیں!“

محمد علی صاحب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ”بیٹی کے جہیز“ کے سامنے لکھا ہوا تھا ”یہ کام اللہ کا ہے، اللہ جانے۔“

”محمد علی صاحب یقین کریں! آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ بیوی نے چٹ پر چیز لکھی ہو اور مولا نے اس کا اسی دن بندوبست نہ کر دیا ہو۔ واہ مولا واہ۔ تو عظیم ہے تو کریم ہے۔ آپ کی بھانجی کی وفات کا صدمہ ہے لیکن اس کی قدرت پر حیران ہوں کہ وہ کس طرح اپنے معجزے دکھاتا ہے۔

حکیم صاحب نے کہا: جب سے ہوش سنبھالا ایک ہی سبق پڑھا کہ صبح ورد کرنا ہے ”رازق، رازق، تو ہی رازق“ اور شام کو ”شکر، شکر مولا تیرا شکر“

☆.....☆.....☆

مقبوضہ کشمیر میں ہوئی تازہ کارروائی اور بھارت کی پاکستان کو دھمکیاں

مقبوضہ کشمیر کے اوڑی سیکٹر میں واقع بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر میں کشمیری مجاہدین کی طرف سے ہونے والی کارروائی نے دنیا بھر کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے اور بھارتی میڈیا کے علاوہ عالمی میڈیا پر بھی اس کارروائی کی گونج سنائی دے رہی اور عالمی رہنماؤں کے اس کی مذمت میں بیانات بھی آ رہے ہیں

مگر حیران کن بات یہ ہے کہ دو مہینوں سے زائد عرصہ ہونے کا آ رہا ہے کہ بھارتی افواج نے کشمیر کو ایک کرفیو زدہ علاقہ بنا رکھا ہے، دو سو سے زائد انسانی جانوں کو بھارتی فوج کی درندگی نگل چکی ہے اور ایسے ہی سینکڑوں نوجوان بچوں اور بچیوں کو پیلٹ گنوں کے ذریعے نابینا بنا کر رکھا دیا گیا ہے اور بھارتی افواج کی طرف سے کشمیری مسلمانوں کی عبادت کی راہ میں بھی رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں لیکن اس پر عالمی میڈیا بھی خاموش رہا اور عالمی رہنما بھی کشمیریوں کی اس مظلومیت پر آنکھیں چرائے بیٹھے رہے اور بھارتی افواج کے ہاتھوں مظلوما موت کے منہ میں جانے والے کشمیریوں کے ساتھ نہ تو اظہار ہمدردی کیا گیا اور نہ ہی بھارتی افواج اور بھارت سرکار کی اس بارے میں بھرپور مذمت کی گئی۔

بالآخر نہتے کشمیریوں پر ظلم کرنے والوں کو مکافات عمل نے آئینہ دکھایا تو برا مان گئے۔ معصوم کشمیریوں کی آہیں آسمان تک گئیں تو بھارتی فوج کی بندوقوں سے نکلنے والی گولیاں پلٹ کر انہیں پر برس پڑیں اور بھارتی حکومت نے پاکستان پر غصے اور زہر میں بجھے تیروں کی اندھا دھند بارش کر دی۔ بھارتی وزیر داخلہ راج ناتھ سنگھ نے دھوئیں کے بادل دیکھے تو کانوں سے دھوئیں نکلے اور زبان سے انگارے، کہا پاکستان دہشتگرد ملک ہے۔ وزیر داخلہ نے شروعات کی تو اس میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے ڈی جی ایم او رنبیر سنگھ نے دہشتگردوں کے پاس سے ملنے والی چیزوں پر پاکستان کے نقش لگوائے۔ وزیر خزانہ ارون جیٹلی کے پاس سے بھی نفرت کا خزانہ نکلا، گیدڑ بھبکیاں کم نہ ہوئیں اور کہا پاکستان نے یہ حملہ کر کے ہمیں چیلنج کیا ہے، منہ توڑ جواب دینے کے لیے سب تیار ہو جائیں۔

بھارتی حکومت الزامات کے جتنے گولے پاکستان پر داغنا چاہے داغے لیکن یاد رکھے کہ پاکستانی عوام اب کشمیری عوام اور مجاہدین کے ساتھ ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ کشمیر میں اب ظلم وستم بند ہونا چاہیے اور بھارت کو اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ دینی چاہیے اور اگر بالفرض بھارت اب بھی نہیں مانتا تو کشمیری کسی صورت میں جدوجہد کو ترک نہیں کریں گے اور بھارت کو چین نہیں لینے دیں گے۔

جنہیں جنتوں کی تلاش تھی



محمد انتظار

آج کے شہید کے تذکرے سے پہلے فی سبیل اللہ پہرے دینے کے متعلق چند آحادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ سمندر کی جانب مسلمانوں کی حفاظت کیلئے ایک رات پہرے داری مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کعبۃ اللہ یا مسجد نبوی میں لیلۃ القدر کو پالوں اور تین دن کی پہرے داری ایک سال کے برابر ہے اور پہرے داری کا مکمل نصاب چالیس راتیں ہے۔ (مصنف عبدالرزاق مرسلا)

حضرت عثمان بن ابی سودہؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ یافا (ایک مقام جو بیت المقدس کے ساحل پر ہے) میں پہرے داری کر رہے تھے تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: مجھے یہ پہرے داری بیت المقدس میں شب قدر پالینے سے زیادہ محبوب ہے۔ (ابن المنذر)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ ایک بار اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرے داری فرما رہے تھے، اچانک (کسی خوف کی وجہ سے) لوگ ساحل کی طرف بھاگے، مگر پھر معلوم ہوا کہ خوف کی کوئی بات نہیں تو لوگ واپس آ گئے، اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو اپنی جگہ کھڑے پایا۔ ایک شخص نے پوچھا: اے ابوہریرہ! کس چیز نے آپ کو کھڑے رکھا؟ حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک گھڑی اللہ (تعالیٰ) کے راستے میں کھڑے رہنا، لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس قیام سے بہتر ہے۔ (موارد الظمآن، بیہقی)

جب کبھی کوئی شہید اپنے رب کے پاس جاتا ہے، وہ تنہا نہیں جاتا، بلکہ اپنے ساتھ ہمارے جگر کا ٹکڑا، ہمارا کلیجہ بھی لے جاتا ہے۔ پھر اس کی باقی رہ جانے والی یادیں، ہمیں تاریکیوں میں راستہ دکھانے کا کام انجام دیتی ہیں۔ اس کا بلند حوصلہ، اس کی خوبیاں، اس کی عمدہ صفات، راہ حق میں اس کی سرفروشی اور جانثاری، اس کی تڑپ اور جذبہ، دشمنان حق کے خلاف ہمارے حوصلے بڑھاتا ہے۔

ہمارے یہ وہ محبوب دوست جن کا میں تذکرہ کرنے چلا ہوں، ان کی یادوں نے میری زندگی میں گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق معمولی ریا بھی شرک ہے، بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں، تقویٰ اختیار کرنے والوں، اپنے آپ کو مخفی رکھنے والوں اور پاکیزگی اور عفت کی زندگی گزارنے والوں کو کہ اگر موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور اگر مجلس میں حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں، ان کے قلوب ہدایت کے چراغ ہیں۔ یہ گمنام پرہیزگار اور نیکوکار لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ کہ اب یہاں سے نہ واپسی کا سوال ہوگا، یہ طے ہوا تھا۔

کوہاٹ سے آنے والا یہ نوجوان اپنے پیچھے دنیا کی ان تمام آسائشوں کو چھوڑ کر میدان جہاد کی سختیاں جھیلنے آیا، جن سے زیادہ آسائشوں اور عیش وعشرت کا انسانی عقل نے ابھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ گرد وغبار، برف اور اُن پہاڑوں کو اپنے قدموں تلے روند دیا، جو جہاد نہ ہونے کی صورت میں شاید کبھی انسانی وجود کا سایہ بھی نہ دیکھ پاتے۔ ان کے گھر والوں نے بعض ذاتی مسائل کی وجہ سے انہیں روکا، مگر اللہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر لینے کے بعد واپسی کی گنجائش اب تھی کہاں؟

چلو کہ فیضان کشتیوں کو جلادے، گمنام ساحلوں پر کہ اب یہاں سے واپسی کا سوال نہ ہوگا یہ طے ہوا تھا۔ کوئی عزیز ترین رشتہ دار، بے شک وہ بیوی ہی کیوں نہ ہو، آڑے آئے تو اسے چھوڑا جا سکتا تھا، مگر دین کی راہ پر قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے نہیں ہٹا سکتے تھے، بے شک ہمارے رب نے سچ فرمایا:

”تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے محض آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔“

شہادت کی جستجو میں بھائی احتشام شہید آگے بڑھتے چلے گئے، پہلے مختلف محاذوں پر مجاہدین کی خدمت کرتے رہے، پھر ذمہ داروں نے ان کی تشکیل کوئٹہ دفتر میں کر دی، بظاہر یہ کام بہت مشکل تھا، لیکن بھائی احتشام شہیدؒ نے اس کو بہت احسن انداز سے نبھایا۔ دشمن کا شکار اور شہادت کی موت ان کی دیرینہ خواہش تھی، لیکن اللہ تعالیٰ ان کی شہادت سے پہلے ان سے اپنے دین کا کام لینا چاہتے تھے۔ دفتر میں بیٹھ کر نئے آنے والے مجاہدین کو وصول کرنا اور ان کو آگے بھیجنا اور واپس آنے والے غازیوں کو ان کے گھروں کی طرف روانہ کرنا اور محاذوں پر زخمی ہونے والے ساتھیوں کا علاج معالجہ کروانے اور محاذوں پر لڑنے والوں کے لئے سامان جنگ ان تک پہنچانا ان کے ذمہ تھا، یہ سارے کام جس طرح بھائی احتشام شہیدؒ نے جس طرح انجام دیئے شاید کوئی اور ان کو انجام دے نہ دے سکے۔ میں نے ان کے ساتھ جتنا وقت گزارا، وہ خود بھی فارغ نہ بیٹھتے اور ہمیشہ بقدر ضرورت گفتگو کرتے دیکھا۔

میں اکثر دینی مسائل ان سے پوچھا کرتا تھا کیونکہ وہ مدرسہ میں کچھ درجات پڑھے ہوئے تھے۔ میں نے ان کو ہمیشہ سامان کی تیاری یا کسی فکری یا فقہی کتاب کے مطالعے میں مشغول دیکھا۔ بحث سے ہمیشہ گریز کرتے، کبھی مخاطب کی بات نہ کاٹتے اور نہ کسی کی بات رد کرتے۔ یہ مجاہد پورے تین چار برس تک مختلف دفتروں میں مجاہدین کے لیے سامان کی تیاری اور اس سامان کو محاذوں پر لڑنے والے ساتھیوں تک پہنچاتے رہے۔

بھائی احتشام شہیدؒ دنیا سے بالکل بے رغبت تھے، اپنی ذات پر چند روپوں سے زیادہ خرچ نہ کرتے اور اگر آپ ان کے گھر چلے جاتے، تو حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کی یاد تازہ ہو جاتی، میری ان سے آخری ملاقات پنڈی میں ہوئی، وہ وہاں حسابات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ رات ہم وہاں ٹھہرے، میں ان کے چہرے کو دیکھتا تو نور کی کرنیں ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی واضح طور پر محسوس کیں۔ رات کو کافی گفتگو ہوئی، صبح ہمارا سفر ہوا تو ان سے آخری بار گلے ملا اور دعاؤں کی درخواست کی اور انہوں نے بھی دعاؤں کے لئے کہا اور ہم بچھڑ گئے اور پھر ملاقات نہ ہو سکی۔

پنڈی سے وہ گھر گئے اور گھر سے پھر اپنے مقام پر چلے گئے اور کام میں لگ گئے۔ ایک اور بات میں نے جو دیکھی کہ اب کی بار وہ اپنا کام اتنی جلدی نبٹا رہے تھے کہ انہیں کہیں جانا ہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ایسا ہی ہوا! مجھے کسی نے خبر دی کہ بھائی احتشام شہید ہو گئے! یہ خبر مجھے عجیب سی لگی، میں نے تصدیق کے لئے ان کے ایک قریبی ساتھی سے رابطہ کیا، تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ وہ کچھ دن پہلے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ گاڑی پر جا رہے تھے کہ ان پر ڈورن نے میزائل مارا جس سے وہ اپنے دو ساتھیوں سمیت شہادت کے رتبہ پر فائز ہو گئے، جس کی ان کو برسوں سے تلاش تھی۔ اللہ پاک بھائی احتشام اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے شہیدوں کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔

اللہ پاک ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے اور اپنے راستے کی مقبول اور اپنی رضاء والی شہادت نصیب فرمائے۔

☆.....☆.....☆

نبی رحمت ﷺ کے در پر

عبداللہ بھٹی

میں مسجد نبوی ﷺ کے ریاض الجنہ میں نشے سرور میں غرق لطف وسرشاری کی بلندیوں کو چھو رہا تھا طاقتور ائرکنڈیشنڈ نرم گداز مخملی قالین اور برقی قمقموں نے ماحول کو اور خوبصورت اور آرام دہ بنا دیا تھا میں معصوم بچے کی طرح حیران خوشگوار حیرت سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا میرا جسم ودل و دماغ خاص ایمانی کیفیت میں جکڑا ہوا تھا میرے باطن کے نہاں خانوں میں نور روشنی اور سرشاری کے سینکڑوں فوارے پھوٹے پڑے تھے میری نس نس میں مستی اور کیف انگیز لہریں دوڑ رہی تھیں سرشاری کی ایسی حالت تھی کہ جس کو میں لفظوں کا لباس پہنانے سے قاصر تھا یقیناً کچھ تبدیلیاں اور کیفیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب علم، شعور اور آگہی آپس میں گڈمڈ ہو جاتی ہیں آگہی کا آئینہ دھندلا پڑ جاتا ہے فلسفہ بے زبان اور یادداشت کی سطح کوری سلیٹ کی طرح ہو جاتی ہے شعور لاشعور کے سارے خدوخال پھیکے پڑ جاتے ہیں انسان عالم محویت میں خودفراموشی کی سحر انگیز حالت میں مبہوت سا ہو کر رہ جاتا ہے باطن کے عمیق ترین گوشوں سے سرشاری والی کیفیت اس طرح بیدار ہوتی ہے کہ اکاش بیل کی طرف اندر باہر سے جکڑ کر سرشاری کے اعلیٰ درجے تک پہنچا دیتی ہے عقیدت ومحبت کی نرم نرم پھوار سے انسان جل تھل میں اندر تک بھیگتا اور شرابور ہو جاتا ہے پتہ نہیں کتنی دیر حیرتوں کے سمندر میں غوطاں رہنے کے بعد میرے حواس آہستہ آہستہ بحالی کا سفر کرنے لگے تو میں روضہ رسول ﷺ سرچشمہ نور کی طرف دیکھنے لگا جس کی جہاں تاب کرنیں صدیوں سے ابد تک اسی طرح تاریکیوں اور ظلمتوں کا جگر چیرتی رہیں گیں۔ نور کے فوارے قیامت تک اسی طرح پھوٹتے رہیں گے کون ہے جو اس نور کو گل کرنے کی جسارت کر سکے جہالت ظلمت کی تاریکیاں اسی طرح اس لازوال نور سے شکست کھاتی رہیں گی اور کائنات کو منور کرنے والی یہ روشنی اسی طرح اُجالے بکھیرتی رہے گی میں یہاں کی ہر ساعت کو انجوائے کر رہا تھا کیونکہ یہاں کا ہر لمحہ اپنا ہی حسن اور سحر رکھتا ہے جس کا دنیا میں کہیں بھی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا میرے چاروں طرف کرہ ارض کے نیک ترین لوگ محو عبادت تھے اُن کے معصوم چہروں پر گلابوں کی سی تازگی آنچ اور بندگی اور عبودیت کا نورانی سا ہالا بنا ہوا تھا نور کی چمک اتنی زیادہ کے آپ آنکھ بھر کر دیکھ بھی نہ سکیں۔

میں اپنے گرد وپیش کو محور حالت میں دیکھتا اور لطافتیں سمیٹتا جا رہا تھا میں جب بھی روضہ رسول ﷺ کی طرف جانے کا ارادہ کرتا تو خوف سے میرا بدن بید مجنوں کی طرح لرزنے لگتا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ جالیوں کے سامنے جا کر سلام کر سکوں مجھے ڈر تھا کہ میرے اعصاب اور حواس میری گرفت میں نہیں رہیں گے یہاں پر آنے والوں کے لیے یہ گوشہ جنت ہے اتنی بڑی زمین پر ایک سے بڑھ کر ایک بڑا جدید شہر آباد ہے جن کی ترقی اور خوبصورتی نے سارے زمانے کو اپنی گرفت میں جکڑ رکھا ہے لیکن اس چھوٹی سی بستی مدینہ میں ایسا کیا خاص ہے کہ اربوں انسان اس شہر کی آرزو میں گیلی لکڑی کی طرح سلگتے رہتے ہیں۔ کتنے ہیں جو اس حوض کوثر پر بار بار آتے ہیں لیکن اُن کی پیاس بجھتی ہی نہیں اور کتنے ہیں اور کتنے ہیں جو یہاں آنے کی آرزو کی آنچ میں بھسم ہو جاتے ہیں لیکن مدینہ اُن سے دور ہی رہتا ہے یہ سرکار مدینہ ﷺ کا بلاوا ہے یہ نصیب کی بات ہے اور کرم کے فیصلے، کوئی تو یہاں آ گیا اور آ کر امر ہو گیا اور کوئی زندگی بھر دہکتے کوئلوں پر ننگے پاؤں چلتا رہا لیکن اُس کی آبلہ پائی کو منزل جاناں نہ ملی اویس قرنی بھی تو تھے۔ جو آتش آرزو میں مثل شمع پگھلتے رہے لیکن حاضری کی ساعت نہ آئی لیکن عشق ایسا کہ سردار الانبیاء ﷺ نے اپنا لباس مبارک اُن کے لیے وقف کیا اور دعا کا کہا۔

میں پروانوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ روضہ رسول ﷺ کی جالیوں کو دیوانہ وار دیکھتے ہوئے دربانوں کی سرزنش پر دائیں بائیں حرکت کرتے پھر رہے تھے وہی تشنگی اور محویت سے جالیوں کو دیکھتے تو میں بھی روضہ رسول ﷺ کی طرف جانے کی کوشش میں تھا لیکن اپنی سیاہ کاریوں اور گناہوں کی وجہ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی لیکن اچانک روضہ رسول ﷺ کی جالیوں سے ایک معطر خوشبو سے بھرا ہوا جھونکا آیا اور ٹھنڈی پھوار کی طرح میرے چہرے سے ٹکرایا اور مجھے لگا جیسے نبی رحمت ﷺ نے کہا ہو اب آ گئے ہو تو ڈر رہے ہو اب دور کیوں ہو آؤ میرے پاس میں تو تمہارا انتظار کر رہا ہوں اس خیال کے ساتھ ہی مجھے چاروں طرف ممتا کی آسودگی کا احساس ہوا مجھے یوں لگا کہ میں کسی بچے کی طرح خوفزدہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کئے بیٹھا تھا۔ لیکن سر پر ہوا کا جھونکا اس طرح لگا جیسا کوئی دستِ شفقت پھرتا ہو پھر میری آنکھوں سے چھم چھم آنسو برسنے لگے چہرہ آنسوؤں سے تر ہونے لگا میری نظر روضہ رسول ﷺ پر جمی ہوئی تھی اب میں نے ہمت کی اور اٹھ کھڑا ہوا اب میں سر جھکائے آہستہ آہستہ نرم قدموں سے روضہ رسول ﷺ کی طرف بڑھنے لگا۔ میری سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھیں جیسے دل سینے سے باہر آ جائے گا میں بہت سارے لوگوں میں چل رہا تھا میں نیم خوابیدگی کے عالم میں دبے قدموں اسطرح چل رہا تھا کہ کوئی گستاخی نہ ہو جائے چلتے چلتے میں کتنے لوگوں سے ٹکرایا کتنے دھکے لگے مجھے اس کا احساس نہ تھا میرا جسم سرشاری اور خوف کے ملے جلے احساس میں ڈوبا ہوا تھا میں آہستہ آہستہ سردار الانبیاء ﷺ کے دربار کی طرف بڑھ رہا تھا اچانک مجھے لگا مجھے کسی غیر مرئی قوت نے تھام لیا ہو یا مقناطیسی کشش جس نے میرے حواس کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے مجھے یاد نہیں میں کس طرح شہنشاہِ دو عالم ﷺ کے در کے قریب اور سامنے پہنچا میرا سر جھکا ہوا تھا جسم پر لرزا طاری تھا اور چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ جب میں نے بولنے کی کوشش کی تو مجھے لگا میں پتھر کا بت بن چکا ہو جسم پر کیف انگیز فالجی کیفیت طاری تھی میں گونگا بہرا بنا کھڑا تھا الفاظ ہوا میں تحلیل ہو چکے تھے میں جو ساری عمر لفظوں سے کھیلتا رہا مجھے کبھی بھی لفظوں کی کمی کا احساس نہ ہوا لیکن شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے دربار میں ایک بھی لفظ نہ مل رہا تھا مجھے اپنے آپ پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں واقعی آقا ﷺ کے دربار کے سامنے ہوں کیونکہ مجھ جیسا روسیاہ حاضری کی تمنا تو کر سکتا ہے لیکن شاہِ مدینہ ﷺ کے در پر حقیقت میں حاضری پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ کہاں میں اور کہاں دربارِ رسالت ﷺ کیونکہ یہ وہ دربار ہے جو عرش سے بھی ارفع ہے جہاں جنید و بایزید اور بڑے بڑے ولی کی سانسیں تھم جاتی ہیں۔ میں گم سم کھڑا تھا نہ اپنی خبر نہ کسی کا ہوش ایک سکوت اور فالجی کیفیت کہ کہیں کوئی غلطی آواز اونچی سسکی نہ نکل جائے آواز نہ بلند ہو جائے اور جھولی اس لیے نہ پھیلائی کہ یہاں تو بن مانگے سب مل جاتا ہے صدا بھی نہیں لگائی در حضور ﷺ پر ندامت اور تشکر کے آنسوؤں کا نذرانہ دے رہا تھا پھر میرے جسم کا رواں رواں آنکھیں بن گیا اور آنکھوں سے موسلا دھار موتیوں کی لڑی جھڑنے لگی۔

☆.....☆.....☆

امیر المؤمنین، خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

محمد طارق نعمان گڑنگی

ذوالحجہ کے مہینے کو اسلامی سال میں خاص اہمیت حاصل ہے اس مقدس مہینے میں ایثار وقربانی کے بے شمار واقعات رونما ہوئے جن میں نبی پاک ﷺ کے دوہرے داماد، جامع قرآن حضرت عثمانؓ کا یوم شہادت بھی ہے اس مہینہ کی 18 تاریخ کو حضرت عثمانؓ نے جامِ شہادت نوش کیا ہمارا ایمان ہے کہ نبی پاک ﷺ کے تمام صحابہ عظمت ورفعت کے روشن ستارے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ”اصحابی کالنجوم“ میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں یعنی میرے صحابہ رشد وہدایت کے ستارے ہیں۔ صحابہ کرامؓ رحمت دوعالم کی صفات وکمالات کا عکس تھے:

صدیق عکس کمال محمدؐ است
فاروق ظل جاہ وجلال محمدؐ است
عثمان ضیاء شمع جمال محمدؐ است
حیدر بہار باغ خصال محمدؐ است

حضرت عثمان غنیؓ کی سیرت کے بے شمار پہلو ہیں نبی پاک ﷺ کے دربار سے کسی کو صدیق کا لقب ملا کسی کو فاروق کا اور کسی کو حیدر کرار کا لیکن سیدنا عثمان غنیؓ وہ خوش نصیب ہیں جنھیں دربار رسالت ﷺ سے ذوالنورین کا عظیم لقب ملا۔ سیدنا عثمان غنیؓ بے پناہ خوبیاں اور کمالات رکھنے والے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپؓ ایسے خوش نصیب تھے کہ زندگی میں ہی زبان رسالت سے شہادت اور جنت کی بشارت سنی۔ سخی ایسے کہ نبی پاک ﷺ کے معمولی اشارہ پر مسلمانوں کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیے۔ زہد وتقویٰ ایسا کہ قبرستان سے گزر ہوتا تو چہرہ مبارک اشکبار ہو جاتا، نیک ایسے کہ زندگی بھر کبھی تہجد کی نماز قضاء نہ کی۔ خوش بخت ایسے کہ نبی پاک ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں۔

حضرت عثمانؓ کی زندگی بھی قابل رشک تھی اور موت بھی قابل رشک

صحابہ کرام کی ایک محفل میں نبی پاک ﷺ اپنے پاؤں مبارک پھیلائے ہوئے تھے آپ ﷺ کی پنڈلیاں ڈھکی ہوئی نہ تھیں۔ مجلس میں تمام جلیل القدر صحابہ کرام موجود تھے کہ اتنے میں حضرت عثمانؓ تشریف لائے تو نبی پاک ﷺ نے نہ صرف اپنی ٹانگوں کو سمیٹ لیا بلکہ انہیں چادر مبارک سے ڈھانپ لیا۔ صحابہ کرام نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں عثمان سے حیا کیوں نہ کروں اس سے تو عرش کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کے ہاتھ پہ چودہ سو صحابہ کرام نے بیعت کی اور انہیں دنیا میں ہی رب کی رضامندی حاصل ہوئی جو بیعت ہوئی اس کو بیعت رضوان کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ اعزاز حضرت عثمان غنیؓ کو حاصل ہوا کہ بیعت رضوان آپ کے لیے کی گئی۔ نبی پاک ﷺ چودہ سو صحابہ کرام سمیت عمرہ کے لیے مکہ جاتے ہیں ایک مقام پر کفار اور مسلمانوں کے درمیان تصادم کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے نبی پاک ﷺ حضرت عثمانؓ کو سفیر اسلام بنا کر کفار مکہ کی طرف بھیجتے ہیں تاکہ انہیں یہ بتلایا جا سکے کہ مسلمان جنگ وقتال کے لیے نہیں بلکہ عمرہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں حضرت عثمانؓ کے جانے کے بعد نبی پاک ﷺ کو یہ افسوسناک خبر ملتی ہے کہ عثمانؓ کو کفار نے شہید کر دیا ہے۔ آپ ﷺ خون عثمان کا بدلہ لینے کے لیے تمام صحابہ کرام سے بیعت لیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے اکرام وتوقیر کے لیے آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر خود بیعت لیتے ہیں۔ گویا ”نبی کا ہاتھ عثمان کا ہاتھ عثمان کا ہاتھ نبی کا ہاتھ“

حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان غنی کے علاوہ کوئی ایسا سعادت مند نہیں جس کے عقد نکاح میں ایک ہی نبی کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ قبول اسلام کے بعد حضرت عثمانؓ کو جو شرف حاصل ہوا وہ آپ کی کتابِ منقبت کا سب سے درخشندہ باب ہے آپؓ داماد رسول ﷺ ہیں اور ایسے خوش نصیب انسان ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اس اعزاز کی بدولت حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کا لقب ملا۔ یعنی دو نوروں والا۔ پہلا نکاح نبی پاک ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہ سے ہوا جس دن بدر کی فتح کی خوشخبری مدینہ پہنچی اس وقت اہل مدینہ حضرت رقیہؓ کو دفن کر رہے تھے اور حضرت عثمانؓ محبوب خدا کی بیٹی کی قبر پہ مٹی ڈال رہے تھے حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان غنیؓ غمگین واداس رہتے تھے کہ نبی پاک ﷺ میرا رشتہ رقیہؓ کی وفات کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے جب آپ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا جب ان کا بھی انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا عثمان! اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دے دیتا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ چالیس روز تک کیے رکھا نہ پینے کے لیے پانی تھا نہ کھانے کے لیے کچھ، وہ عثمان جس نے مسلمانوں کے لیے بئیر رومہ کو خرید کے وقف کیا ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خود پانی کو ترس گیا، حضرت عثمانؓ کے گھر پہ پہرے دار حضرت علی کے صاحبزادے حضرت فاطمہ کے جگر کے ٹکڑے اور نبی پاک ﷺ کے نواسے حضرات حسنین کریمینؓ تھے، باغی دیوار پھلانگ کے اندر گھر داخل ہوئے حضرت عثمان قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے اس آیت کا ورد زبان تھا:

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

اتنے میں ظالموں نے تلوار چلائی تو آپ کی زوجہ محترمہ حضرت نائلہؓ آگے بڑھی ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کی وار کو، حضرت نائلہ کی ہاتھوں انگلیاں اس ظالم کے وار سے ہاتھوں سے جدا ہو گئیں۔ ظالموں نے سب سے پہلا وار قرآن پاک پہ کیا پھر حضرت عثمانؓ پہ حضرت عثمانؓ کے خون کا پہلا قطرہ جا کر قرآن پاک پہ گرا، قیامت کے دن حضرت عثمان کی شہادت کی گواہی خدا کا پیارا قرآن دے گا۔ 18 ذوالحجہ کو حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے شہید کیا۔ 3 یا 7 دن تک حضرت عثمان کی نعش بے گور وکفن پڑی رہی آخرام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ حضرت معاویہؓ کی بہن نے سکوت توڑا اور باغیوں کو پیغام پہنچایا کہ اگر تم حضرت عثمانؓ کو دفن نہیں کرنے دیتے تو پھر میں پردے سے باہر نکل کر حضرت عثمانؓ کی تجہیز وتکفین کے فرائض سرانجام دوں گی اس پہ باغی نرم پر گئے حضرت عثمانؓ کے جنازے کے ساتھ 70 آدمی تھے رات کے وقت جنازہ اٹھایا گیا حضرت نائلہ کٹی ہوئی انگلیوں کے ساتھ چراغ ہاتھ میں لیے جا رہی تھیں۔ باغیوں نے ایک اور ظلم کی انتہا کی کہ مکانوں کی چھتوں پہ چڑھ کر شہید مدینہ کی میت پہ پتھر برسائے۔ چشم تصور سے دیکھیں کہ ان دلوں پہ کیا بیتی ہوگی جو اس بے بسی کے عالم میں پاک نبی کے پاک داماد کا جنازہ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ واہ عثمان! تیری شان کے کیا کہنے کہ روز محشر آپ کی شہادت کی گواہی صرف قرآن ہی نہیں بلکہ مدینہ پاک کی گلیاں، خاک طیبہ ذرہ ذرہ اور مدینہ کے پتھر اور روڑے بھی دیں گے۔ آخر کار جانثار رسول ﷺ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا

اس پورے مضمون کا خلاصہ ایک نظم میں مجھے نظر آیا جسے قارئین کی نظر کیا جاتا ہے

شہرت ہے جہاں بھر میں عثمان کی سخاوت کی اُس شان خلافت کی اُس کانِ مروت کی جنت کو مدینے میں سرکار نے جب بیچا اُس وقت خریدی کی عثمان نے جنت کی جس طرح سے بیعت لی سرکار دوعالم نے تمثیل ملے گی نہ عثمان کی بیعت کی ذوالنور لقب پایا عثمان نے جو لوگو! رفعت ہو بیاں کیسے عثمان کی نسبت کی تجھ کو اے مشاہد سن غم چھو بھی نہیں سکتے محفل جو سجائی ہے عثمان کی مدحت کی

اللہ پاک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ جیسی دولت وزندگی عطا فرمائے (آمین یارب العالمین، بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین)

کشمیر......آزادی دور نہیں

فاطمہ خان

کشمیری مسلمانوں کی حمایت میں نکالے جانے والا وہ پہلا جلوس نہیں تھا۔ اس طرح کے اکثر جلوس اور ریلیاں آئے روز ہمارے ملک کی سڑکوں کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ مگر اس جلوس کی خاص بات اس میں چھوٹے بچوں کی شمولیت تھی جو مختلف بینرز اور پلے کارڈز ہاتھوں میں اٹھائے کشمیری مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے تھے۔ انہی بچوں میں سے ایک بچہ جو بمشکل پانچ یا چھے برس کا ہوگا نہایت پرجوش انداز میں نعرے لگاتا ہوا جا رہا تھا۔ اپنی معصومیت کے باعث وہ میری ساری توجہ کا مرکز بن گیا اور میں نہایت دلچسپی سے اُسے نعرے لگاتے ہوئے دیکھنے لگی۔ میں جو اپنے کسی کام سے جا رہی تھی۔ مگر اس جلوس کی وجہ سے رُک گئی تھی۔ بچے کے ہاتھ میں برہان الدین وانی کی تصویر والا پوسٹر تھا۔ جلوس کے اختتام پر میں نے بچے کو اپنے پاس بُلایا اور اُس سے پوچھا کہ وہ اس تصویر والے نوجوان کو جانتا ہے۔ بچے نے مجھے انتہائی فخریہ انداز میں بتایا کہ یہ برہان الدین وانی ہے اور وہ بڑا ہو کر اس کی طرح مجاہد بنے گا۔ میں نے اس لمحے بچے کی آنکھوں میں جو چمک دیکھی تھی اُس نے مجھے حیران کر دیا تھا اور بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ اب کشمیریوں کو آزادی ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

دنیا میں بہت سے ممالک ہیں جہاں آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں مگر جتنا ظلم کشمیر میں ہو رہا ہے اس کی مثال تاریخ میں شائد آپ کو مشکل سے ہی ملے۔ کشمیر کے موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور لکھا جا رہا ہے مگر نجانے وہ صبح کب طلوع ہوگی جب ہم مقبوضہ کشمیر میں بیٹھ کر امن ومحبت کے گیت لکھیں گے۔ جب بہتے جھرنوں کے کنارے ہم لہو داستانیں نہیں بلکہ وفا اور چاہت کے قصے دہرائیں گے۔ جب مورخ صرف مسکراہٹوں کی بات کرے گا۔

جب اس کے پاس کوئی ظلم و بربریت کی داستان نہیں ہوگی۔ جب وادی کا تمام سبزہ گنگناتا ہوا نظر آئے گا۔ جب کشمیری آنسوؤں کی زبان میں نہیں بلکہ مسکراہٹوں کے ساتھ اپنا مدعا بیان کریں گے۔ بلکہ وہ دن آئے گا میں نہیں جانتی مگر مجھے یقین ہے کہ بہت جلد وہ محبتوں بھرا دن ضرور آئے گا۔

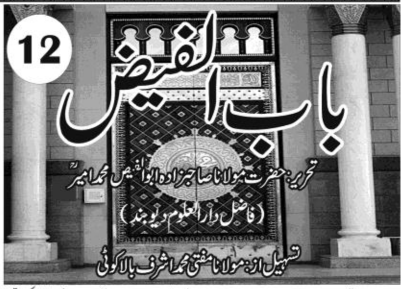
کشمیر جنت نظیر کو بھارتی غاصبوں کی قید میں جانے کتنے برس بیت گئے ہیں۔ شہادتوں کی گنتی تو کسی حساب میں ہی نہیں ہے۔ برہان الدین وانی کی شہادت نے آزادی کے بھڑکتے ہوئے الاؤ میں مزید شدت پیدا کر دی ہے۔ قیام پاکستان کے ساتھ ہی ریاست جموں وکشمیر میں ظلم وبربریت کے سیاہ دور کا آغاز ہو گیا تھا جو موجودہ دور میں اپنے عروج پر پہنچ گیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک کتنی ہی بھارتی حکومتیں آئیں مگر سب نے ہی کشمیریوں کے جذبہ آزادی اور حق خود ارادیت کو بزور شمشیر کچلنے کی کوشش کی ہے۔ کہنے کو اقوام متحدہ کی قراردادیں موجود ہیں مگر ان پر ایماندارانہ طریقے سے عمل کرنے کی توفیق کسی حکومت کو نہیں ہوئی اور ہوتی بھی کیسے کشمیر جیسی سونے کی چڑیا کو بھارت کبھی بھی اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دے سکتا۔ ایک طرف تو بھارتی حکومت کشمیر میں امن کا راگ الاپتی ہے اور دوسری طرف کشمیر میں تعینات افواج کی تعداد میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے۔ بھارتی حکومت ہزاروں کی تعداد میں فوجی دستے کشمیریوں کو کچلنے کے لئے بھیج چکی ہے۔ بھارتی افواج کشمیری مجاہدین کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کے بعد شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اتنے برسوں میں بزور شمشیر بھارت کشمیر جیسی ایک چھوٹی سی ریاست پر قبضہ نہیں کر سکا اور کشمیریوں کے دل میں موجود اپنے لئے نفرت کو کم نہیں کر سکا۔ اس کی صرف اور صرف ایک وجہ ہے اور وہ وجہ آزادی کی تڑپ ہے جو ہر کشمیری کے دل میں سلگ رہی ہے۔ پاکستان سے محبت کشمیریوں کی رگوں میں لہو بن کر دوڑ رہی ہے۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور ہم اپنے جسم کے اس حصے کو کسی قیمت پر خود سے الگ نہیں کر سکتے۔ یہی حال کشمیریوں کا ہے۔

حالیہ چند برسوں میں بھارتی حکومت نے کشمیر میں بربریت اور وحشیانہ تشدد کی انتہا کر دی ہے۔ خاص طور پر برہان الدین وانی کی شہادت کے بعد اس میں اور تیزی آ گئی ہے۔ برہان الدین وانی ایک نوجوان کشمیری تھا اور اس کے دل میں آزادی کی تڑپ نے اسے بندوق اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ یہ عمر تو خوشبوؤں جیسے خواب دیکھنے کی ہوتی ہے مگر وانی نے تو آزادی کے خوابوں کو پانے کے لئے مجاہد بننے کا فیصلہ کر لیا اور پھر ایک روز وہ بھارتی افواج کے ہاتھوں شہادت کا درجہ پا گیا۔ وہ دن اور آج کا دن برہان وانی ہر کشمیری کا ہیرو ہے بلکہ ہر اس شخص کا ہیرو ہے جو آزادی کے راستے پر چلنے کا خواہشمند ہے۔ ہماری حکومت بھی ہر فورم پر یہ مسئلہ اٹھاتی ہے مگر ان سب کے باوجود ہم بھارتی حکومت کو کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے اس وحشیانہ تشدد سے باز نہیں رکھ سکتے۔ جس میں وقت کیساتھ ساتھ شدت آتی جا رہی ہے۔ پاکستانی عوام اپنے کشمیری بھائیوں سے بہت محبت رکھتے ہیں اور آئے روز ہمارے ہاں ہونے والے پرامن مظاہرے اس بات کی علامت ہیں کہ ہم اپنے کشمیری بھائیوں کی آزادی کے معاملے میں پرجوش ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ کشمیریوں کو حق آزادی ملے اور وہ غلامی کے دور سے نجات حاصل کریں۔ کشمیر کی آزادی اب دور نہیں ہے آزادی کا سورج بس طلوع ہوا ہی چاہتا ہے:

یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت
جنت کسی کافر کو ملی ہے نہ ملے گی







تعریف مراقبہ

مراقبہ بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر حاصل ہوا پھر اس صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کے سوائے اس کے کوئی خطرہ پیش نہ آئے، یہاں تک کہ اس میں ڈوب جائے، یہاں تک کہ کوئی چیز درمیان میں نہ رہے اس کو استغراق بھی کہتے ہیں۔

مراقبہ پر سرور دوعالم ﷺ کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے:

"ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك" تو عبادت خدا کی اس طرح کرے گویا کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

سرور دوعالم ﷺ نے دو چیزوں کی ترغیب دی، ذکر اور فکر کی۔ ذکر سے مراد "مایتلفظ به" جو زبان سے کہا جائے اور فکر سے مراد مراقبہ ہے۔ صوفیائے کرام نقشبندیہ فرماتے ہیں کہ مراد کے ساتھ ساتھ اگر حبس نفس (سانس بند کرکے یعنی سانس کو روک کر ذکر کرنا) کی بھی مشق کی جائے تو عجیب خاصیت کو دیکھے "حبس دم" دم رکنے کو کہتے ہیں۔ باطن کے گرم کردینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں بتدریج تھوڑا تھوڑا حبس دم کی مشق کرے تاکہ اس پر گراں نہ ہو جائے اور خشکی کی بیماری پیدا نہ ہو جائے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے۔ جس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے۔ نقشبندیہ کے حبس دم اور جوگیہ کے حبس دم میں بڑا فرق ہے اور مبادی سلوک میں اگر اسم ذات بارہ ہزار بار اور نفی واثبات ہر ایک ایک ہزار بار مواظبت کرے تو آثار عجیب وغریب دیکھے۔ حبس دم کے علاوہ ایک طریقہ شمار طاق کا ہے اس کی بھی عجیب خاصیت ہے اور وہ یہ ہے۔

کلمہ توحید کو حبس دم کرکے ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں، پھر سات بار ایک دم میں، اس طرح یہ اکیس بار تک پہنچے۔ یعنی اکیس بار ایک دم میں پڑھے۔ بہر حال عدد جفت ہونے نہ پائے بلکہ طاق بار ہی پڑھنا آئے۔

مراقبہ حضور حق تعالیٰ

اپنی زبان سے کہے "الله حاضری" اللہ میرے ساتھ حاضر ہے۔ "الله ناظری" اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ "الله معی" اللہ میرے ساتھ ہے یا اس کا دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے۔ یہ خیال کرے کہ خدا میرے ساتھ حاضر ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے ساتھ ہے۔ دل سے تمام خیالات کو نکال کر صرف اس کا تصور جمائے رکھے ایسا تصور ہو کہ اس میں ڈوب جائے۔

مراقبہ فنا

اس آیت کے معنی کا تصور کرے "كل من عليها فان، ويبقىٰ وجه ربك ذوالجلال والاكرام" ہر چیز سمیت میرے فانی ہے صرف خدا کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ خدا کا دھیان کرکے اپنے آپ کو اس کے سامنے فنا اور فانی تصور کرکے ڈوب جائے۔

کشف القبور نقشبندیہ

جب قبرستان میں داخل ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کرے دونوں رکعت میں سورۃ "انا فتحنا" پڑھے۔ پھر میت کے سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پیٹھ دے کر سورۃ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر میت سے قریب ہو جائے پھر کہے یارب، یارب اکیس بار پھر "یاروح الروح" کی دل میں ضرب لگائے۔ یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اس کا جس کا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر۔ (شفاء العلیل بیان مشائخ چشتیہ ص ۷۴)

مراقبہ تجرد

تمام جہان کو تمام اشیاء موجودہ سے خالی تصور کرے یہاں تک کہ اپنے آپ کو بھی فانی اور نابود تصور کرے اور تمام جہان میں صرف خدا کے نور کا تصور جمائے رکھے اس مراقبہ سے تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے۔

مراقبہ نفس

ایک اندھیرے مکان میں بیٹھ کر اپنے نفس کو کرگس کی صورت بنا کر تصور جمائے اور اپنے دل سے "اللہ ھو" پڑھتا رہے پھر اس کرگس کو اڑا کر سرکار دوعالم ﷺ کے روضہ تک پہنچائے اور مزار اقدس نبویہ کا تصور لائے اور وہاں اس کرگس کو قبر شریف پر فناء کردے اور نیست ونابود کردے وہاں پر پھر نفس کی صورت کبوتر کی بنائے اور اس کو قبر شریف کے اندر داخل کرے اور نور محمدی میں ڈوب جائے اور یہ خیال کرے کہ میں نے اپنا پلید نفس دربار رسالت میں حاضر کرکے پاک کرلیا اور حضور ﷺ کے وسیلے کو لا کر خدا سے معافی مانگنے جا رہا ہوں وہاں سے اس کبوتر کو اڑا کر عرش عظیم کے نیچے لے جائے وہاں اس کبوتر سے سجدہ کروائے دل سے خیالی تصور میں "استغفر اللہ" پڑھتا رہے وہاں سے پھر اس کبوتر کو سیدھا لاکر دماغ کے اوپر سے اپنے وجود کے اندر داخل کرے بار بار ایسا تصور کرتا جائے۔ اس سے نورانیت حاصل ہوتی ہے۔

چھ لطائف کے انوار کی رنگت

لطیفہ قلب کا نور زرد ہے۔ لطیفہ روح کا نور سرخ ہے۔ لطیفہ سری کا نور سفید ہے۔ لطیفہ خفی کا نور سیاہ ہے۔ لطیفہ اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے درمیان ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے۔ مشائخ مجددیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفہ میں لطائف مذکورہ سے القاء کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس کرتا ہے۔ لطیفے کے ذکر کو قوی ہونے کے بعد نفی اثبات کے ذکر کو تعلیم کرتے ہیں۔ پانچ لطائف کے انوار بیان ہوئے ہیں۔ نفس کا نور نیلا ہے۔

حضرت مرشدنا خواجہ محمد حسینؒ ولد حضرت خواجہ محمد عزیزؒ المعروف فقیر صاحب ترنوائی شریف جو کہ میرے جد امجد ہیں حضرت خواجہ محمد حسینؒ والد بزرگوار ہیں۔ ان سے میں نے یوں سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ عقل بھی ایک لطیفہ ہے کیونکہ وہ ایک جوہر ہے۔ بس اس لحاظ سے لطائف سات ہوئے۔ عقل نے ہی خدا تعالیٰ کو پہچانا۔ عقل ہی کی وجہ سے نیک وبد کی تمیز ہوئی۔ پس اس لطیفے کا نور گلابی ہے۔

حضرت پیر ومرشد کے ہاتھوں کو بوسہ دینا

قال العينى فى شرح الهداية فى الكافى رخص بعض المتأخرين تقبيل يد العالم والمتورع

ترجمہ: عینی نے ہدایہ کی شرح کافی میں کہا ہے کہ بعض متاخرین نے علماء اور پرہیزگار کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز کہا ہے۔

حضرت فاضل اجل علامۃ الدہر صوفی کامل الحاج فقیر اللہ جلال آبادی نے اپنی کتاب قطب الارشاد عربی کے ص ۱۳۲ پر کہا ہے:

"وكذالك تقبيل يد الوالدين والاستاذ وكل من يستعن التعظيم والاكرام"

اسی طرح ماں باپ، استاذ اور بزرگ واجب التعظیم شخص کے ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔

ترمذی نے استیذان میں اور نسائی نے سیر کی بحث میں اور ابن ماجہ نے باب الآداب میں حضرت صفوان بن عسال سے روایت کی ہے:

یہود نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا ہے اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے اور ابوداؤد میں حضرت ذراع بن عاص کی روایت ہے:

ہم اپنے کجاوؤں سے جلدی کر رہے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔

اسی طرح بخاری نے اپنی کتاب ادب المفرد فی الادب میں روایت کی ہے اور حاکم نے مستدرک میں حضرت بریدہؓ سے روایت کی ہے:

ان رجلا اتى النبى ﷺ فقبل راسه ورجليه وقال صحيح الاسناد.

ایک مرد حضور ﷺ کے پاس آیا اور ان کے سر مبارک اور پاؤں پر بوسہ دیا اور کہا کہ یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے صحیح ہے۔ (قطب الارشاد ص ۱۳۲)

اور رواقعات میں ہے:

تقبيل يد العالم او السلطان العادل جائز.

عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ (قطب الارشاد ص ۱۳۲)

حضرت فقیہ ابواللیثؒ نے کہا ہے کہ بوسہ پانچ قسم پر ہے:

(۱) بوسہ تحیت: جو کہ صالحین کے ہاتھوں پر دیا جاتا ہے۔

(۲) بوسہ شفقت: جو کہ اولاد اپنے ماں باپ کو دیتی ہے۔

(۳) بوسہ مودت: جو کہ بھائی بھائی کو دیتا ہے، یا بھائی بہن کے سر پر دیتا ہے۔

(۴) بوسہ رحمت: جو کہ ماں باپ اپنی اولاد کے رخساروں پر دیتے ہیں۔

(۵) بوسہ شہوت: جو کہ مرد اپنی بیوی کو دیتا ہے۔ یہ بوسہ بجز اپنی بیوی کے حرام ہے۔ باقی تمام اقسام بوسہ کے جائز ہیں۔

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

نعت رسول مقبول ﷺ
حاجی جان محمد قدسیؒ متوفی ۱۰۵۶ھ

مرحبا سیّد مکی مدنی عربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیں بُو العجبی
شبِ معراج عُروج تو زا فلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی
نسبتِ خود بہ سگت کر دم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی
ماتشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحدمے گذرد تشنہ لبی
چشمِ رحمت بکشا سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی
سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسی پئے درماں طلبی



حضرت ہاشم بن عتبہ زہری رضی اللہ عنہ

عتبہ بن ابی وقاص وہی شخص تھا جس نے غزوۂ احد (شوال ۳ھ) میں رحمت عالم ﷺ کو پتھر مار کر شدید زخمی کردیا تھا اور جس کی بابت اس کے چھوٹے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ عتبہ کی اس حرکت کی وجہ سے میں اس کا جس قدر جانی دشمن ہوگیا تھا کسی کا نہ ہوا تھا...... اللہ کی شان دیکھیے کہ اسی عتبہ کے فرزند کو فتح مکہ (رمضان المبارک ۸ھ) کے موقع پر قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی اور اس نے صفحۂ تاریخ پر اپنی شجاعت اور سرفروشی کے ایسے نقوش ثبت کیے کہ ان کو دیکھ کر عروقِ مردہ میں زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے......

اواخر عہد رسالت میں اسلام کے قوی دست وبازو بننے والے یہ نوجوان حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان بنی زُہرہ سے تھا۔ وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فاتح عراق عرب کے حقیقی بھتیجے تھے۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوّی۔

ان کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں کلاب پر رسول اللہ ﷺ کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ ان کے دادا ابی وقاص مالک حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنتِ عبد مناف کے چچازاد بھائی تھے۔ اس نسب سے عتبہ بن ابی وقاص حضور ﷺ کا ماموں زاد بھائی اور ہاشم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بھتیجے تھے۔

حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ فطری طور پر بڑے جی دار اور نڈر تھے اور بنوزُہرہ کے نامور اور بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ چونکہ وہ اواخر عہد رسالت میں سعادت اندوزِ اسلام ہوئے تھے اس لیے حضور ﷺ کے سامنے کوئی خاص کارنامہ انجام دینے کا موقع نہیں ملا۔ راہ حق میں ان کے سرفروشانہ کارناموں کا آغاز اس وقت ہوا جب خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک دستۂ فوج کا سپہ سالار بنا کر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے شام روانہ کیا۔ یہ ۱۳ ہجری کا واقعہ ہے۔ خلیفۃ الرسول ﷺ کے حکم پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام کی مہم پر تشریف لے گئے تو وہاں انہوں نے "ہرقل" کی زبردست جنگی تیاریوں کا حال دربار خلافت کو لکھ بھیجا اور ساتھ ہی مدد کی درخواست کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جن اصحاب کو کمک دے کر شام بھیجا، ان میں ایک ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بلاوے پر وہ بارگار خلافت میں حاضر ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"ہاشم! یہ تمہاری خوش نصیبی ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جن کی (مشرکوں سے جہاد کرنے کے لیے) مسلمانوں کو ضرورت ہے اور جن کی شجاعت، تدبیر وفراست، اعلیٰ اخلاق اور خیرخواہی پر مسلمانوں کا دلی اعتماد ہے۔ مجاہدین شام نے مجھ سے مدد مانگی ہے اس لیے تم کمک لے کر روانہ ہو جاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ یا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس۔"

حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا پسند کیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کرکے ایک ولولہ انگیز خطبہ دیا۔ ان کی تقریر سن کر لوگ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی قیام گاہ پر جمع ہونا شروع ہوئے۔ جب ایک ہزار مجاہدین جمع ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان مجاہدین کو ساتھ لے کر فوراً شام روانہ ہو جائیں۔ اس موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"برادر زادے! اس بات کا خیال رکھنا کہ تیری تلوار کی ہر ضرب اور تیرے نیزے کا ہر وار اللہ جلّ شانہ کی رضامندی کے لیے ہو۔ یاد رکھ تو دنیا سے جانے والا ہے اور جلد اللہ کے حضور پیش ہونے والا ہے۔ تیرے عمل کے سوا کچھ ساتھ نہ جائے گا۔ اس لیے تیرا ہر عمل نیک ہونا چاہیے۔"

حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"چچا جان! آپ فکر نہ کیجیے اگر میں راہ راست پر نہ چلا تو خود میری بربادی ہے۔ میرا چلنا اور ٹھہرنا، بیٹھنا اور اٹھنا، میری تیغ زنی اور نیزہ بازی اگر ریاکاری کے خیال سے ہوئی تو میری ہلاکت یقینی ہے۔"

اس کے بعد حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے کمک لی اور شام پہنچ کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہوگئے۔

حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی آمد سے مسلمانوں کے لشکر کو بڑی تقویت ملی کیونکہ وہ ایک آزمودہ کار مرد میدان تھے۔ رومیوں کے خلاف متعدد معرکوں میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سیف اللہ کے دوش بدوش اس بے جگری سے لڑے کہ ہر طرف ان کی شجاعت وشہامت کی دھاک بیٹھ گئی۔ مؤرخین نے "فحل" اور "یرموک" کے مشہور معرکوں میں ان کی جانبازی اور پامردی کا ذکر خصوصیت سے کیا ہے۔

"جنگ فحل" (ذیقعدہ ۱۴ھ) میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو میسرہ کا افسر بنایا۔ ایک موقع پر رومیوں نے مسلمانوں کے میسرہ پر اس زور کا حملہ کیا کہ حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے قدم اکھڑ جانے کا اندیشہ پیدا ہوگیا۔ اس وقت رومیوں کا قلب لشکر بالکل محفوظ تھا اور ڈر تھا کہ اگر اس نے بھی اسلامی لشکر پر زور ڈال دیا تو صورتحال سخت مخدوش ہو جائے گی۔ اس نازک گھڑی میں حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے اپنے علم کو جنبش دی اور للکار کر کہا:

"خدا کی قسم! جب تک میں اس کو رومیوں کے قلب میں پہنچ کر نہ گاڑھ دوں گا، واپس نہ آؤں گا، تم میں سے جس کی ہمت ہے میرا ساتھ دے ورنہ علیحدہ ہو جائے۔"

یہ کہہ کر گھوڑے سے کود پڑے اور ہاتھ میں سپر لے کر دشمن کی صفوں میں مردانہ وار گھس گئے، ان کی تقریر نے مسلمانوں کو شعلۂ جوالہ بنا دیا تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رومیوں کے قلب کی طرف بڑھے۔ رومیوں نے ان پر تیروں کا مینہ برسا دیا۔ مسلمان ان کی زد سے بچنے کے لیے جھک جاتے تھے اور سپر سے آڑ کر لیتے تھے۔ اس وقت حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کی زبان پر یہ الفاظ تھے:

"مسلمانو! میری جان تم پر قربان ہو، کیا دیکھتے ہو، دونوں جہانوں کی نعمت تمہارے سامنے ہے۔"

غرض اس طرح لڑتے بھڑتے وہ رومی قلب کے اس قدر قریب پہنچ گئے کہ نوبت تیروں سے گزر کر تیغ وشمشیر تک پہنچی۔ ایک رومی نے تاک کر حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ پر بھرپور وار کیا، وہ پھرتی سے ایک طرف ہٹ گئے اور پھر اپنی تلوار کی ایک ہی ضرب میں اس کو ڈھیر کردیا۔ اسی اثناء میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے دستوں کے ساتھ ان کی مدد کو پہنچ گئے اور سب مل کر بلائے ناگہانی کی طرح رومیوں پر ٹوٹ پڑے۔ ایک گھنٹہ کی خونریز جنگ کے بعد رومیوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ نہایت بدحواسی کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس طرح حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے مجاہدین کی جانبازی کی بدولت مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

"جنگ یرموک" (رجب ۱۵ھ) کا شمار شام کی فیصلہ کن لڑائیوں میں ہوتا ہے۔ اس جنگ میں حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ پیدل فوج کے افسر تھے۔ یہ ہولناک لڑائی کئی دن تک جاری رہی۔ اس دوران میں رومیوں سے کئی معرکے ہوئے۔ ان سب میں حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ سربکف ہو کر لڑے اور سرفروشی کا حق ادا کردیا۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے (الاستعاب) میں بیان کیا ہے کہ: "جنگ یرموک" میں حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی۔"...... لیکن جب ہم "یرموک" کے بعد پیش آنے والی لڑائیوں میں حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ اسی جوش اور جذبے کے ساتھ دشمن سے نبرد آزما ہوتے ہیں، تو یہی نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آنکھ کی شہادت نے ان کے جوش ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈالا اور زخم مندمل ہوتے ہی وہ ولولۂ تازہ کے ساتھ پھر میدان جہاد میں پہنچ گئے۔

عہد صدیقی وفاروقی رضی اللہ عنہم میں شام اور ایران سے مسلمانوں کی جو معرکہ آرائیاں ہوئیں ان کے سال وقوع کے بارے میں مؤرخین میں خاصہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے "جنگ یرموک" کا سال وقوع ۱۳ھ اور بعض نے ۱۵ھ لکھا ہے۔ اسی طرح بعض نے عراق عرب کی فیصلہ کن لڑائی "جنگ قادسیہ" کا سال وقوع ۱۴ھ اور بعض نے ۱۶ بیان کیا ہے، تاہم جمہور مؤرخین کے نزدیک "جنگ قادسیہ"، "جنگ یرموک" کے بعد پیش آئی۔ حضرت ہاشم ان دونوں جنگوں میں شریک ہوئے اور دونوں میں اپنی شجاعت وبسالت کا سکہ بٹھا دیا۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے "الاستعاب" میں انہیں "جنگ قادسیہ" کا بطل خاص ٹھرایا ہے۔ "جنگ قادسیہ" اس لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں مسلمانوں کی فتح نے عراقِ عرب سے کسریٰ سطوت واقتدار کا جنازہ نکال دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق عرب کی مہم کا قائد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ جب وہ عراق عرب میں داخل ہوئے تو یزدجرد شاہ ایران نے ایک نامور ایرانی سردار رستم بن فرخ زاد کو ایک جرار لشکر اور بڑے سازوسامان کے ساتھ مسلمانوں سے مقابلہ کے لیے روانہ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں کی ہولناک جنگی تیاریوں کی اطلاع حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دی تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے فی الفور شام سے کمک بھیجو۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان ملتے ہی حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار سوار دے کر عراق عرب کی طرف روانہ کیا۔ حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ نے حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی رضی اللہ عنہ کو مقدمۃ الجیش کا افسر بنایا اور ایک ہزار سوار ان کی ماتحتی میں دے کر آگے روانہ کیا۔ ان کے پیچھے وہ خود بھی بسرعت تمام عراق عرب کے میدان جہاد کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی یہ امدادی فوج راستہ ہی میں تھی کہ "قادسیہ" کے مقام پر ایرانیوں اور مسلمانوں کے درمیان خونریز جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کی فوج کا ہراول عین اس وقت میدان جہاد میں پہنچا جب ایرانی مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے پر تول رہے تھے، اس کمکی فوج کی آمد مسلمانوں کے لیے تائید غیبی سے کم نہ تھی۔ (جاری ہے)

☆......☆......☆



(۷) آب زمزم کا ظہور سید الملائکہ کے ذریعے ہونا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اگر چاہتے تو آب زمزم کو حکم فرماتے اور وہ خود بخود پھوٹ پڑتا...... لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا...... بلکہ آب زمزم کے شرف کو اونچا کرنے کے لیے اور ساری دنیا کے سامنے اس پانی اور جن کے لیے یہ نکالا گیا، یعنی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام، دونوں کی قدر ومنزلت اور عزت ووقار کو ظاہر کرنے کے لیے یہ کام سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سپرد فرمایا۔ انہوں نے اپنا پر مبارک زمین پر مارا جس سے آب زمزم جاری ہوگیا...... اور یوں اس پانی کی گود میں کئی سعادتیں جمع ہوگئیں، مثلاً یہ خود بابرکت...... اور پھر جس مقام پر اس کا ظہور ہوا وہ مقام دنیا کا افضل ترین مقام، جس کے لئے ظہور ہوا وہ ذبیح اللہ، اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی، اور جن کے ذریعے ظہور ہوا وہ فرشتوں کے سردار سبحان اللہ! (بہجۃ النفوس، لابن ابی جمرۃ: ۳/۱۸۹)

(۸) آب زمزم زمین کے سب سے مقدس مقام پر جاری ہوا۔

آب زمزم بیت اللہ شریف، رکن یمانی، مقام ابراہیم، صفا، مروہ، مشاعر عظام جیسے دنیا کے بابرکت ترین مقامات کے درمیان جاری ہوا...... ایسے بابرکت اور عظیم پڑوسیوں کا پڑوسی ایسا ہی ہونا چاہیے تھا جیسا آب زمزم ہے۔ آب زمزم کے اس محل وقوع سے بھی اس کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پانی کے لیے ایسا محل وقوع بنایا جو اس کی برکات اور فضائل کے عین مطابق ہے۔ گویا آب زمزم اللہ تعالیٰ کے معظم اور مکرم گھر میں حج اور عمرہ کے لیے آنے والے اللہ کے مہمانوں اور بیت اللہ کے پڑوسیوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی سبیل ہے۔ اسی سے اس پانی کی قدر ومنزلت کا اندازہ کرلیجیے!

(۹) آب زمزم جس سے سید الانبیاء ﷺ کے قلب اطہر کو غسل دیا گیا۔

آب زمزم کے فضائل وخصائص میں سے ایک اعلیٰ ترین فضیلت اور اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء، فخر موجودات، باعث کائنات حضرت محمد ﷺ کے قلب مبارک ومطہر کو غسل دینے کے لیے دنیا جہان کے پانیوں میں سے صرف آب زمزم کا انتخاب فرمایا۔ اگر دنیا میں آب زمزم سے افضل کوئی اور پانی ہوتا تو قلب اطہر کو بجا طور پر اس سے غسل دیا جاتا اور یہ غسل ایک بار نہیں چار بار دیا گیا۔ جب بھی "شق صدر" ہوا، دل کو غسل آب زمزم سے دیا گیا۔ ان چار واقعات کی اجمالی فہرست یہ ہے:

(۱) پہلا شق صدر: چار سال کی عمر میں، جب آپ ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے۔

(۲) دوسرا شق صدر: دس سال کی عمر میں۔

(۳) تیسرا شق صدر: نبوت ملنے کے وقت، جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس وحی لے کر آئے۔

(۴) چوتھا شق صدر: شب معراج کو۔ (فتح الباری: ۱/۴۶۰، ۱۳/۴۸۱: سبل الہدیٰ والرشاد: ۲/۵۹ بیروت)

اس بارے میں دو احادیث ملاحظہ فرمائیں!

(۱) حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے، جبکہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑ کر زمین پر لٹایا پھر سینہ مبارک چاک کرکے دل مبارک نکالا۔ پھر اس سے جمے ہوئے خون کا ایک ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہ آپ کے جسم میں شیطان کا حصہ تھا (جسے نکال دیا گیا اور اب آپ شیطان سے مامون ومحفوظ ہوگئے) پھر دل مبارک کو سونے کی ایک پرات میں "آب زمزم" سے غسل دے کر اسے برابر اور درست کیا اور اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ بچے دوڑے دوڑے آپ ﷺ کی رضاعی والدہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کردیا گیا ہے...... چنانچہ وہ لوگ دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے (اس وقت خون کی وجہ سے) آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔"

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کا اثر دیکھا کرتا تھا۔" (مفہوم حدیث/صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ، ۱/۱۴۷)

(۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

"حضرت ابوذرؓ بیان فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں مکہ میں موجود تھا کہ میرے کمرے کی چھت کھلی، حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرا سینہ کھولا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کی ایک پرات لائے جو حکمت اور ایمان سے بھری ہوئی تھی، اسے میرے سینے میں انڈیل کر آپس میں ملا کر برابر کردیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے......" (الخ)

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ، باب کیف فرضت الصلوات فی الاسراء ج۱/۴۵۸، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، ۱/۱۴۸)

(۱۰) آب زمزم جس کو رسول اکرم ﷺ نے اپنے لعاب سے بابرکت فرمایا۔

آب زمزم کے سب فضائل ایک طرف...... اور ایک فضیلت ایک طرف...... کہ اس پانی میں آقائے دوجہاں، محبوب کل جہاں ﷺ کا لعاب مبارک شامل ہے...... ایک بات بتائیے!...... اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ہم میں سے کسی کو حضور اکرم ﷺ کے متبرکات میں سے کوئی چیز عطاء فرمادیں تو ہماری خوش نصیبی اور فرحت وشادمانی کا کیا عالم ہوگا؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات تو آپ نے پڑھے اور سنے ہی ہوں گے کہ کس طرح وہ آنحضرت ﷺ کے لعاب مبارک، پسینہ مبارک، بال مبارک اور وضوء کے پانی تک کا احترام فرماتے تھے اور عقیدت ومحبت سے لعاب مبارک اور پانی کو چہروں پر ملتے...... قربان جایئے! رحمت عالم ﷺ کی اپنی امت سے شفقت ومحبت پر! کہ آپ ﷺ نے قیامت تک آنے والے اپنے ایک ایک امتی اور امتیہ کو اپنی برکات سے مستفیض فرمانے کے لئے اپنا لعاب مبارک آب زمزم میں شامل فرمادیا...... یوں جہاں ایک طرف آب زمزم کی برکات آسمان کو چھونے لگیں وہیں عشاق کے بے قرار دلوں کے قرار کا سامان ہوگیا......

روایت ملاحظہ فرمایئے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ زمزم کے پاس تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے لئے (پانی کا) ایک ڈول نکالا، آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور اس میں کلی فرمائی۔ پھر ہم نے وہ ڈول والا پانی کنویں میں انڈیل دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر اس فضیلت میں غالب آجائیں گے تو میں خود اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچ کر پانی نکالتا۔" (مسند احمد/۱/۳۷۲)

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے ڈول میں کلی فرمانے کے بعد خود حکم فرمایا کہ اسے کنویں میں ڈال دیا جائے۔ (اخبار مکہ للازرقانی/۲/۵۴)

سبحان اللہ! کیا کہنے آب زمزم کے...... مقصود کائنات ﷺ کا لعاب مبارک مل جانے سے اس کی برکت، اس کی لذت، اس کی مٹھاس، اس کی چاشنی، اس میں موجود تاثیر شفاء، اس کا نور، اور اس کی پاکی کو چار چاند لگ گئے...... سو اس نعمت کی قدر پہچانیے! اے عشاق رسول ﷺ!

☆ ویسے تو ایک مسلمان کے لیے اتنی ہی بات کافی ہے کہ اسے رسول اکرم ﷺ کا لعاب مبارک اور اس کی برکت نصیب ہو جائے، آنحضرت ﷺ کے لعاب مبارک کے فضائل وخصائل سامنے ہوں یا نہ ہوں...... لیکن پھر بھی ایمان کی تازگی اور چاہت کی بلندی کیلئے چند روایات ملاحظہ فرمائیں جن سے کچھ اندازہ ہو جائے گا کہ یہ نعمت کتنی قیمتی گوہر ہے...... اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو اس گوہر کے صحیح قدر دان تھے وہ اس کے حصول کی کتنی چاہت اور لگن رکھتے تھے۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بہت سارے خصائص اور معجزات کا منبع بنایا تھا۔ ان خصائص میں سے چند اہم ترین خصوصیات یہ ہیں:

(۱) سخت پیاسے کے لیے سیرابی کا باعث ہونا۔

(۲) ایک صحت مند اور طاقت ور غذاء ہونا۔

(۳) قوۃ

(۴) برکت

(۵) نماء

(۶) شفاء...... بالخصوص شفاء والی خاصیت تو ایسی ہے کہ جس کا ظہور بکثرت ہوا اور ایسا ہوا کہ لوگ دنگ رہ گئے۔ صرف ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: غزوہ خیبر کے موقع پر ایک رات رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کل کے دن میں لشکر کا جھنڈا ایک ایسے شخص کو عطاء فرماؤں گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائیں گے۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ وہ شخص ایسا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے...... سب کی یہ خواہش اور تمنا تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے...... آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا:

"علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟"

لوگوں نے عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کی آنکھیں دکھنی آئی ہوئیں ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان کے پاس پیغام بھیجو اور انہیں میرے پاس لے آؤ!"

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور ان کے لیے دعاء فرمائی۔ اس کی برکت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ایسے تندرست ہوگئیں جیسے انہیں کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جھنڈا انہیں عطاء فرمایا...... (صحیح البخاری/کتاب فضائل صحابہ/باب مناقب علی رضی اللہ عنہ/۷/۷۰)

(جاری ہے)

بقیہ: قلم تلوار

بوڑھوں، اور عورتوں پر ظلم ڈھانے میں تو بہت شیر ہو، لیکن دوسری طرف تم اتنے بے غیرت، بے حیاء اور بزدل ہو... خود تمہارے بقول جیش محمد ﷺ کے صرف چار "شدت پسندوں" نے تمہارے آرمی بیس میں گھس کر تمہارے 17 فوجی مردار اور درجنوں زخمی کر ڈالے... آخر یہ سب کیا ہے؟ جب یہ چار شدت پسند بھارتی آرمی بیس میں گھسے تو تمہارے فوجی کہاں مر گئے تھے؟ انہوں نے اندر گھستے ہی انہیں مار کیوں نہ ڈالا؟ تمہاری فوج نے انہیں آرمی بیس میں گھسنے سے روکا کیوں نہیں؟

تمہارے فوجی پاکستانی پرچم لہرانے پر تو کشمیریوں کو گولیاں مارتے ہیں، 11 سال کے معصوم بچے ناصر شفیع کو تو پیلٹ گن کا نشانہ بنا کر شہید کر دیتے ہیں، آزادی، آزادی، آزادی کا نعرہ لگانے والے کشمیریوں پر تو ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیتے ہیں... لیکن لیفٹیننٹ جنرل رنبیر سنگھ کے بقول اگر جیش محمد ﷺ کے چار شدت پسند تمہارے فوجیوں کے درمیان زبردستی گھس ہی آئے تھے تو تمہارے فوجیوں کے ہاتھ، پاؤں، کیوں پھول گئے؟

تمہارے فوجی سورما اگر چار لوگ نہیں سنبھال سکتے تو اس میں "پاکستان" کا کیا قصور؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مقبوضہ کشمیر میں تمہارے ظالم فوجیوں کی حفاظت پاکستان کرے؟ یعنی کشمیر کے مظلوم مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ بھارت توڑے، آئے روز کشمیری مسلمانوں کا قتل عام بھارت کرے، بھارت کے اندر بسنے والی اقلیتوں کے حقوق کو غصب بھارت کرے... اور جب ردعمل میں کوئی فوجیوں کو نشانہ بنائے تو بھارت کے ان ظالم فوجیوں کی حفاظت پاکستان کرے؟

یہ کیسے ممکن ہے؟

نریندر مودی جتنا چاہے زور لگالے، اجیت دیول اور راجناتھ سنگھ جتنی چاہے دھمکیاں دے لے... لیفٹیننٹ جنرل رنبیر سنگھ جتنا چاہے جھوٹ بول لے... منوہر پاریکر اور دلبیر سنگھ سہاگ چاہے الٹے ہی کیوں نہ لٹک جائیں... وہ کشمیر میں آزادی کے سورج کو طلوع ہونے سے نہیں روک سکیں گے، جلد یا بدیر کشمیر آزاد ہو کر رہے گا..... کشمیری قوم کو آزادی کی خوشیاں ایک نہ ایک دن ضرور نصیب ہوں گی...

کیوں اس لئے کہ جو قوم اللہ کے نام پر اپنی آزادی کیلئے مرنا جانتی ہو، اپنے حقوق کیلئے جانیں قربان کرنا جانتی ہو... وہی قوم زندہ رہنے کا حق رکھتی ہے... جب کشمیری قوم کو بھارتی دہشت گرد دیوار سے لگانے کی کوشش کریں گے تو پھر کشمیری ردعمل میں اوڑی سیکٹر جیسے تحفے تو پیش کریں گے ہی،

کشمیر میں گزشتہ تین دھائیوں سے تحریک جہاد جاری ہے... یہ کیا بکواس ہے کہ بھارتی فوج تو کشمیر کے بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور مردوں کو مارتی چلی جائے... لیکن جب کشمیری جواب لوٹائیں... تو بھارتی درندے سر پر بازو رکھ کر بانں بانں شروع کردیں،

یعنی بھارتی فوج کو تو کشمیریوں کے قتل عام کا حق حاصل ہے اور کشمیریوں کو اس کا جواب لوٹانے کا کوئی حق نہیں... بھارتی فوج کو کشمیری بچوں اور عورتوں کو نابینا کرنے کا حق حاصل ہے... لیکن کشمیر کے مسلمانوں کو بھارتی ظلم کا جواب دینے کا کوئی حق نہیں؟ نہیں، نہیں، نہیں، ظلم کے یہ ضابطے، ستم کے یہ اصول ماننا بھی بے غیرتی کے مترادف ہے،

75 دنوں سے کشمیر میں بھارتی ظلم وستم، تشدد وبربریت کے گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں... ان 75 دنوں میں سواسو سے زائد کشمیری بھارتی گولیوں کا نشانہ بن کر قبرستانوں کا رزق بن گئے، ان مظلوموں کیلئے دنیا نے کیا کیا؟

سرینگر کے قریب بھارتی بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر ہونے والا جہادی حملہ... اس بات کا ثبوت ہے کہ کشمیری نوجوان اسلحے کی قوت سے بھی بخوبی واقف ہیں... بھارت نوشتہ دیوار پڑھ لے... ورنہ اب دمادم مست قلندر ہو کر رہے گا

☆......☆......☆

بھارت کی بلااشتعال گولہ باری راولاکوٹ میں 3 مکان اور سکول تباہ

نیزہ پیر سیکٹر پر گولے مندھار کی شہری آبادی پر آگرے-پاک فوج کے بھرپور جواب پر بھارتی توپیں خاموش ہوگئیں

راولاکوٹ (نیٹ نیوز) بھارت کی لائن آف کنٹرول پر بلااشتعال فائرنگ اور گولہ باری سے راولاکوٹ میں 3 مکان اور سکول تباہ ہوگئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق آزاد کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے نیزہ پیر سیکٹر پر بھارتی فوج نے بلااشتعال فائرنگ اور گولہ باری کی۔ بھارتی فوج کی جانب سے داغے گئے گولے شہری آبادی پر بھی گرے جس کے نتیجے میں 3 مکان تباہ ہوگئے تاہم خوش قسمتی سے کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ دوسری جانب پاک فوج نے بھی بھارتی اشتعال انگیزی کا منہ توڑ جواب دیا۔ جبکہ بھارتی فورسز کی بلااشتعال شیلنگ سے مندھار بوائز ہائی اسکول مکمل تباہ ہوگیا۔ واضح رہے کہ بھارت اس سے قبل بھی متعدد بار پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کرچکا ہے۔

مدینہ منورہ سے گرفتار بزرگ پاکستانی حاجی لاپتہ

سعودی پولیس کا عبدالغفور کی گرفتاری سے انکار، پاکستانی انتظامیہ بھی ڈھونڈنے میں ناکام

کراچی (نیٹ نیوز) سعودی حکام حج کرنے جانے والے پاکستانی بزرگ شہری کی تلاش تاحال جاری، مدینہ منورہ سے پُراسرار طور پر لاپتہ حاجی عبدالغفور خان کا تاحال کچھ پتا نہ چل سکا، گروپ لیڈر کا کہنا ہے کہ مدینہ پولیس نے بزرگ شہری کو مسجد نبوی سے حراست میں لیا تھا تفصیلات کے مطابق خیبر پختونخوا چارسدہ سے تعلق رکھنے والے 80 سالہ بزرگ حاجی عبدالغفور خان ولد حاجی خندل خان پاسپورٹ نمبر4138111، 18 اگست کو پشاور ایئرپورٹ سے بذریعہ فلائٹ نمبر PK-2301 جدہ گروپ کے ہمراہ روانہ ہوئے، 21 اگست کو حاجی کاشف اللہ نے مدینہ منورہ سے گمشدہ بزرگ کے بیٹے سیف اللہ سے رابطہ کیا کہ وہ خیریت سے پہنچ گئے ہیں، لیکن جب سیف اللہ نے اپنے والد صاحب سے بات کرنے کا کہا تو حاجی کاشف اللہ نے بتایا کہ وہ ابھی موجود نہیں ہے، تھوڑی دیر بعد بات کروانے کی یقین دہانی کروائی، گھنٹوں گزر جانے کے بعد جب حاجی کاشف اللہ کی کال نہیں آئی تو سیف اللہ وقفے وقفے سے رات گئے ان سے رابطہ کرتا رہا لیکن رابطہ نہیں ہو پایا، 22 اگست کو گمشدہ نانا کے نواسے کامران جان نے حاجی کاشف اللہ سے رابطہ کرکے نانا سے بات کرنا چاہی تو حاجی کاشف اللہ نے بتایا کہ وہ دو دن پہلے مسجد نبوی سے لاپتہ ہوگئے ہیں۔

حج نے بچھڑے فلسطینی خاندان کو
17 سال بعد ملادیا

مکہ مکرمہ (نیٹ نیوز) ستم رسیدہ فلسطینیوں کی المناک داستانوں میں شہادت اور اسیری کے ساتھ جلاوطنی اور غریب الوطنی کا عذاب بھی شامل ہے جس نے ان گنت فلسطینی خاندانوں کو منتشر کرکے افراد خانہ کو ایک دوسرے سے دور کررکھا ہے۔ لبنان کے البداوی نامی فلسطینی پناہ گزین کیمپ کی رہائشی ام سلیمان سترہ سال اپنے بہن بھائیوں سے دور رہی مگر رواں سال حج نے بچھڑے خاندان کو آپس میں ملادیا۔

ایران کا افغان مہاجرین سے انسانیت سوز سلوک، پنجروں میں بند کردیا

قیدیوں تصاویر سوشل میڈیا پر چلنے سے ایران کیخلاف غم وغصے کی لہر پھیل گئی

تہران (نیٹ نیوز) ایران کے جنوبی صوبہ فارس کے شیراز نامی شہر کے ایک حراستی مرکز میں پنجروں میں ڈالے گئے افغان مہاجرین کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کا انکشاف ہوا ہے اور اس واقعے کی تازہ اور لرزہ خیز تصاویر سوشل میڈیا پر شائع ہوئی ہیں۔ جس پر افغان حکومت نے ایران سے احتجاج کیا ہے ان تصاویر سے ایران میں افغان مہاجرین پر ڈھائے جانے والے مظالم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے ایران میں افغان مہاجرین کے ساتھ ہونے والے غیر انسانی سلوک پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے افغانیوں سے سفاکانہ سلوک کو ایرانی حکومت کی منظم متعصبانہ پالیسیوں کا مظہر قرار دیا ہے۔ 2 درجن افغان مہاجرین کو آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر لوہے کے پنجرے میں بند دکھایا گیا ہے عرب ٹی وی کے مطابق ایرانی حکام کی طرف سے کہا گیا ہے کہ گرفتار کیے گئے افغان باشندوں میں سے بعض غیر قانونی طور پر ایران میں داخل ہوئے تھے۔

کشمیری ہر قیمت پر بھارت سے آزادی چاہتے ہیں، میرواعظ

جدوجہد آزادی کی حمایت پر عالمی برادری کے شکرگزار ہیں-خطاب

مظفر آباد (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ نے کہا ہے کہ بھارت کو اب سمجھ لینا چاہیے کہ کشمیری ہر قیمت پر ہندوستان سے آزادی چاہتے ہیں۔ 2 ماہ سے جاری عوامی تحریک نے عالمی برادری کے سامنے بھارت کو بے نقاب کردیا ہے۔ اقتدار پرست اور پیٹ کے پجاری بھارت نواز سیاست دان اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے قوم سے غداری کا طرزِ عمل ترک کرکے عوامی تحریک میں شامل ہوجائیں۔ مقبوضہ جموں وکشمیر میں جاری عوامی جدوجہد آزادی کی حمایت پر او آئی سی، ایران، چین، ترکی، ناروے، سوئٹزرلینڈ، سعودی عرب سمیت تمام ممالک کے شکرگزار ہیں۔

یمن میں ایرانی اسلحہ سے لدا ٹرک پکڑا گیا 13 حوثی باغی ہلاک

اہم کمانڈر بھی شامل، سعودی عرب سے متصل سرحد میں شدید لڑائی، ایران نواز باغیوں کی فوجی گاڑی، کئی ٹھکانے تباہ

صنعا (نیٹ نیوز) یمن میں سرکاری فوج نے ایرانی اسلحہ سے لدا ٹرک پکڑلیا ہے، جب کہ مختلف واقعات میں حکومت مخالف اہم کمانڈر سمیت 13 حوثی ہلاک ہوگئے۔ صعدہ صوبے کے ضلع سحار میں عرب اتحادی افواج کے طیاروں کے حملے میں سابق صدر صالح کی فورسز کا ایک اہم کمانڈر بریگیڈیئر عبداللہ حی الصعانی اپنے متعدد ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ ادھر عوامی مزاحمت کاروں نے الحیطا صوبے کے ضلع ذی ناعم میں گھات لگا کر 12 حوثی مسلح جنگجوؤں کو موت کے گھاٹ اتاردیا۔ دوسری جانب یمن اور سعودی عرب کی سرحد پر الطوال کراسنگ کے قریب ایران نواز باغیوں اور سعودی بارڈر فورسز کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئی ہیں۔ اتحادی ممالک کے طیاروں نے اس دوران حوثیوں کی ایک فوجی گاڑی کو نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔ اس کے علاوہ سرحد کے قریب باغیوں کے توپخانے اور راکٹ فائر کرنے کے اڈوں پر بھی بمباری کی گئی ہے، جس کے نتیجے میں باغیوں کے توپخانے اور میزائل اڈے تباہ ہوگئے۔ الحرث کے مقام سے بھی حوثی باغیوں نے سعودی عرب میں داخل ہونے کی ناکام کوشش کی۔ سعودی فورسز کی بھرپور جوابی کارروائی کی بدولت حوثی باغی فرار ہونے پر مجبور ہوگئے۔ دریں اثنا یمنی صدر منصور ہادی کی حامی فوج نے ایران کی جانب سے حوثی باغیوں کو اسلحہ کی کھیپ فراہم کرنے کا ایرانی منصوبہ ناکام بنادیا ہے۔ اتوار کو سرکاری فوج نے ایرانی اسلحہ سے لدا ٹرک پکڑلیا، جس پر عمانی لائسنس کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

بھارت نے حریت رہنماؤں کی ہٹ لسٹ تیار کرلی، یاسین ملک

بندوق بردار فورس تیار کی جارہی ہے، بیان، کٹھ پتلی انتظامیہ نے پریس کانفرنس رکوادی

سری نگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں حریت رہنما یاسین ملک نے کہا ہے کہ بھارت کی خفیہ ایجنسیوں اور کٹھ پتلی حکومت نے حریت قائدین اور کارکنوں، کشمیری سول سوسائٹی کے ارکان، دانشوروں، تاجر تنظیموں کے رہنماؤں، سرکاری ملازمین اور صحافیوں پر مشتمل ایک ہٹ لسٹ تیار کررکھی ہے جس پر عمل درآمد کے لیے سرکاری بندوق بردار نامعلوم فورس تیار کی جارہی ہے۔ کٹھ پتلی انتظامیہ نے انہیں پریس کانفرنس نہ کرنے دی تاہم میڈیا کو جاری پریس کانفرنس متن میں ان کا کہنا تھا کہ آزادی پسند قیادت اور عوام کو زیر کرنے کے لیے خفیہ منظم گروہوں کو استعمال میں لانے کا منصوبہ تیار کرلیا گیا ہے جو انتہائی تشویش ناک ہے۔ سید علی گیلانی نے بھارت اور اسکی کٹھ پتلیوں کو خبردار کیا کہ اس اقدام کے انتہائی بھیانک نتائج نکلیں گے۔

ترکی میں برطانوی سفارتخانہ بند، جرمنی نے سرگرمیاں محدود کردیں

انقرہ (نیٹ نیوز) برطانوی حکومت نے ترک دارالحکومت انقرہ میں قائم اپنا سفارت خانہ بند کردیا۔ برطانیہ کے ''فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس'' سے جاری بیان میں اس کی وجہ سیکورٹی خدشات بتائے گئے ہیں۔ فارن اینڈ کامن ویلتھ آفس نے ترکی میں موجود برطانوی شہریوں سے کہا ہے کہ وہ شامی سرحد سے 10 کلومیٹر دور رہیں اور کرد اکثریتی علاقے دیار باقر کے سفر سے بھی گریز کریں۔ دوسری جانب ترک فورسز نے انقرہ اور استنبول میں کارروائیاں کرتے ہوئے 4 افراد کو بھی گرفتار کیا ہے، ان افراد کو 2 ملکوں کے سفارتخانوں کیخلاف مبینہ منصوبہ بندی کے شبہے میں پکڑا ہے۔ دریں اثنا روس کے چیف آف جنرل اسٹاف جنرل ولیری گیراسیموف نے ترک چیف آف جنرل اسٹاف جنرل خلوصی آقار کی دعوت پر ترکی کا دورہ کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی بات چیت میں شام کی تازہ ترین صورت حال اور فوجی تعاون کے موضوعات پر غور کیا گیا۔ 24 نومبر کے طیارے کے بحران کے بعد ترکی میں کسی بھی روسی جنرل کا یہ پہلا دورہ ہے۔

امریکہ کی بشارالاسد فوج پر بمباری 80 فوجی ہلاک 100 زخمی

بمباری سے امریکا اور روس کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی، امریکا کی حلب اور دوسرے محصور علاقوں میں امدادی سامان نہ پہنچنے پر تشویش

دمشق (نیٹ نیوز) امریکی طیاروں کی شام میں بشارالاسد کی افواج پر بمباری سے 80 فوجی ہلاک اور 100 سے زائد زخمی ہوگئے۔ حکام نے دعویٰ کیا کہ یہ فوجی حملے کی تیاری کررہے تھے۔ اس واقعے کے بعد امریکہ اور روس کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ شام کی صورتحال پر جنگ بندی کے بعد سے ہی دونوں ملکوں میں پھوٹ پڑنا شروع ہوگئی تھی۔ امریکہ نے حلب اور دوسرے محصور علاقوں تک امدادی سامان نہ پہنچنے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے خبردار کیا امریکہ روس مشترکہ فوجی حکمت عملی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک امدادی سامان نہ پہنچادیا جائے۔

صومالیہ، حملے میں فوجی جنرل
سمیت 7 محافظ ہلاک

موغادیشو (نیٹ نیوز) صومالیہ میں ایک حملے کے دوران فوج کا ایک اعلیٰ افسر 7 محافظوں سمیت ہلاک ہوگیا۔ حملہ آور نے دارالحکومت موغادیشو میں وزارت دفاع کے ہیڈکوارٹرز کے قریب دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی جنرل جمال گوبالے کے قافلے سے ٹکرادی۔ ہلاک ہونے والے فوجی جنرل اس سے قبل بھی متعدد قاتلانہ حملوں میں محفوظ رہے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق حملہ اس وقت ہوا، جب فوجی قافلہ فوجی اسپتال سے نکل کر وزارت دفاع کی جانب جارہا تھا۔ جنرل گوبالے صومالی فوج کے تھرڈ بریگیڈ کو کمانڈ کررہے تھے۔

ترک حکمران جماعت کے علاقائی ہیڈکوارٹر دھماکہ،48 زخمی

دفاتر کے باہر کار بم حملہ کیا، میسرز کے دہشت گردوں سے روابط کے شواہد موجود ہیں، اردگان

انقرہ (نیٹ نیوز) ترک حکمران جماعت کے علاقائی ہیڈکوارٹر پر کردوں کے حملے میں 2 پولیس اہلکاروں سمیت 48 افراد زخمی ہوگئے۔ کرد دہشت گردوں سے روابط کے الزام میں برطرف کئے گئے 2 درجن سے زائد میئرز کے برطرفی کے ایک روز بعد ہی دھماکہ کیا گیا۔ ترک صدر کا کہنا ہے کہ برطرف کئے گئے میئرز کے دہشت گردوں سے تعلق کے شواہد موجود ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ترکی کے مشرقی شہر وین میں حکمران جماعت جسٹس اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹی (اے کے پی) کے ہیڈکوارٹرز کے باہر کار بم دھماکے کے نتیجے میں 2 پولیس اہلکاروں سمیت 48 افراد زخمی ہوگئے۔ ترک حکام نے دھماکے کی ذمہ داری کردستان ورکرز پارٹی (پی کے کے) پر عائد کی۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے سے اردگرد کی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے، جب کہ حکمران جماعت کے دفاتر کو بھی نقصان پہنچا۔ دھماکے کے فوراً بعد جائے وقوعہ پر آگ بھی لگ گئی۔ ذرائع کے مطابق کرد دہشت گردوں کی جانب سے لوکل گورنمنٹ دفاتر کے باہر بارودی مواد سے بھری کار کو دھماکے سے اُڑایا گیا۔ دوسری جانب ترک صدر رجب طیب اردگان کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس گزشتہ روز برطرف کئے گئے میئرز کے دہشت گردوں سے روابط کے شواہد موجود ہیں۔

امریکہ میں دو خواتین کا حجاب اتارنے کی کوشش، کمسن بچے زدوکوب

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکہ میں 2 مسلمان خواتین پر راہ چلتے حملہ کرکے ان کے حجاب اتارنے کی کوشش کی گئی اور ان پر تشدد بھی کیا گیا۔ امریکی ٹی وی سی این این کے مطابق امریکی ریاست نیویارک کے علاقے بروکلن میں 2 مسلم خواتین اپنے 11 اور 15 ماہ کے بچوں کو بچہ گاڑی (پرام) میں لے کر چہل قدمی کررہی تھیں کہ ایک عورت نے ان پر پیچھے سے حملہ کردیا۔ حملہ آور خاتون نے سفاکیت کی حد پار کرتے ہوئے ایک بچہ گاڑی کو زمین پر گرادیا اور دوسرے کو ٹھوکریں ماریں، جس کے اندر کمسن بچے موجود تھے۔ عدالتی دستاویز کے مطابق مسلم خواتین اور بچوں کو زیادہ چوٹیں نہیں آئیں۔ حملہ آور خاتون نے دونوں مسلم خواتین کو زدوکوب کیا اور مبینہ طور پر ان کے حجاب اتارنے کی بھی کوشش کی، جب کہ اس دوران وہ مسلمانوں کے حوالے سے نازیبا جملے بھی ادا کرتی رہی۔ نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ کا کہنا ہے کہ واقعے کے فوری بعد حملہ آور خاتون کو گرفتار کرلیا گیا، جس کی شناخت 32 سالہ ایمر جیتا ڈیلیلی کے نام سے ہوئی۔ حملہ آور مسلم خواتین پر تشدد کے دوران یہ کہتی رہی کہ ''امریکہ سے نکل جاؤ؟ یہ تمہارا ملک نہیں'' پولیس نے اسے نفرت انگیز واقعہ قرار دیکر حملہ آور خاتون پر تشدد، ہراساں کرنے اور بچوں کی زندگی خطرے میں ڈالنے کے الزامات عائد کردیے۔ ادھر کونسل برائے امریکن اسلامک ریلیشنز کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر عفاف ناشر نے واقعے کی مذمت کی۔

شمالی کوریا میں سیلاب نے تباہی مچادی 150 افراد ہلاک 35 ہزار گھروں کو نقصان

400 کے قریب افراد لاپتہ، 8 ہزار سے زائد عمارتیں شدید متاثر، علاقے میں روڈ، مواصلات کا نظام درہم برہم

سیول (نیٹ نیوز) شمالی کوریا میں سیلاب سے 150 سے افراد ہلاک جب کہ سینکڑوں لاپتہ ہیں۔ غیرملکی خبررساں ادارے کے مطابق شمالی کوریا کے جنوب مشرقی سرحدی علاقے میں سیلاب نے شدید تباہی مچائی ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد اپنا گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہوچکے ہیں جب کہ سیلاب کے نتیجے میں 35 ہزار کے قریب گھروں کو نقصان پہنچا ہے جس میں سے بیشتر مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں، 8 ہزار سے زائد عمارتیں شدید متاثر ہوئی ہیں جب کہ علاقے میں روڈ، مواصلات اور دیگر نظام زندگی مکمل طور مفلوج ہوگیا ہے۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ سیلاب کے باعث اب تک 150 سے زائد افراد ہلاک جب کہ 4 سو کے قریب لاپتہ ہیں، تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب افراد کو فوری طور پر امداد کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ شمالی کوریا کو قدرتی آفات کا سامنا رہتا ہے جب کہ اس سے قبل بھی 2012 میں سیلاب کے باعث ڈیڑھ سو افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

افریقہ میں مویشیوں کو شیروں سے بچانے کیلئے نقلی آنکھوں کا استعمال

جانوروں کی پشت پر آنکھیں پینٹ کرکے انہیں شکار ہونے سے بچانے کا تجربہ کامیاب

''آئی کاؤ'' پروجیکٹ سستا اور ٹیکنالوجی سے عاری ہے-نیل جارڈن، توسیع دینے کا اعلان

نیویارک (نیٹ نیوز) افریقہ میں مویشیوں کو خوراک کے حصول کے لیے پالنے کا سلسلہ 10 ہزار سال سے جاری ہے، تاہم یہاں پر شیر بالخصوص شیرنیاں چھوٹے کسانوں کے ذریعۂ معاش کو تباہ کرنے کا سبب ہیں۔ بوٹسوانا کی بہترین تحفظاتی پالیسیوں کا ہی کمال ہے کہ افریقہ کے سب سے زیادہ شیر یہاں ہیں، جن کی تعداد 3000 ہے۔ جنوبی افریقہ میں خشک موسم کی وجہ سے جنگلی حیات کے لیے محفوظ مقامات کم ہورہے ہیں اور غریب کسان رات کے وقت اپنے مویشیوں کو شیر کا شکار بننے سے بچانے کے لیے لکڑیوں اور کانٹے دار جھاڑیوں سے بنے باڑوں میں رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ کتے پال لیتے ہیں، جو خطرہ پاتے ہی بھونکنے لگتے ہیں، گو کہ بوٹسوانا میں شکار غیر قانونی ہے، تاہم کچھ لوگ شیروں کو گولی ماردیتے ہیں یا زہر رکھتے ہیں، تاہم ایک فلاحی ادارے کے ساتھ کام کرنے والے نیل جارڈن کا کہنا ہے کہ انہیں شیروں سے تحفظ کا ایک حل مل گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک بار انہوں نے دیکھا کہ شیر 30 منٹ تک ہرن کے لیے گھات لگائے بیٹھا رہا، لیکن جونہی اس نے پلٹ کر شکار کو دیکھا تو شیر نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اس بات سے انہیں یہ خیال آیا کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے سے ہرن نے اپنی جان بچالی۔

ترک سیاستدان کے قتل میں
ملوث 3 کرد دہشت گرد ہلاک

استنبول (نیٹ نیوز) ترک فورسز نے کارروائی کرتے ہوئے حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے سیاستدان کے قتل میں ملوث 3 کرد دہشت گردوں کو ہلاک کردیا، دہشت گردوں نے سعرتی کے علاقے میں اے کے پی سے تعلق رکھنے والے احمد بدک کو فائرنگ کر کے گھر کے سامنے قتل کردیا تھا۔

لیبیا میں اتحادی حکومت کی مخالف فورسز
نے تیل کی بندرگاہ پر قبضہ کرلیا

طرابلس (نیٹ نیوز) لیبیا میں اقوام متحدہ کی حمایت سے بننے والی اتحادی حکومت کی مخالف فورس نے تیل کی بندرگاہ ذووے تینا پر قبضہ کرلیا۔ پیر کو ذرائع ابلاغ نے حکومت مخالف فورس کے ترجمان کے حوالہ سے بتایا کہ فورس نے حکومت کے تعینات شدہ محافظوں سے بندرگاہ ذووے طینا کا کنٹرول چھین لیا ہے اور اب یہ بندرگاہ مکمل طور پر فورسز کے زیر کنٹرول آگئی ہے۔

جنوبی کوریا کی پیانگ یانگ کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی دھمکی

ایٹمی حملے کے خطرے کی صورت، شمالی کورین قیادت کو نشانہ بنائینگے، سیول حکام

سیول (نیٹ نیوز) جنوبی کوریا نے خبردار کیا ہے کہ اگر شمالی کوریا کی جانب سے ایٹمی حملے کا ذرا سا بھی خطرہ محسوس ہوا تو پیانگ یانگ کو دنیا کے نقشے سے مٹادیں گے۔ جنوبی کوریا کے سرکاری خبررساں ادارے نے عسکری ذرائع کے حوالے سے کہا ہے کہ اگر شمالی کوریا کی جانب سے ایٹمی حملے کا ذرا سا بھی شائبہ محسوس ہوا تو پڑوسی ملک کے دارالحکومت پیانگ یانگ کو بیلیسٹک میزائلوں اور دھماکہ خیز بارودی مواد سے تہس نہس کردیں گے۔ عسکری ذرائع نے مزید کہا کہ ایٹمی حملے کے خطرے کی صورت میں شمالی کوریا کی مرکزی قیادت کو چن چن کر نشانہ بنایا جائے گا، پورے پیانگ یانگ کو راکھ میں بدل کر رکھ دیں گے اور دنیا کے نقشے سے ہی مٹادیں گے۔ شمالی کوریا کے ایٹمی تجربے پر امریکا، جاپان، جنوبی کوریا، پاکستان اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے شدید الفاظ میں مذمت کی۔ دوسری جانب شمالی کوریا نے ایٹمی تجربے کے بعد امریکا، جاپان اور سلامتی کونسل کی جانب سے مزید پابندیوں کی دھمکیوں کو بے معنی قرار دیا ہے۔

بھارتی صوبہ مغربی بنگال میں 3 طالبات
کے چہروں پر تیزاب پھینک دیا گیا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت کے صوبہ مغربی بنگال میں نامعلوم افراد نے تین طالبات کے چہروں پر تیزاب پھینک دیا۔ مغربی بنگال کے ضلع بانکورہ میں تیزاب پھینکنے کا یہ سانحہ اس وقت پیش آیا جب تینوں طالبات ٹیوشن پڑھنے کے بعد گھروں کو واپسی پر بس سے اتر رہی تھیں۔

بنگلہ دیشی شہر ڈھاکہ میں 22 افراد زندہ جل گئے 70 زخمی

فیکٹری میں 100 افراد کام میں مصروف تھے، متعدد کی حالت نازک-ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ-گتہ فیکٹری کا بوائلر پھٹ گیا تھا

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کے نواحی قصبے ٹونگی کی ایک پیکنگ فیکٹری میں بوائلر پھٹنے سے لگنے والی آگ کے نتیجے میں 22 افراد زندہ جل گئے، جب کہ 70 زخمی ہوئے۔ اسپتال ذرائع نے جھلسنے والوں میں متعدد کی حالت نازک ہونے کے سبب اموات بڑھنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ پولیس کے مطابق آگ بوائلر پھٹنے کے نتیجے میں لگی۔ واقعے کے وقت 4 منزلہ فیکٹری میں 100 کے قریب افراد کام کررہے تھے۔ صنعتی پولیس یونٹ کے مطابق فیکٹری کے گراؤنڈ فلور پر کیمیکلز اسٹور کیے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آگ تیزی سے پھیل گئی۔

بشار نے شامیوں کیلئے بھیجی گئی ترک امداد روک دی

حلب سے 40 کلومیٹر دور ٹرک موجود ہیں، حفاظت گزرنے دیا جائے، اقوام متحدہ

دمشق (نیٹ نیوز) بشار نے شامی عوام کیلئے بھیجی گئی ترک امداد سرحد پر ہی روک دی، ترکی نے پیر کے روز جنگ بندی معاہدے پر عملدرآمد شروع ہوتے ہی شامیوں کیلئے امدادی سامان سے بھرے ٹرک روانہ کئے تھے۔ تفصیلات کے مطابق بشار فورسز کی جانب سے اب تک امداد پہنچائے جانے کے راستوں کو خالی نہیں کیا گیا اور بشار کے فوجی راستوں پر ہی موجود ہیں، جس کی وجہ سے ترکی کے بھیجے گئے ٹرک سرحد پر ہی موجود ہیں۔ ترکی نے امدادی سامان میں خوراک، کپڑے، بچوں کیلئے کھلونے اور ادویات وغیرہ روانہ کی تھیں۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے روس اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے وہ امدادی سامان کو حفاظت سے گزرنے دیں۔

دنیا میں ہر 40 سیکنڈز بعد ایک انسان
خودکشی کرتا ہے، اقوام متحدہ

اقوام متحدہ (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں ہر چالیس سیکنڈز بعد کہیں نہ کہیں ایک انسان خودکشی کرلیتا ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت کی طرف سے خودکشی کی روک تھام کے عالمی دن کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ عالمی سطح پر خودکشی ہر چالیس سیکنڈز بعد ایک انسانی موت کی وجہ بنتی ہے۔ دنیا میں ہر سال 8 لاکھ سے زائد افراد خودکشی کرلیتے ہیں۔



☆15 ستمبر نماز عید کیلئے جانیوالے مصطفیٰ کی عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی ☆16 ستمبر کشمیری شہدا کی تعداد 103 ہوگئی ہزاروں کے مظاہرے، بھارت کیخلاف اور پاکستان اور آزادی کے حق میں نعرے بازی ☆17 ستمبر کشمیر کب چھوڑو گے؟ 12 سالہ بچے کا بھارتی فوجیوں سے سوال ☆16 ستمبر پیلٹ گن آنسو گیس۔ بھارتی شیلنگ سے بزرگ شہری شہید۔ 60 افراد زخمی ہوگئے ☆18 ستمبر ہزاروں کشمیریوں کا مارچ۔ پیلٹ گن حملوں سے سینکڑوں زخمی ☆19 ستمبر مقبوضہ کشمیر بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر فدائی یلغار میں 19 بھارتی فوجی ہلاک ☆20 ستمبر ہزاروں کشمیریوں کے مظاہرے، بھارتی فائرنگ سے تین 3 شہید، جھڑپوں میں متعدد زخمی۔



☆15 ستمبر حج نے بچھڑے فلسطینی خاندان کو 17 سال بعد ملا دیا ☆16 ستمبر اسرائیلی جیل میں بھوک ہڑتال کرنیوالا فلسطینی حالت بگڑنے پر ہسپتال منتقل ☆17 ستمبر اسرائیل نے ایک اور فلسطینی شہید کردیا، دوسرا زخمی، کشیدگی میں اضافہ ☆16 ستمبر اسرائیلی فوج نے الخلیل میں سڑک پر کھیلتے فلسطینی بچوں پر مرچوں سے ملا پانی پھینکا ☆18 ستمبر القدس: اسرائیلی فوج کے حملے میں بازار نذر آتش، شیلنگ سے 17 فلسطینی زخمی ☆19 ستمبر کریک ڈاؤن، 41 فلسطینی گرفتار، زیر حراست افراد میں بچے بھی شامل ☆20 ستمبر جنوبی شہر الخلیل میں 'کریات اربع' یہودی کالونی کے قریب فلسطینی میاں بیوی کو گولیاں مار کر شہید کردیا گیا۔



☆15 ستمبر عراق میں مجاہدین خلق کیمپ کے آخری 280 افراد البانیہ منتقل ☆16 ستمبر حلب میں شہریوں پر بموں سے حملوں اور شیلنگ میں بچوں سمیت 19 افراد شہید ☆17 ستمبر امریکہ کا عراق کیلئے 181 ملین ڈالر کی اضافی امداد کا اعلان ☆16 ستمبر شام میں جنگ بندی معاہدے کی ڈیڈلائن ختم، حلب میں حملہ، 32 افراد شہید ☆18 ستمبر عراق میں شاپنگ سینٹر دھماکوں سے تباہ، 58 افراد ہلاک، 40 زخمی ہوگئے ☆19 ستمبر امریکا کی بشارالاسد فوج پر بمباری، 80 فوجی ہلاک ☆20 ستمبر کرکوک میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پولیس اہلکار زخمی، حالت تشویشناک



☆15 ستمبر ننگرہار قندھار، طالبان حملوں میں دو ٹینک تباہ، 34 فوجی ہلاک ☆16 ستمبر طالبان ارزگان کے دارالحکومت ترین کوٹ میں داخل، 200 قیدی چھڑا لئے ☆17 ستمبر ننگرہار میں صوبائی پولیس سربراہ-3 کمانڈروں سمیت 19 اتحادی ہلاک، متعدد زخمی ☆16 ستمبر ترین کوٹ میں طالبان حملوں میں 18 افغان فوجی ہلاک-15 نے ہتھیار ڈال دیے ☆18 ستمبر امریکہ نے ''فرینڈلی'' بمباری میں 30 افغان اہلکار ماردیے، قندھار میں ضلعی پولیس سربراہ ہلاک ☆19 ستمبر غور اور فراہ میں شدید جھڑپیں، افسر سمیت 18 ہلاک، گاڑی و اسلحہ غنیمت ☆20 ستمبر زابل میں کاروان پر حملہ میں 5 ٹینک وگاڑیاں تباہ، سفاک کمانڈر سمیت 10 ہلاک۔

بقیہ 1

کم 12 فوجی جل کر مرے،، نہتے کشمیریوں کو نشانہ بنانے والے ''سورما'' اڑی کے اڈے پر بھاگتے پھر رہے تھے، 13 ہزار کی نفری کے باوجود بارہ مولا سے چھاتہ بردار منگوائے گئے جنھوں نے بھارتی فوجیوں کی جان بچائی، بھارتی فوج کی جانب سے چاروں مجاہدین کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے، گزشتہ ڈھائی ماہ سے مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم اور قتل وغارت کی انتہا کرنے والی اپنی فوج کی ناکامی پر مودی سرکار ہوش کھو بیٹھی اور ثبوت کے بغیر الزام پاکستان پر لگا دیا۔ تفصیلات کے مطابق 4 کشمیری مجاہدین نے بھارتی فوج کے جاری مظالم کیخلاف آواز بلند کرتے ہوئے ضلع بارہ مولا اڑی میں فوجی بریگیڈ ہیڈکوارٹرز پر حملہ کیا حملے کے باعث بیرکوں میں آگ بھڑک اٹھی، محض 4 کشمیری مجاہدین 5 گھنٹوں تک بھارتی فوجیوں کو چن چن کر جہنم واصل کرتے رہے جوں میں مقیم بھارتی فوج کی شمالی کمان کے ترجمان نے حملے میں 19 فوجی اہلکاروں کے مارے جانے کی تصدیق کی۔ مجاہدین کی جانب سے گذشتہ 26 سال میں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج پر ہونے والا اپنی نوعیت کا یہ سب سے بڑا حملہ قرار دیا جارہا ہے۔ مقامی پولیس کا کہنا ہے کہ یہ حملہ سرینگر سے شمال کی جانب 105 کلومیٹر دور واقع اُڑی قصبہ میں واقع بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر میں صبح ساڑھے پانچ بجے کیا گیا۔ مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے انڈین فوج کے پیرا کمانڈوز کو جنگی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے جائے واردات پر اتارا گیا۔ ساڑھے پانچ گھنٹوں کے مسلح تصادم کے دوران مسلسل دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ فوجی ترجمان نے بتایا کہ زخمی فوجیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے سرینگر میں واقع فوجی ہسپتال منتقل کیا گیا۔ دو سال قبل اسی ضلع میں موہرا کے مقام پر مجاہدین نے حملہ کرکے بھارتی سورماؤں کو ناکوں چنے چبوائے تھے۔

بقیہ 2

سلسلہ جاری ہے پوری وادی میں حریت قیادت کی اپیل پر آزادی مارچ کو روکنے میں قابض فورسز ناکام ہیں، کشمیری شہدا کی تعداد 103 ہوگئی، سرینگر، بڈگام، بانڈی پورہ، کپواڑہ، اسلام آباد، بارہمولہ، پلوامہ میں احتجاجی ریلیاں، حریت قیادت کی اپیل پر آزادی کے حق میں اجتماعات کا انعقاد، نماز عید کیلئے جانیوالے مصطفیٰ کی عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی، کشمیری بچے ناصر کی لاش سرینگر سے برآمد ہوئی جسے پیلٹ گن کے ذریعے چھلنی کیا گیا، وادی کے ضلع کولگام میں ایک بزرگ کشمیری بھارتی فورسز کے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بننے سے شہید ہوا جبکہ 60 زخمی ہو گئے، قابض بھارتی فوجیوں نے اسلام آباد اور بارہمولہ کے اضلاع میں دو کشمیری طلباء کو شہید کردیا ہے، جبکہ نہتے مظاہرین پر فائرنگ اور پیلٹ گن کے وحشیانہ استعمال سے 150 کشمیری زخمی ہوگئے۔ مختلف علاقوں میں نہتے مظاہرین پر طاقت کے وحشیانہ استعمال کے نتیجے میں 3 اور نوجوان شہید جبکہ بیسیوں زخمی ہوگئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق وادی میں جاری بے گناہ لوگوں کے قتل کی لہر کے خلاف سرینگر، بڈگام، شوپیاں، پلوامہ، کولگام، بارہمولہ، ہندواڑہ، سوپور، بانڈی پورہ، اسلام آباد، قاضی گنڈ اور دیگر علاقوں میں ہزاروں کشمیریوں نے زبردست احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا۔ شوپیاں کے علاقے تکرو میں سیار احمد شیخ نامی 25 سالہ نوجوان بھارتی پولیس اہلکاروں کی طرف سے چلایا جانے والا آنسو گیس کا گولہ سر میں لگنے سے شہید ہوگیا۔ ضلع اسلام آباد کے علاقے ہنگو میں بھارتی فورسز کی طرف سے پرامن مظاہرین پر پیلیٹ گن سے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں 23 سالہ نوجوان یاور احمد شہید ہوگیا۔ مقبوضہ وادی کے مختلف علاقوں میں بھارتی فورسز کے اہلکاروں کی طرف سے پرامن مظاہرین پر اندھادھند فائرنگ اور آنسو گیس کی شیلنگ سے درجنوں افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ 8 جولائی کے بعد قابض بھارتی فوج کی فائرنگ اور تشدد سے شہید ہونے والے کشمیریوں کی تعداد بڑھ کر 95 ہوگئی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارتی فوجیوں نے ضلع اسلام آباد کے علاقے سیر ہمدان میں نہتے مظاہرین پر فائرنگ اور پیلٹ گن کا بے دریغ استعمال کیا جس سے 20 سالہ نوجوان نصیر احمد ڈار شہید ہوگیا جبکہ ایک 35 سالہ خاتون تسلیمہ آنسو گیس کا شیل لگنے سے شدید زخمی ہوگئی۔ 17 سالہ نوجوان مصیب مجید نا گو سرینگر کے ایک ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ ادھر ضلع کولگام میں ایک بزرگ کشمیری بھارتی فورسز کے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بننے سے شہید ہوا جبکہ 60 زخمی ہوگئے۔ معمر شہری عبدالغنی وانی ضلع کولگام کے علاقے ڈول گام میں بھارتی فورسز کی طرف سے آنسو گیس کی شیلنگ کی وجہ سے حرکت قلب بند ہونے سے جاں بحق ہو گیا۔ قابض بھارتی فوج کے ہاتھوں عبدالغنی کی شہادت پر علاقے میں بھارتی فورسز اور مظاہرین کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جس میں متعدد کشمیری زخمی ہوئے۔ مقبوضہ کشمیر میں عیدالاضحیٰ کی نماز سے کشمیری شہریوں کو روکنے کیلئے کرفیو نافذ کردیا گیا۔ وادی بھر میں موبائل فون سمیت انٹرنیٹ کی سروس ایک مرتبہ پھر معطل کردی گئی۔ اننت ناگ، کلگام، شوپیاں، اور ملوامہ سمیت دیگر اضلاع کے شہروں میں مسلمانوں کو انکے سب سے بڑے مذہبی اجتماع نماز عیدالاضحیٰ سے روکنے کیلئے مزید فوجی دستے تعینات کردیے گئے جبکہ نماز عید کے بعد بھارتی مظالم کے خلاف حریت رہنماؤں نے احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ بھارتی تشدد سے زخمی نوجوان شہید ہو گیا۔ اس تازہ شہادت سے جاری انتفاضہ کے دوران شہید ہونے والوں کی تعداد 103 ہوگئی ہے۔ آج بھی نہتے مظاہرین پر طاقت کے وحشیانہ استعمال سے سیکڑوں کشمیری زخمی ہوگئے۔ 21 سالہ باسط مختار بھارتی پولیس کی طرف سے 5 ستمبر کو پلوامہ میں پرامن مظاہرین پر پیلٹ فائرنگ کے نتیجے میں زخمی ہوا تھا اور وہ آج زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ شہید نوجوان کی نماز جنازہ آبائی علاقے ڈالی پورہ میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

بقیہ 3

امیر المجاہدین حفظہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی تعزیت کا پیغام جاری کیا گیا اور جماعتی احباب کو ان کے ایصال ثواب کی طرف بھی خصوصی طور سے متوجہ کیا گیا۔ امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ نے ان کی تعزیت پر مشتمل اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زخموں، بیماریوں اور تکلیفوں سے چور اپنے اس بندے کو جمعۃ المبارک کے دن اپنی ملاقات کا شرف بخشا، کم عمری میں انہوں نے جہاد کو پایا، جہاد کے زخم پائے، اس راستے کی معذوری جھیلی اور اب کافی عرصہ سے کینسر کے مرض کا امتحان اٹھا رہے تھے۔ ان کے رشتے کے لئے شرط تھی کہ نکاح ''بندہ'' پڑھائے، میں سفر کرکے ''شورکوٹ'' گیا اور ان کا نکاح پڑھایا۔ اسوقت وہ ٹانگوں سے معذور تھے مگر باقی صحت مند تھے۔ ابھی چند سالوں سے انہوں نے اس دنیا کی ہر تکلیف کو بھگتا ڈالا، ہاں دنیا کی تکلیفیں ایمان والوں کے لئے آخرت کے تمغے ہیں۔۔ انکی وفات میں شہادت کا پورا رنگ نظر آرہا ہے۔۔ ان کے جانے کا دکھ ہے مگر ان کے راحت پانے، جمعہ کے دن ملاقات پانے اور پیٹ کی شہادت والی موت پانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، ان کے جملہ اہل خانہ سے قلبی تعزیت ہے، اہل جماعت سے بھی تعزیت ہے کیونکہ یہ مظلوم، معذور، زخمی، بیمار اور کمزور افراد جماعت کی طاقت اور جماعت کی برکت ہوتے ہیں۔'' بھائی مقصود کے پس ماندگان میں ایک بیوہ اور چار بیٹے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ معروف جہادی قائد مولانا ابو جندل شفیق صاحب نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ اور دینی وجہادی کارکنان شریک تھے اور اس موقع پر مولانا عبدالعزیز ایثار صاحب نے بھی موقع کی مناسبت سے مؤثر بیان فرمایا۔

بقیہ 4

قندوز، سری پل، جوزجان اور ہلمند مجاہدین کی تباہ کن کارروائیاں، کٹھ پتلی فورسز کو شدید نقصان کا سامنا، امریکہ نے ''فرینڈلی'' بمباری میں 30 افغان اہلکار مار دیے، مجاہدین کے حملے میں قندھار میں ضلعی پولیس سربراہ ہلاک، درجنوں چوکیوں پر طالبان کا قبضہ۔ زابل، کاروان پر حملہ، 5 ٹینک وگاڑیاں تباہ، سفاک کمانڈر سمیت 10 ہلاک، قندھار دومراکز، 32 چوکیاں فتح، ٹینک، گاڑیاں اور اسلحہ غنیمت، غور، ہیڈکوارٹر و کاروان پر حملے، 3 ٹینک و گاڑیاں تباہ، 13 ہلاک وزخمی۔ تفصیلات کے مطابق افغان طالبان ارزگان کے دارالحکومت ترین کوٹ میں داخل ہوگئے ہیں اور جیل پر قبضے کے بعد دوسو سے زائد ساتھیوں کو چھڑالیا ہے جبکہ تین سو سے زائد قیدی فرار ہو گئے ہیں ننگرہار، کنڑ، غزنی، پکتیا، پکتیکا، خوست، میدان وردگ، قندھار، زابل، غور، تخار، بغلان، قندوز، سری پل، جوزجان اور ہلمند بھی طالبان سے نیٹو فورسز اور افغان فوج کی جھڑپیں جاری ہیں اور طالبان نے 5 امریکی نیٹو کمانڈوز سمیت 52 سیکورٹی اہلکاروں کو ہلاک کردیا۔ طالبان نے صوبہ غزنی کے ضلع گیرو کے مرکز پر حملہ کیا۔ ضلعی ہیڈکوارٹر 5 روز سے طالبان کے محاصرے میں ہے اور طالبان نے 3 اہم چوکیوں کا کنٹرول حاصل کرلیا ہے طالبان نے لڑائی میں اب تک 16 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 10 زخمی ہونے، 2 اینٹی ایئرکرافٹ گنیں، ایک ایس پی جی نائن توپ، چار کلاشنکوفیں غنیمت کرلیں۔ صوبہ ننگرہار کے ضلع حصارک میں طالبان کی جانب سے نصب بارودی سرنگ کے دھماکے میں صوبائی پولیس سربراہ کمانڈر زڑورزاہد، 3 دیگر کمانڈروں سمیت 19 پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے سڑک کنارے بارودی سرنگ کے دھماکے میں ہلاک ہوگیا حصارک کے ضلعی سربراہ ملکوخان نے بی بی سی پشتو سروس سے بات چیت میں ان کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ننگرہار پولیس چیف کمانڈر زڑور زاہد اور 3 دیگر کمانڈر ضلع حصارک کے اڑوند سرگراوں علاقے میں اس چوکی کا معائنہ کررہے تھے جو سکیورٹی فورسز نے طالبان سے واپس چھینا کہ اسی دوران وہاں طالبان کی جانب سے نصب بارودی سرنگ کا دھماکہ ہو گیا۔ دھماکے کے بعد فائرنگ بھی کی گئی۔ ہلاک ہونے والوں میں ازبک کمانڈر منیر ہمت بھی شامل ہے۔ کمانڈر زڑور زاہد اس سے قبل دیگر صوبوں میں بھی پولیس سربراہ کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ قندھار اور ننگرہار صوبوں میں طالبان حملوں میں 34 افغان فوجی ہلاک اور 2 ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جبکہ جلال آباد میں ایک بم دھماکے میں ایک شخص ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا تفصیلات کے مطابق صوبہ ننگرہار کے حصارک، خوگیانی اور سپین غر اضلاع میں کمانڈوز اور سیکورٹی فورسز پر حملوں اور دھماکے میں 14 فوجی ہلاک ہوگئے۔ ضلع حصارک کے چھلگری کے علاقے میں بم دھماکوں سے پانچ فوجی ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے۔ خنجر اور بس کے علاقوں میں 5 دھماکوں سے 7 اہلکار ہلاک جبکہ پانچ زخمی ہوئے۔ ضلع خوگیانی کے مملہ کے علاقے مانو کے مقام پر حملے میں ایک ملیشیا اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔ ضلع سپین غر کے تجم قلعہ کے علاقے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی اور دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے چھلگری کے علاقے میں فوجی کاروان پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے حملے میں ایک فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی تباہ اور 4 اہلکار ہلاک جبکہ 15 زخمی ہوگئے اسی علاقے میں واقع فوجی مرکز پر طالبان حملے میں 6 اہلکار ہلاک جبکہ کئی زخمی ہوگئے۔ صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولیکوٹ کے الیک کے علاقے میں واقع فوجی مرکز پر طالبان حملے میں 10 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوگئے۔ ترین کوٹ میں طالبان قبضہ ختم کرانے کیلئے آنے والے امریکی طیاروں نے افغان مورچوں کو نشانہ بنادیا۔ طالبان حملوں میں 18 افغان فوجی ہلاک-15 نے ہتھیار ڈال دیے۔ صوبہ ارزگان کے دارالحکومت ترین کوٹ میں امریکی فضائیہ نے افغان فوج اور پولیس کے مورچوں کو طالبان کے مورچے سمجھتے ہوئے بمباری کردی جس کے نتیجے میں 22 پولیس اہلکار اور 8 فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ متعدد زخمی ہیں جبکہ طالبان نے قندھار کے ضلع دانیش کے پولیس سربراہ رحمان پوپل کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔ عمری آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ غور کے صدر مقام چغچران شہر کے شاہ تیغ کے علاقے میں واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں انٹیلی جنس آفسر سمیت 2 اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی اور دیگر فوجی سازوسامان بھی غنیمت کرلی۔ جبکہ کٹھ پتلی فوجوں نے ضلع دولینہ کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا، جنھیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 8 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 10 زخمی اور دیگر نے پسپائی اپنائی۔ دوسری جانب صوبہ فراہ ضلع فراہ رود کے بازار میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جن کے کمک کے لیے تازہ دم اہلکار پہنچیں اور لڑائی میں شدت آئی، جس کے نتیجے میں 8 اہلکاروں کو ہلاکتوں کا سامنا ہونے کے علاوہ ایک رینجر گاڑی بھی تباہ ہوئی۔ دوسری جانب کٹھ پتلی فوجوں نے چھلگری کے علاقے میں مجاہدین کے مراکز پر کئی حملے کیے، جنھیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اور ذرائع کے مطابق جھڑپوں کے دوران 8 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 15 زخمی اور دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ ادھر روزگان، پولیس پر حملہ، چوکی فتح، 13 ہلاک وزخمی، دو گاڑیاں تباہ، صوبہ روزگان ضلع دہراود کے مرجہ کے علاقے میں مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 11 اہلکار ہلاک و زخمی اور دو رینجر گاڑیاں تباہ اور دشمن نے فرار کی راہ اپنائی۔

بقیہ 5

عبدالرحمن، خاموش کالونی، گلبہار، ضلع سعید، لیاری، کھڈہ مارکیٹ، ضلع سعد اتحاد ٹاؤن، رشید آباد، آفریدی کالونی، ضلع ابوعبیدہ اورنگی نمبر گیارہ اور اورنگی نمبر بارہ اور فرنٹیئر میں 2128 قربانیاں، صوبہ حضرت عمر (جنوبی پنجاب) کے شہروں رحیم یار خان اور بہاولپور میں 497 اور صوبہ حضرت عثمان (شمالی پنجاب) پنڈی، سیالکوٹ، سرگودھا اور گوجرانوالہ اور جھنگ میں 245 قربانیاں کی گئی اور یہ قربانیاں جمع کرانے والے افراد کے علاوہ بے شمار غریب، نادار اور دیگر مستحق افراد اور گھروں میں بھی تقسیم کی گئیں۔ جبکہ اس سال (1437ھ) دو کروڑ اکسٹھ لاکھ، اکھتر ہزار روپے مالیت کی تین ہزار دو سو چونتیس وقف قربانیاں جمع کرکے صحیح اور اہم مصارف تک پہنچائی گئیں۔ وقف قربانیوں میں تفصیل اس طرح ہے کہ درجہ اول کے 140 جانور، درجہ دوم کے 210 جانور، اور بڑے جانوروں کے 2884 حصے جمع کیے گئے تھے جن کی کل تعداد 3234 بنتی ہے۔ ''الرحمت'' کے تحت جو وقف قربانی کا سلسلہ ہے یہ قربانیاں اور بعض صورتوں میں صرف اس کا گوشت صحیح اور اہم مصارف میں خرچ کیا جاتا ہے، ان مصارف میں نمایاں طور پر جہادی محاذ، جہادی مراکز، شہداء کرام کے پس ماندگان، اسیران اسلام کے اہلخانہ، غازیان اسلام کے گھرانے، دینی مدارس، آفت زدگان ومہاجرین فی سبیل اللہ، اور دیگر مستحقین فقراء ومساکین وغیرہ شامل ہیں۔ اس سال تقسیم قربانی کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ جہادی محاذ ومراکز میں 1181، شہداء کرام کے پسماندگان میں 729، مکاتب میں 348، دینی مدارس میں 214، مہاجرین ومتاثرین میں 42، اسیران اسلام میں 75، جبکہ غازیان اسلام کے مصارف میں 645 قربانیاں اور ان کا گوشت پہنچایا گیا۔ علاوہ ازیں اس سال ''الرحمت'' کے تحت قربانیاں جمع کرنے میں اضلاع کے اعتبار سے زیادہ قربانیاں جمع کرنے میں ضلع عبد اللہ بن مسعودؓ کراچی 328، ضلع لاہور 173، ضلع عمر فاروقؓ کراچی 158، ضلع عثمان غنیؓ کراچی 133، ضلع بہاولپور 124، ضلع حسینؓ کراچی 95، ضلع فیصل آباد 93، ضلع رحیم یار خان اور ضلع مردان 92، ضلع بٹ خیلہ (مالاکنڈ ایجنسی) 84 اور ضلع عبد الرحمٰن کراچی نے 82 وقف قربانیاں جمع کرکے آگے رہے ہیں، جبکہ صوبائی سطح کے اعتبار سے ترتیب ذیل کے مطابق تھی صوبہ حضرت علی المرتضیٰؓ، کراچی شرقی 673، صوبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ (خیبر پختون خوا) 610، صوبہ حضرت عمر فاروقؓ (جنوبی پنجاب) 587، صوبہ حضرت عثمان غنیؓ (شمالی پنجاب) 536، صوبہ حضرت ابو عبیدہؓ (کراچی غربی) 484، صوبہ حضرت زبیرؓ (اندرون سندھ) 88، صوبہ سید احمد شہیدؒ (ہزارہ) 48، صوبہ طلحہؓ (آزاد کشمیر) 31، صوبہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ (بلوچستان) 29۔

بقیہ 6

کفریہ طاقتیں جتنا زور لگالیں جہاد کو نہیں مٹاسکتیں، یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

بقیہ 7

کے دست مبارک سے 9 طلباء کرام کی دستار بندی بھی ہوئی۔

بقیہ 8

مرکز اطلاعات کے مطابق صہیونی فوجیوں نے سڑک پر کھیلتے بچوں پر مرچوں سے ملا پانی پھینکا اور ان پر آنسو گیس کی شیلنگ بھی کی گئی۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ مشرقی الخلیل میں الکسارہ کے مقام پر اسرائیلی فوجیوں نے دو بچوں 14 سالہ فوزی فائز الزرو الجعبری اور اس کی بہن کو پکڑا اور انہیں بری طرح مارا پیٹا، بچوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور دونوں بہن بھائی زخمی ہوگئے۔ زخمی بچوں کی والدہ نے بتایا کہ اسرائیلی فوج نے ان کے معصوم بچوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا اور ان کے چہروں پر مرچوں اور کیمیکل سے ملا بدبودار پانی بھی پھینکا۔ انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق صہیونی فوج کی طرف سے وحشیانہ کریک ڈاؤن کا سلسلہ جاری رہا جس کے نتیجے میں کم سے کم 41 فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتاریاں مقبوضہ مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی سے عمل میں لائی گئیں۔ اکتالیس فلسطینیوں میں پانچ بچے اور ایک بچی شامل ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل میں 'کریات اربع' یہودی کالونی کے قریب فلسطینی میاں بیوی کو گولیاں ماردیں جس کے نتیجے میں فلسطینی شہری شہید اور اس کی اہلیہ شدید زخمی ہوگئی۔ صہیونی فوج نے حسب معمول دعویٰ کیا ہے کہ فلسطینیوں کو گولیاں اس وقت ماری گئیں جب انہوں نے یہودی فوجیوں پر چاقو سے حملے کی کوشش کی تھی تاہم صہیونی فوج کے اس دعوے کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ اسرائیل کے عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ کریات اربع کے قریب اسرائیلی فوجیوں نے ایک مشکوک فلسطینی کار پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں کار میں سوار دو افراد زخمی ہو گئے۔ بعد ازاں ان میں سے ایک زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ زخمی ہونے والی دوسری خاتون ہیں جس کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔ صہیونی فوج نے زخمی خاتون کو حراست میں لے لیا ہے۔ اسرائیلی پولیس کی خاتون ترجمان لوبا السمری کا کہنا ہے کہ اردنی نژاد ایک 28 سالہ فلسطینی النبی پل عبور کرکے بیت المقدس داخل ہوا اور وہ یہودی فوجیوں پر حملے کی کوشش کررہا تھا۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق فلسطینی وزارت صحت کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ شمالی الخلیل شہر میں بیت اولا کے مقام پر گذشتہ روز اسرائیلی فوجیوں نے گولیاں مار کر ایک فلسطینی نوجوان محمد السراحین کو زخمی کردیا تھا۔ بعد ازاں زخمی نوجوان اور اس کے والد کو حراست میں لے لیا گیا۔ رات گئے صہیونی حکام کی طرف سے فلسطینی حکام اور شہید کے اہل خانہ کو اطلاع دی گئی کہ السراحین زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا ہے۔ شہید کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ السراحین کو اسرائیلی فوج نے ہولناک تشدد کرکے شہید کیا ہے۔ ادھر اسرائیلی جیل میں دو ماہ سے مسلسل بھوک ہڑتال کرنیوالے فلسطینی نوجوان مالک القاضی کو حالت تشویشناک ہونے پر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ منتقل کردیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق القاضی کی مسلسل بھوک ہڑتال کے باعث اس کی بینائی متاثر ہوئی ہے۔ اسیری کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ ادھر اسرائیلی فوج نے غزہ میں فائرنگ کرکے ایک فلسطینی کو شہید اور دوسرے کو زخمی کردیا ہے، جب کہ مقبوضہ بیت المقدس میں 2 پولیس افسران کو چھریوں کے وار سے زخمی کردیا گیا۔ چوتھے دن بھی شہر میں فلسطینیوں اور صہیونی فوج کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک سال قبل شروع ہونے والی جھڑپوں میں حالیہ چند ماہ کے دوران تیزی آئی ہے، جب کہ جمعہ کے روز سے کشیدگی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق حالیہ جھڑپوں کا آغاز اس وقت ہوا، جب فلسطینی مجاہدین کے ہاتھوں ابراہیمی مسجد کے قریب 2 اسرائیلی فوجی زخمی ہوگئے۔

بقیہ 9

عمارت کے پچھلے حصہ میں کوڑے کرکٹ میں لگی۔ لیکن عمارت میں موجود تمام 750 پاکستانی حجاج کو بخیریت محکمہ شہری دفاع کی ٹیم نے باہر نکال لیا۔

بقیہ 10

اور سڑکوں پر آگ لگادی۔ پولیس سے جھڑپوں کے دوران پانچ پولیس اہلکاروں سمیت ایک صحافی اور ایک شخص زخمی ہوا۔ لیبر یونینز نے حکومتی اصلاحات کو ملازمین کے حقوق کے خلاف قرار دیا ہے اور کئی ماہ سے اس کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔

بقیہ 11

زائرین جاں بحق ہوگئے جب کہ دیگر گیارہ لاپتہ ہیں، اس حادثے کی وجہ کشتی پر گنجائش سے زائد مسافروں کی موجودگی تھی۔ یہ واقعہ دارالحکومت بنکاک سے 80 کلومیٹر شمال میں چاؤ پھرایا دریا میں پیش آیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس دو منزلہ کشتی پر تقریباً ایک سو تہائی مسلم زائرین سوار تھے۔ پولیس کا کہنا تھا کہ لاپتا افراد کی تلاش کے لیے غوطہ خوروں سے مدد لی گئی ہے۔ حکام کے مطابق اس واقعے میں کوئی غیر ملکی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا ہے۔

بقیہ 12

افراد کے مرکز کے قریب کچرے کے ڈبے میں دھماکے سے 29 افراد زخمی ہوگئے، جس کے قریب اقوام متحدہ کا صدر دفتر بھی واقع ہے۔ پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا، جب کہ 2 عمارتیں خالی بھی کرالی گئی ہیں۔ انسداد دہشت گردی ڈپارٹمنٹ اور ایف بی آئی کے اہلکار بھی موقع پر موجود ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکہ رہائشی علاقے کے قریب ہوا اور اس کی آواز کافی بلند تھی اور دھماکے کے بعد لوگ یہاں، وہاں بھاگتے دکھائی دیئے۔ گورنر اینڈریو کومو کے مطابق شہر کے اہم مقامات پر ایک ہزار اضافی سیکورٹی اہلکار تعینات کردیئے گئے ہیں، جس کسی نے بھی یہ بم رکھے ہیں، ہم انہیں ڈھونڈ لیں گے اور انہیں انصاف کے کٹہرے تک پہنچایا جائے گا۔ اس سے چند گھنٹے پہلے ہی نیو جرسی میں چیریٹی ریس کے موقع پر 3 پائپ بم دھماکے ہوئے ہیں، جس میں کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں، تاہم ریس منسوخ کردی گئی۔ ادھر ریاست منی سوٹا کے ایک شاپنگ مال میں چاقو بردار حملہ آور نے 8 افراد کو وار کرکے زخمی کردیا۔ عینی شاہدین کے مطابق حملہ آور نے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے چاقو سے اندھادھند وار کیے، جو پولیس کی جوابی کارروائی میں مارا گیا۔ طبی ذرائع کے مطابق گھائل ہونے والے 6 افراد کو طبی امداد دے کر گھر بھیج دیا گیا، جب کہ 3 اسپتال میں زیر علاج ہیں، جن میں ایک کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ امریکی صدر بارک اوباما نے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحتیابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔

بقیہ 13

ہے۔ ادھر حج کے موقع پر سعودی عرب کی قیادت میں اتحادی فضائیہ کی بمباری کے نتیجے میں 26 افراد مارے گئے۔ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق مارے جانے والے عام شہری ہیں، شمالی صنعا کے علاقے بیت سعدان کے مقام ارحب میں 15 افراد اس وقت بمباری کے نتیجے میں مارے گئے، جب وہ پانی کیلئے کھدائی کررہے تھے، اس موقع پر 20 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے۔ دوسرا حملہ اس وقت کیا گیا، جب وہاں لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوچکی تھی۔ برطانوی خبرایجنسی کے مطابق سعودی قیادت میں اتحاد کے طیاروں نے پانی کی کھدائی کیلئے استعمال کی جانے والی مشین کو راکٹ لانچر تصور کرتے ہوئے نشانہ بنایا۔ دوسرے حملے میں 11 افراد کی ہلاکت ہوئی۔ سعودی قیادت میں فوجی اتحاد کے ترجمان نے واقعے پر تاحال تبصرہ نہیں کیا۔

بقیہ 14

پورا کرنا طالبات کا آئینی حق ہے۔ تعلیم کے شعبے سے منسلک لوگوں کو چاہیے کہ وہ انسانی وقار، تنوع اور عدم تفریق کے اصولوں کو فروغ دیں۔ مذہبی لباس کو فیشن سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کینیا میں پہلے ہی سرکاری سکولوں میں مسلمان طالبات کو یونیفارم کے ساتھ حجاب اور پردے کی اجازت ہے۔ کینیا کے آئسیولو کاؤنٹی کے میتھوڈسٹ چرچ نے حکومت کے اس حکم کو عدالت میں چیلنج کیا تھا جس میں مسلمان طالبات کو یونیفارم کے ساتھ حجاب پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔ کینیا کی اپیل کورٹ کا فیصلہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف تھا جس میں میتھوڈسٹ چرچ کی درخواست کو مانتے ہوئے سکول یونیفارم کے ساتھ حجاب پہننے کو روک دیا تھا۔

بقیہ 15

سعد معن نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ الخیل کمپلیکس کے باہر ہونے والے دھماکوں میں سے ایک خودکش، جب کہ دوسرا کار میں نصب بارودی مواد کے ذریعے کیا گیا۔ سعد معن نے بتایا کہ پہلے ایک کار میں دھماکہ ہوا، جو الخیل شاپنگ سینٹر کے پاس کھڑی تھی، دھماکے کی آواز اور شدت سے خوف وہراس اور بھگدڑ مچ گئی، جس کے فوری بعد خودکش بمبار نے کمپلیکس کے باہر دھماکہ خیز مواد سے بھری کار کو اڑا لیا، دھماکے کے نتیجے میں 58 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوچکی ہے۔ ذرائع وزارت داخلہ کے مطابق الخیل ٹریڈ سینٹر کا افتتاح ایک سال قبل کیا گیا تھا اور یہ تجارتی مرکز رات گئے تک کھلا رہتا ہے، جب کہ عیدالاضحیٰ کی تیاری کے باعث خریداروں کا رش زیادہ تھا، تاہم تجارتی مرکز کے اندر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بقیہ 16

کے چیر9 مین بھی ہیں۔ یاد رہے کہ حال ہی میں عبدالعزیز الشیخ نے ایک بیان دیا تھا جس میں انھوں نے ایرانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ ان کا یہ بیان ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ علی خامنہ ای کی جانب سے سعودی عرب پر حج کے انتظامات کے حوالے سے شدید تنقید کے جواب میں آیا تھا۔ آیت اللہ علی خامنہ ای نے تجویز دی تھی کہ مسلمان ممالک حج پر سعودی اختیار کو ختم کرنے کے بارے میں سوچیں۔

بقیہ 17

بیان میں کہا کہ مقبوضہ وادی میں جاری انتفاضہ نے بھارت اور مقبوضہ علاقے میں اسکے حواریوں کو حواس باختہ کردیا ہے اور انہوں نے نہتے شہریوں پر مظالم کی تمام حدیں پار کرلی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام نے ثابت کردیا ہے کہ وہ اپنے پیدائشی حق، حق خودارادیت کے حصول کیلئے کسی بھی قربانی سے ہرگز دریغ نہیں کریں گے۔ سید علی گیلانی نے کہا کہ بھارت اب بھی جھوٹ اور مکروفریب کے خول سے باہر نکلنے کے لیے تیار نہیں اور وہ ابھی بھی ''اٹوٹ انگ'' کی رٹ پر قائم ہے جو بے شرمی اور ڈھٹائی کی انتہا ہے۔

WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
القلم پشاور

تحفۃ القلم

افاداتِ اکابر

علماء کی ذمہ داری اور ان کے فرائض

ایک طبقہ علماء کا ہے، علماء پر سب سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کامل اخلاص اور پوری تندہی سے اس وقت کام کریں وہ یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کو عزت دی ہے وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کے دین مبین کا صدقہ ہے، مسلمانوں میں ہماری جو کچھ عظمت و احترام اور ادب ہے وہ سب اللہ کے دین سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہے، آج اس ملک میں اسلام پر جو کچھ گذر رہا ہے یا گذرنے والا ہے اس میں علماء کیا کردار ادا کریں گے؟ دنیا کی آنکھیں اس کی طرف لگی ہوئی ہیں، علماء جو کچھ کریں گے تاریخ اپنے سفینوں میں اور قوم اپنے سینوں میں اس کو ہمیشہ محفوظ رکھے گی، آج علماء کے امتحان کا وقت آگیا ہے، ضرورت ہے کہ ہم حق کہیں اور حق کے لئے کہیں اور حق تعالیٰ جل مجدہٗ کی رضا و خوشنودی کے لئے کہیں اور جو کام کریں نفس کا شائبہ تک اس میں نہ ہو۔

(بصائر و عبر: ص ۵۵ تا ۵۶)

معارفِ جہاد

[illegible]

اپنی نسبت کی لاج رکھنا

نسبت اور تعلق بڑی چیز ہے مگر یہ اس وقت کام آتی ہے جب اس نسبت کی لاج رکھی جاتی ہے...... کیونکہ اگر خالی نسبت سے کام چل جاتا تو حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا ہمیشہ ہمیشہ کی ناکامی و نامرادی میں مبتلا نہ ہوتا...... پس مسلمانوں کو بھی اس چیز کا حق ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اپنی نسبت اور تعلق پر خوشی منائیں...... اور دوسری قوموں مثلاً یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں اپنے تابناک ماضی پر اپنا سر بلند رکھیں، مگر صرف اسی پر اکتفا نہ کریں...... بلکہ اپنا ایمان صحابہ کرام کے ایمان جیسا، اپنا عقیدہ صحابہ کرام کے عقیدے جیسا، اپنا عمل صحابہ کرام کے عمل جیسا اپنی سوچ صحابہ کرام کی سوچ جیسی، اپنا معاشرہ صحابہ کرام کے معاشرے جیسا، اور اپنی تہذیب صحابہ کرام کی تہذیب جیسی بنائیں تب انہیں وہی کچھ ملے گا جو صحابہ کرام کو ملا...... یعنی اللہ کی رضا، دنیا و آخرت کی بے مثال کامیابی اور حقیقی عزت..(یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۷۰)

یہ کس کی تجارت؟

یہ کون لوگ ہیں جو بازار میں جا کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام بھول جاتے ہیں...... کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں...... جعلی چیزیں بنا کر لوگوں کی صحت سے کھیلتے ہیں...... اور سارا دن جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے مقدر کی چند کوڑیاں کماتے ہیں...... آخر یہ کن کے راستے پر چل رہے ہیں؟ یہ تجارت صحابہ کرامؓ کی تجارت ہے یا یہودیوں کی.(یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۷۱)

تابندہ ستارے

50

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

قاضی ابن شداد اور علامہ شہاب الدین مقدسیؒ نے لکھا ہے کہ سلطان نورالدین نے المنیطرہ کو ۵۶۲ھ میں فتح کیا۔ تاہم اس بات پر سب مؤرخین کا اتفاق ہے کہ منیطرہ کی فتح سے عیسائیوں کی قوت پر بڑی کاری ضرب لگی اور کچھ عرصے کے لیے ان کی سرگرمیاں بالکل سرد پڑ گئیں۔

☆☆☆

مصر کی دوسری مہم

مصر کے تمول اور ضعف کو مسلمان اور عیسائی دونوں دیکھ آئے تھے اور جان چکے تھے کہ اس ملک میں اپنی آزاد حیثیت کو برقرار رکھنے کی سکت نہیں رہی۔ شیرکوہ نے نورالدین پر اچھی طرح واضح کر دیا کہ مصر عیسائیوں سے صرف اسی صورت میں بچ سکتا ہے کہ ہم خود اس پر قبضہ کرلیں۔ ہمارا منتہائے مقصود یروشلم اور فلسطین و شام کے دوسرے علاقوں سے عیسائیوں کو نکالنا ہے۔ اگر خدانخواستہ انہوں نے مصر پر قبضہ کرلیا تو ان کا اقتدار نہ صرف ان علاقوں پر مستحکم ہوجائے گا بلکہ ہمارے مقبوضات اور دوسرے بلادِ اسلامیہ بھی معرضِ خطر میں پڑ جائیں گے۔ سلطان نے شیرکوہ کے مشورہ کی اصابت کو تسلیم کرلیا اور اس کو دوبارہ مصر جانے کی اجازت دے دی۔

۱۲ ربیع الاول ۵۶۲ھ کو شیرکوہ دو ہزار سواروں کے ساتھ دوبارہ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ اس بار بھی صلاح الدین یوسف اس کے ہمراہ تھا، قاضی بہاؤ الدین ابن شداد کا بیان ہے کہ شاور نے شیرکوہ کی پیش قدمی کی خبر سن کر اموری شاہِ یروشلم کو اپنی مدد کے لیے بلا بھیجا۔ اموری ایک جرار لشکر لے کر شیرکوہ کے پہنچنے سے پہلے ہی مصر میں داخل ہوگیا اور مصری فوج کے ساتھ مل کر شیر کوہ کی مزاحمت کی تیاری کرنے لگا۔ شیرکوہ خشکی کے راستے فرانسیسی مقبوضات کو دائیں جانب چھوڑتے ہوئے مصر میں داخل ہوا اور اطفیح کے قریب دریائے نیل کو عبور کر کے مصر کی مغربی جانب جیزہ میں پڑاؤ ڈال دیا۔ یہاں وہ ۵۴ روز تک مقیم رہ کر شاور اور اس کے عیسائی مددگاروں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا رہا۔ اس دوران مصری حکومت نے عیسائیوں سے تحریری معاہدہ کرلیا کہ ان کو دو لاکھ اشرفیاں جنگ سے پہلے اور دو لاکھ فتح حاصل کرنے کے بعد ادا کی جائیں گی۔ اس معاہدہ پر خلیفہ العاضد نے خود اپنے دستخط ثبت کیے۔ اس معاہدہ کی تکمیل کے بعد عیسائیوں اور مصریوں کی متحدہ فوج شیرکوہ کی طرف بڑھی۔ شیرکوہ جیزہ سے صعیدہ کی طرف کوچ کر کے بابین کے مقام پر خیمہ زن ہوگیا۔ یہاں اس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ دشمن کے پاس بے شمار فوج اور سامان جنگ ہے۔ شیرکوہ بڑا شجاع اور بلند حوصلہ آدمی تھا، وہ خود تو دشمن کے لاؤ لشکر سے ہراساں نہ ہوا البتہ یہ فکر اسے ضرور ہوئی کہ کہیں اس کی قلیل اور غریب الدیار جمعیت کے دل نہ چھوٹ جائیں۔ چنانچہ اس نے تمام سرداران فوج کو بلا کر صحیح صورتِ حال ان کے سامنے رکھ دی اور آیندہ لائحہ عمل کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ بیشتر امیروں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس اجنبی ملک میں اگر خدانخواستہ ہم شکست کھا گئے تو ہمارے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔

یہاں کے عوام، خواص، لشکری اور کسان سب ہمارے خون کے پیاسے ہیں وہ چن چن کر ہم کو قتل کر ڈالیں گے، پھر دو ہزار سواروں کے ساتھ بیس پچیس ہزار فوج کا مقابلہ کرنا یوں بھی دانائی سے بعید ہے، ہمارے لیے فی الحال بہتر یہی ہے کہ دریائے نیل کو مشرقی جانب سے عبور کر کے واپس شام چلے جائیں۔ لیکن ایک شیر دل فوجی سردار شرف الدین برغش تلوار زمین پر ٹیک کر کھڑا ہوگیا اور اس نے للکار کر کہا: ''دوستو! دشمن کی کثرت کے خوف سے پیٹھ پھیر کر وطن کو بھاگ جانا صریح بزدلی اور نمک حرامی ہے، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو شخص موت یا قید سے ڈرتا ہے وہ فوج میں کیوں شامل ہوتا ہے، اس کو چاہیے کہ مخنثوں میں شامل ہوجائے یا عورتوں کے ساتھ گھر میں بیٹھ رہے۔ خدا کی قسم! اگر ہم یہاں سے بغیر جنگ کیے واپس گئے تو خدا کی ناراضی کے علاوہ الملک العادل نورالدین محمود کے غضب کا نشانہ بھی بن جائیں گے، وہ ہماری تنخواہیں بند کردے گا اور جاگیریں ضبط کرلے گا۔ جب وہ ہم سے پوچھے گا کہ تم مسلمانوں کا مال کھاتے ہو اور ان کے دشمنوں سے بھاگتے ہو، مصر کو کفار کے حوالے کیوں کر آئے تو اس کا کوئی جواب ہمارے پاس نہ ہوگا، بھائیو! خدا سے ڈرو، کل قیامت کے دن وہ تمہاری نمک حرامی کا محاسبہ کرے گا۔''

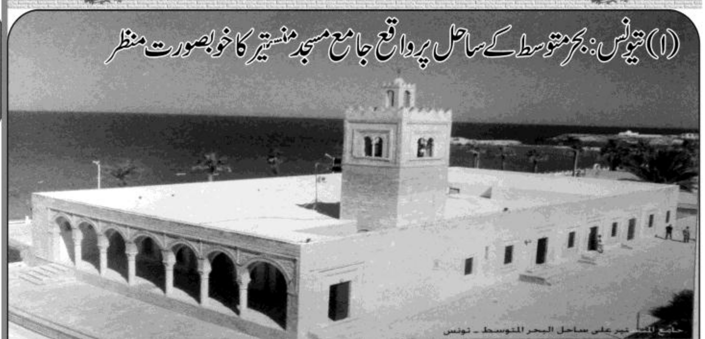
برغش کی مجاہدانہ للکار نے تمام فوجی سرداروں کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور پھر جب صلاح الدین یوسف نے بھی اُٹھ کر پرزور الفاظ میں اس کی تائید کی تو سب لوگ جنگ کرنے پر متفق ہوگئے۔ شیرکوہ بھی دل سے یہی چاہتا تھا اس نے دوسرے دن اپنی فوج کو اس طرح مرتب کیا کہ سابقہ دستور کے خلاف قلب میں اپنی جگہ صلاح الدین کو مقرر کیا اور خود چند آزمودہ کار بہادروں کو لے کر میمنہ سنبھال لیا، میسرہ کی قیادت اس نے شرف الدین برغش کے سپرد کی، اور اس کے ساتھ ہی اس نے صلاح الدین کو ہدایت کی کہ دشمن جب قلب پر دباؤ ڈالے تو تم منظم پسپائی اختیار کرلینا اور دشمن کو اپنے تعاقب میں آگے بڑھنے کا موقع دینا۔ اس کے بعد میں اور شرف الدین برغش اس سے نبٹ لیں گے۔ شیرکوہ کی یہ دور اندیشانہ جنگی چال بڑی کارگر ثابت ہوئی۔ جنگ کا آغاز ہوتے ہی عیسائیوں نے قلب لشکر پر زبردست حملہ کردیا۔ ان کا خیال تھا کہ سپہ سالار (شیرکوہ) قلب کی قیادت کر رہا ہے اور اس کو مغلوب کر کے جنگ آسانی سے جیت لی جائے گی۔

☆......☆......☆

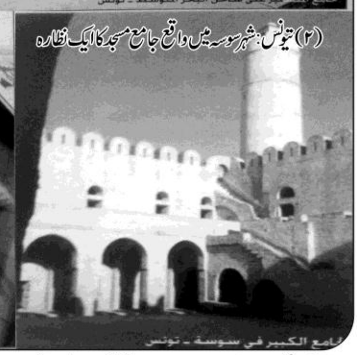
عہدِ زریں

تیونس میں چند اسلامی یادگاریں

تحریر: عثمان بن عفان


(۱) تیونس: بحر متوسط کے ساحل پر واقع جامع مسجد منستیر کا خوبصورت منظر

جامع المنستير على ساحل البحر المتوسط - تونس


(۲) تیونس: شہر سوسہ میں واقع جامع مسجد کا ایک نظارہ

الجامع الكبير في سوسة - تونس


(۳) قرآن کریم کے مخطوطہ کا ایک ورق جو کوفی خط میں لکھا ہوا ہے اور غالباً پانچویں صدی ہجری کی کتابت ہے۔

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

گانے بجانے کا گناہ

شادیوں میں سینکڑوں روپے گانے بجانے اور رنڈیاں نچوانے اور ڈومیاں گوانے پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ جس کی شادی میں گانا بجانا نہ ہو، گراموفون نہ بجے، باجے والے نہ آئیں اسے پھیکا اور بے مزہ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

امرنی ربی بمحق المعازف والمزامير والاوثان والصلب وامر الجاهلية

مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں گانے بجانے کے سامان مٹادوں اور بتوں اور (عیسائیوں) کی صلیب (سولی) کو اور جاہلیت کی چیزوں کو ختم کردوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضور اقدس ﷺ نے جن چیزوں کے مٹانے کو اپنی بعثت کے مقصد میں شامل فرمایا۔ افسوس ہے کہ اسلام کے مدعی ان چیزوں سے اپنی شادیوں کو سجاتے ہیں اور مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ مسجدوں میں نمازیں ہوتی ہیں اور مائیک سے گانے نشر ہوتے رہتے ہیں اور سارے محلے میں گانوں کی ایک مصیبت کھڑی ہوجاتی ہے، شور شار میں مریض بھی عافیت سے آرام نہیں کرسکتا۔

ایک زمانہ تھا جب مسلمان ہندوؤں سے بھڑ جاتے تھے اور مسجد کے سامنے باجا بجانے پر جان دینے اور جان لینے کے لیے تیار ہوجاتے تھے۔ آج مسلمان خود ہی مسجد کے سامنے باجا بجاتا ہے اور عین نماز کے وقت گانے کی آوازیں نمازیوں کے کانوں میں ٹھونستا ہے۔

لڑکے یا لڑکی پر رقم لینا حرام ہے اور رشوت ہے

بعض لوگ کئی کئی ہزار روپے لے کر لڑکی دیتے ہیں اور اس کے برعکس بعض علاقوں میں اس شرط پر لڑکی لیتے ہیں کہ لڑکی کے ساتھ اتنی رقم اور اتنا سامان دیں۔ ان رقموں اور مالوں کا لینا دینا رشوت ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور ساتھ ہی حدیث بالا کے بھی خلاف ہے۔ رقموں کے لین دین کی بری رسم کی وجہ سے بیاہ شادی میں کم سے کم اخراجات کیسے ہوسکتے ہیں۔ رقم اور سامان کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بعض مرتبہ تیس چالیس سال کی عمر ہونے تک کہیں جوڑ نہیں بیٹھتا۔ خدا تعالیٰ اتباع سنت کی توفیق دے۔

بالغ لڑکی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا ایک بار نکاح ہوچکا ہو اور پھر شوہر کی موت یا طلاق مل جانے کی وجہ سے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرنا ہو تو اس کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے وضاحت کے ساتھ زبان سے اجازت نہ لے لی جائے اور جس (بالغ) لڑکی کا نکاح پہلے نہیں ہوا ہے۔ اس کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اس کی اجازت کیسے ہوگی۔ (وہ تو شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکے گی) آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جانب سے یہی اجازت سمجھی جائے گی کہ جب اس سے اجازت لی جائے تو خاموش رہ جائے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی اپنے اختیار سے کرسکتا ہے۔ نابالغ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار کرے اور ولی نکاح پڑھا دے تب بھی نکاح ہوجائے گا اور ولی کو شریعت نے یہ اختیار اس لیے دیا ہے کہ بعض اوقات اچھے خاندان میں مناسب رشتہ مل جاتا ہے اور بلوغ کا انتظار کرنے میں اس رشتہ کے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لڑکے اور لڑکی کی بھلائی اور بہتری کے لیے اگر نابالغی میں ان کا نکاح کردیا جائے جو اصول شریعت کے مطابق ہو تو درست ہے۔ ہاں اگر لڑکی کا فائدہ ملحوظ نہ ہو بلکہ ولی (خواہ باپ دادا ہی ہو) اپنی ذاتی مصلحت یا دنیاوی منفعت کے لیے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کردے تو یہ درست نہیں ہے۔ بعض حالات میں یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا اور بعض حالات میں منعقد تو ہوجاتا ہے مگر لڑکے اور لڑکی کو مسلم حاکم کے یہاں درخواست دے کر نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہوتا ہے۔

شاہ جیؒ کے علمی جواہر پارے

5

(۱۰) ایک بار کسی دوست نے پوچھا: شاہ جی! صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے آپ کو کیوں چھوڑ دیا۔ فوراً بولے: بھائی وہ نوری ہیں ہم خاکی ہیں۔ ان نوریوں سے امید وفا کیسی، سب سے بڑے نوری (حضرت جبرئیل علیہ السلام) نے میرے نانا (حضور ﷺ) کو (معراج کی رات) راستہ ہی میں نہ چھوڑ دیا تھا، کہا: آگے چلو کہا: نہیں چلتا ذرا آگے چلوں تو پر جل جائیں۔ نوری رہ گیا اور خاکی آگے جا بیٹھا۔

ہائے! نہ ہوا بخاری اگر میں ہوتا تو میاں کا حکم مان کر آگے چل ہی پڑتا، پر جل جاتے تو کیا ہوتا میاں کی اطاعت میں اور آقا کی دہلیز پر تو جلتے اس سے اور کون سا بہتر موقعہ ہوتا۔

چوں رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر
کہ مبادا بار دیگر نہ رسی بدیں تمنا

پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ زمین میں خلیفہ بنانا چاہتا ہوں پھر اس کا پتلا گارے سے تیار کیا۔ پھر نوری فرشتوں سے اس خاکی پتلے کو سجدہ کرایا جس میں روح پھونک دی تھی۔ اس وقت بھی فرشتے اس خاک کے فضل و کمال سے واقف نہ تھے اور معراج میں بھی اس علم و مقام سے نا آشنا تھے، خاکی پتلے میں آکر ہی تو روح آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ بنی، اللہ تعالیٰ کے ہاں جو عزت و حرمت ہے وہ تواضع و انکسار، عبدیت و عبودیت کی ہے اور یہ خاکی عنصر ہی کی برکت ہے۔ (ترجمان اسلام ص ۱۶ یکم ستمبر ۱۹۶۱)

(۱۱) انتخاب کے کچھ دنوں پہلے حضرت شاہ صاحب سماجی برائیوں کی قباحتوں اور ان کے اسباب اور سدباب پر تقریر کرتے ہوئے فرمانے لگے: ایسے آدمیوں کو اپنا نمائندہ نہ بنانا جو سینما کے برے نتائج سے، چور بازاری کی لعنت سے، رشوت کی برائیوں سے، کینہ پروری کی جہالت سے، ماڈرن ثقافت کی بے حیائی سے، جاہلانہ رسوم و بدعات سے، جعل سازیوں اور عیاریوں سے ملوث ہوں اور تمہارے لینے کے دینے پڑ جائیں۔ ایک ذیلدار امیدوار جو ان خامیوں کا حامل تھا ایک دم اُٹھا اور کہنے لگا: شاہ جی آپ ووٹ لینے کے لئے شو (تماشہ) دکھا رہے ہیں۔ آپ نے فوراً ہی جواب ارشاد فرمایا: ہم شو نہیں دکھا رہے ہیں بلکہ شُو (جوتا) دکھا رہے ہیں۔ اس پر وہ شخص اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔ (ترجمان اسلام ص ۲۴ نومبر ۱۹۶۱ء)

(۱۲) ایک موقعہ پر حضرت شاہ جی نے سورۂ صافات کی آیت ''فما ظنكم برب العلمين'' کا ترجمہ یوں فرمایا: پس تم نے تمام مخلوقات کے مالک کے لئے کیا رکھا ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم کو راہِ راست پر لانے کے واسطے سعی فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے عبادت اور بندگی جب غیر اللہ کے لئے روا رکھی تو خدا تعالیٰ کے لئے باقی کیا رہ گیا؟ عبادت ہی تو خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص تھی جب وہ ہی من دون الله (اللہ کے سوا) کے واسطے ثابت ہونے لگی تو بتلاؤ اب رب العالمین کے سامنے پیش کرنے کے لئے کون سا تحفہ باقی رہ گیا۔ (پیام اسلام امیر شریعت نمبر)

(۱۳) ایک موقعہ پر ''ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله ﷺ وخاتم النبيين وكان الله بكل شیء عليما'' کے سلسلہ میں تقریر فرماتے ہوئے خاتم النبیین کی توضیح و تشریح یوں فرمائی کہ خاتم النبیین کے معنی قادیانی حضرات کے کہنے پر اگر نبوت کی انگوٹھی یعنی مہر کے کئے جائیں تو بھی ''ختم نبوت'' پر کوئی حرف نہیں آتا۔ گورنمنٹ کے مقرر کردہ محکمہ کی طرف سے جس مکان کے دروازے پر سیل یعنی مہر لگ جائے تو عوام کا کوئی شخص اسے نہیں توڑ سکتا۔ اسی طرح محکمہ ڈاک کے جس تھیلے پر مہر لگادی جاتی ہے اسے راستہ میں کوئی کھول نہیں سکتا تاوقتیکہ منزل مقصود پر افسر مجاز تک نہ پہنچے، مگر یہ سب کچھ دنیا کے نظام ہیں، خدائی نظام کے تحت نبوت کے جس تھیلے پر خاتمے کی مہر ثبت ہوچکی ہے اسے کھولنے کی تاقیامت کسی بشر کو اختیار اور طاقت نہیں ہے۔ (پیام اسلام ص ۱۰۲ بخاری نمبر)

(۱۴) حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ الصمد کے معنی میں مجھے ہمیشہ تردد رہا کہ ''اللہ بے نیاز ہے'' بس یوں ہی دل کو تسکین نہ ہوتی۔ جیل ہی کا واقعہ ہے کہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ کا ترجمہ قرآن پاک دیکھ رہے تھے کہ اچانک اس کا خیال آیا کہ دیکھیں شاہ صاحب کیا لکھتے ہیں جب وہ جگہ نکالی تو حضرت نے ترجمہ فرمایا ہے ''اللہ نرادھار ہے'' شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں کبھی اسے ''نرادھار'' پڑھوں کبھی کچھ کبھی کچھ، پھر میں اپنے جیل ہی کے ایک ساتھی پنڈت نیکی رام شرم کے پاس گیا جو بہت فاضل بھی تھا اس سے پوچھا کہ یہ لفظ کیا ہے؟ وہ دیکھتے ہی جھومنے لگا اور واہ واہ کے نعرے بلند کرنے شروع کردیئے میں نے چند لمحے انتظار کے بعد کہا: کیا عجب آدمی ہیں میں انتظار میں ہوں اور آپ اپنے ہی آپ لطف رہے ہیں، مجھے بھی تو علم ہو کہ کیا معنی ہیں اس کے بعد اس نے بتایا کہ یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے ''نرادھار'' اور یہ اس ذات پر بولا جاتا ہے ''جس کا کام کسی بن نہ اڑے اور جس بن کسی کا کام نہ بنے'' فرمایا تب مجھے تسکین ہوئی اور یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گمشدہ متاع مل گئی ہو۔ (امروز ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱)

(۱۵) سولہویں پارہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ زندگی کا ذکر ہے اس گفتگو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

وجعلني نبيا وجعلني مباركا اين ما كنت واوصاني بالصلوة والزكوة مادمت حيا

اور اس نے مجھ کو نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں دنیا میں زندہ رہوں۔

شاہ جیؒ نے ایک دن اپنے متوسل مولوی لیٹین صاحب سے پوچھا: جانتے ہو اين ما كنت کیوں فرمایا؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، پھر فرمایا: کیا یہ بھی جانتے ہو کہ سارے قرآن میں کسی اور نبی کے ذکر میں بھی یہ جملہ ہے؟ اس پر بھی انہوں نے نفی کا اظہار کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ہے علت اس تخصیص کی یہ ہے کہ ایک ہی نبی ہے جو زمین پر بھی تھا اور آسمان پر بھی نزول ہوگا ورنہ این ما کنت کا معنوی مقصد فوت ہوجاتا ہے، اگر انہیں مردہ تسلیم کرلیا جائے اور سرینگر میں دفن بھی مان لیا جائے جیسا کہ نصرانی وغیرہ کہتے ہیں اور بڑی دلیل یہ ہے کہ جو آگے آیت کے آخر میں مادمت حيا جب تک میں زندہ ہوں۔ یہ مسیح علیہ السلام کی حیات کی قوی ترین دلیل ہے۔ (ایضاً)

(۱۶) ایک دفعہ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے گھر حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ اور بہت سے علماء جمع تھے، شاہ جی نے آیت وتوفنا مع الابرار پڑھ کر سب سے اس کے معنی پوچھے، سب نے عام معنی کئے کہ ''موت دے ہمیں نیکوں کے ساتھ'' شاہ جی نے دریافت فرمایا: کچھ اور؟ سب نے سکوت اختیار کیا آپ نے فرمایا کہ پنجابی میں

''تے پوری پا ساڈی نال نیکاں دے'' (اور ہمیں نیکوں کے ساتھ اُٹھا) ہر طرف سے سبحان اللہ سبحان اللہ کی آواز آنے لگی، مولانا خیر محمد صاحب نے فرمایا: ماشاء اللہ شاہ جی یہ آپ ہی کا حصہ ہے اور آپ نے بالکل لفظی اور لغوی اور اس کے مطابق معنی بیان فرمائے ہیں پھر دیر تک تمام حظ اندوز ہوتے رہے۔ (ایضاً)

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

165

بہر حال حدیث نبوی ﷺ سے طبی معنی و مفہوم بھی واضح ہوجاتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وہ خبر بہت مشہور ہے کہ جب وہ ملک شام گئے اور مقام سرغ پہنچے تو آپ کو بتایا گیا کہ ملک شام میں طاعون پھیلا ہوا ہے (یہ سن کر) آپ وہاں سے واپس چلے آئے۔ ''سرغ'' وادی تبوک میں ایک بستی کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ''سرغ'' حجاز کا آخری علاقہ ہے اور بعض کے نزدیک سرغ اور مدینہ کے مابین تیرہ مراحل کا فاصلہ ہے۔

چیچک اور خسرہ وغیرہ کا ذکر:

جاننا چاہیے کہ چیچک کی بہت سی اقسام ہیں کوئی چیچک سفید رنگ کی ہوتی ہے اور کسی کا رنگ سرخ ہوتا ہے، کسی کا زرد اور کسی کا بنفشی اور کسی کا سبز اور کسی کا سیاہ ہوتا ہے۔ سفید رنگ کی (دوسروں کی بہ نسبت) بہتر ہے کیونکہ یہ طبیعت کی قوت پر دلالت کرتی ہے جیسے سفید رنگ کی پیپ کی حالت ہوتی ہے سفید اور سرخ سے کم درجہ زرد رنگ کا ہے اور زرد سے کم بنفشی رنگ ہے اور سبز اور سیاہ رنگ بہت خراب ہے۔ تعداد میں کم ہو تو سلامتی والی بات ہے اسی طرح جس کا حجم بڑا ہو اس میں بھی سلامتی ہے۔ اس لیے کہ یہ مادہ کی مطاوعت اور قوت طبیعت پر دلالت کرتا ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب اگر وہ بہت زیادہ نہ ہو، یعنی ایسا نہ ہو کہ ایک دانہ ابھی نہ نکلا ہو کہ اس کے پہلو میں ایک اور نکل آئے اور جو دانے تعداد میں زیادہ اور حجم میں چھوٹے ہوں وہ ردی ہیں، سب سے سلامتی والے وہ ہیں جو تیسرے دن نکلنا شروع ہوں یا اس کے قریب قریب، دیر سے نکلنا، قوت مادہ اور عاجزی طبع پر دلالت کی وجہ سے ردی اور خراب ہیں۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

☆......☆......☆

الادب و الادیب

ہر شجر پر ثمر نہیں ہوتا
ہر کوئی معتبر نہیں ہوتا
ہر کسی کی دعاء نہیں لگتی
ہر کوئی باأثر نہیں ہوتا
ہر دوا کارگر نہیں ہوتی
ہر کوئی چارہ گر نہیں ہوتا
ہر ستارہ چمکتا ہے لیکن
ہر ستارا قمر نہیں ہوتا
باغباں اس کو بھی سنوارتا ہے
پھول جس شاخ پر نہیں ہوتا
جب کبھی دل پہ چوٹ لگتی ہے
درد ہوتا ہے، پر نہیں ہوتا
تیغ زن، تیغ زن ہی رہتا ہے
وہ کبھی بے ہنر نہیں ہوتا
اس کو دکھڑے سنا رہی ہوں میں
جس کے دل پر اثر نہیں ہوتا

(ہمشیرہ بابر آفریدی شہیدؒ)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ کے گراں قدر ہفت روزہ القلم کا ابتدا ہی سے قاری ہوں۔ اللہ رب العزت القلم کے جملہ کالم نگاروں و اراکین ادارہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔ (آمین) عاشق رسول غازی ممتاز قادری شہیدؒ کی شہادت سے متعلق القلم نے فروعی و مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر جس خوبصورت انداز کے ساتھ موصوف شہید کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس پر دلی طور سے ہدیہ تبریک قبول کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں سے دور رکھے جو مسلمانوں کو فروعی مسائل میں اُلجھا کر افتراق و انتشار کی فضاء پیدا کر کے اپنے مفادات و مذموم عزائم کے لیے مصروف عمل ہیں۔ خالقِ کائنات مسلمانان پاکستان کو اسلام کی سربلندی (جو نظریہ پاکستان) و ناموس رسالت کے لیے ایک ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام......

(محمد رضوان مجید، لاہور)

الرحمت

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com



قربانی مہم ۱۴۳۷ھ

الرحمت قربانی مہم اپنی نوعیت کی وہ خاص اور مقبول ترین مہم ہے کہ اس میدان میں کوئی بھی اس کا ثانی نظر نہیں آرہا، قبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہر سال اس مہم میں بخوبی ترقی اسے آگے ہی بڑھائے لئے جارہی ہے

نفل قربانیاں جمع کرنے والے دس نمایاں اضلاع

ضلع عبداللہ بن مسعودؓ کراچی	328	ضلع حسینؓ کراچی	95
ضلع لاہور	173	ضلع فیصل آباد	93
ضلع عمر فاروقؓ کراچی	158	ضلع رحیم یار خان اور ضلع مردان	92
ضلع عثمان غنیؓ کراچی	133	ضلع بٹ خیلہ (مالاکنڈ ایجنسی)	84
ضلع بہاولپور	124	ضلع عبدالرحمٰن کراچی	82

اوراس سال تو اس مہم نے ایسا رنگ جمایا کہ عقل دنگ ہی رہ گئی۔ حالات کی چیرہ دستیاں کچھ ایسی تھیں کہ لوگ انفرادی اور اپنی واجبی قربانی کرنے سے گریزاں گریزاں سے تھے لیکن الرحمت نے اس مہم میں حیرت انگیز ریکارڈ قائم کیے۔اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے ،امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو، انہوں نے ایک اہم اسلامی عمل قربانی کو بے حد فائدہ مند بنانے کے لیے ایسا مبارک سلسلہ شروع فرمایا جس کے اثرات سے مسلمانوں کے کئی طبقات بھرپور نفع اٹھا رہے ہیں اور اہل خیر اس کے دوررس اثرات کو دیکھ کر بڑھ چڑھ کر اس عمل میں حصہ لے رہے ہیں۔

وہ کفریہ طاقتیں اوران کے حواری جو یہ سوچ رہے تھے اوراس کی منصوبہ بندیاں کررہے ہیں کہ مسلم معاشرہ علماء کرام، اسلامی شعائر اور مجاہدین سے کٹ جائے، اس سال کی الرحمت قربانی مہم نے ان کے ان منصوبوں کی بے وقعتی کو طشت ازبام کردیا۔

الرحمت قربانی مہم :بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے:

الرحمت وقف قربانی

الرحمت اجتماعی قربانی

وقف قربانی: کی حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنی واجب قربانی کے علاوہ اپنے والدین، اعزہ واقارت، علماء ومشائخ، یا نبی کریم ﷺ کے ایصال ثواب کے لئے نفل قربانی کرتے ہیں تو وہ یہی نفل قربانیاں، الرحمت کو جمع کرادیں، تا کہ یہ ادارہ مستند علماء کرام کی زیر نگرانی بہت سے ان افراد تک پہنچادی جائیں جو کچھ خاص نسبت بھی رکھتے ہوں اوران میں قربانی کی استطاعت بھی نہ ہو۔ مثلا محاذوں اور جہادی مراکز میں موجود جانباز، شہداء کرام کے پس ماندگان، اسیران وغازیان اور رضاء کاروں کے گھرانے، دینی مدارس، آفت زدہ مسلمان وغیرہ۔ چنانچہ اس پہلے مقصد کے لیے جو لوگ قربانی کی رقم جمع کراتے ہیں تو ان کی قربانیاں آگے دو

الرحمت قربانی مہم کا اجمالی جائزہ

کل اجتماعی قربانی:	3899
کل مالیت:	3,31,41,500
کل نفل قربانی:	3234
کل مالیت:	2,61,78,000
کل قربانیاں:	7133
کل مالیت:	5,93,19,500

صورتوں میں پہنچائی جاتی ہیں:

۱) قربانی کے جانور یا ان کی رقم جس سے وہ خود جانور خریدلیں

۲) قربانی کا گوشت

یعنی بہت سے جگہوں پر ایسا کیا جاتا ہے کہ مستحق افراد تک بعینہ قربانی کے جانور پہنچادیے جاتے ہیں یا انہیں وہ متعینہ رقم فراہم کردی جاتی ہے تا کہ وہ خود ہی جانور خریدلیں، جبکہ بعض مقامات پر جانور کی خریداری اور قربانی خود یہ ادارہ ہی کرتا ہے اور بعد میں اس کا مکمل گوشت مستحق افراد تک پہنچادیا جاتا ہے۔

ان قربانیوں کے مصارف کون سے ہیں؟ اوران کی قدر وقیمت کیا ہے؟ اوراس کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟ اس پر قدرے مفصل روشنی ڈالتے ہیں تا کہ اس الرحمت قربانی مہم کی اہمیت واضح ہوسکے۔

محاذ اور جہادی مراکز :اس حقیقت سے کون سا مسلمان ناواقف ہے کہ جہاد اسلام کی ایک اہم ترین فرض ہے، جو قیامت تک باقی رہتا ہے، نہ اب اسے کوئی منسوخ کرسکتا ہے اور نہ ہی اس میں تاویلات کر کے اسے ناقابل عمل قرار دے سکتا ہے۔ جہاد میں جان اور مال دونوں کی قربانی دینا پڑتی ہے۔اب اس راہ میں مال خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ممکن ہیں، انہی میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ اپنی واجب یا نفل قربانی ان مجاہدین تک پہنچادی جائے یا ان افراد تک پہنچادی جائے جو محاذ کے علاوہ دیگر جہادی مراکز میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے الرحمت قربانی مہم آپ کے لیے اسی صورت کو ممکن بناتی ہے اور آپ کی قربانیوں کو ان جانبازوں تک پہنچاتی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے جہادی میدانوں میں ڈٹے ہوئے ہوتے ہیں، آپ کی بھیجی ہوئی قربانی ان کے لیے کس قدر خوشی اور نفع کا باعث بنتی ہوگی؟ اس کا آپ خود ہی اندازہ لگالیں اور پھر سوچ لیں یہ مہم کس قدر قیمتی ہے جو جانثین کو ایسا فائدہ پہنچارہی ہے؟

شہداء کرام کے پس ماندگان :شہید کا امت پر یہ احسان ہوتا ہے کہ وہ اس امت اور امت کے دین کی خاطر اپنی جان قربان کرتا ہے، وہ اپنے گھربار اور بیوی بچوں سے دوری برداشت کرتا ہے، وہ اپنے کاروبار وتجارت سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے، مشکل ترین حالات کا سامنا کرتا ہے، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے، وہ دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیتا ہے۔ایسے محسنین کے پس ماندگان کی دیکھ بھال یقیناً ہماری ذمہ داری ہے، خوشی کے مواقع پر انہیں خوشی فراہم کرنا کس قدر اونچا کام ہے اور غم کے مواقع پر ان کے غم کو ہلکا کرنا کتنی بڑی نیکی ہے؟ اب آپ دیکھیں کہ الرحمت کی قربانی مہم کی طرف سے جب آپ کی جمع کرائی ہوئی قربانی اُن تک پہنچے گی تو یہ تینوں ذمہ داریاں اس کے ضمن میں اداء ہوجائیں گی: اگر وہ قربانی کرنے کی سکت نہیں رکھتے تھے تو اس کا جو غم ہوگا وہ دور ہوجائے گا، قربانی کی خوشی میں وہ بھی شریک ہوجائیں گے اوراس طرح انہیں عدم توجہ کی شکایت بھی نہ رہے گی اور یہ بات کی علامت ہوگی کہ مسلمان ان کی دیکھ بھال کررہے ہیں اور وہ ان سے غافل نہیں ہیں اور نہ ہیں انہیں بھلا چکے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟ اوران کے دلوں سے کیسی مخلصانہ دعائیں آپ کو پہنچیں گی؟

اسیران وغازیان ورضاء کار :اسیر وہی جو دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کے ہاتھوں قید ہوگئے ۔آج ان میں سے کچھ انڈیا کے مشرکین کی قید میں ہیں اور کچھ صلیبی افواج کے زندانوں میں بند ہیں۔ان کو لگی بیڑیاں کسی چوری اور ڈاکے کے جرم میں نہیں بلکہ صرف یہی جرم کہ وہ ان دشمنانِ دین کے سامنے سرنگوں کیوں نہ ہوئے؟ انہوں نے ان دشمنانِ اسلام سے ٹکر کیوں لی؟ اگرچہ یہ جرم نہیں بلکہ ایک اعزاز ہے اوراسی لیے یہ اسیران اس قید وبند کو ایک اعزاز سے کم نہیں سمجھتے۔لیکن کیا ان اسیران کے گھرانوں کی دیکھ بھال اوران کے ساتھ تعاون ہمیں نہیں کرنا چاہئے؟ کیا ہم انہیں بھلا دیں؟ ہرگز نہیں !انہیں یاد رکھا جاتا ہے اور الحمد للہ! الرحمت کی طرف سے یوں تو بہت سوں کو ہر ماہ وظیفہ بھی پہنچایا جاتا ہے لیکن عید قربان کے موقع پر قربانی بھی انہیں پہنچائی جاتی ہے، جس سے اس کا اظہار ہوتا ہے کہ ہم اپنے اسیران سے بے وفائی کرنے والے نہیں۔

دینی مدارس :ہمارے ملک میں جتنے بھی دینی مدارس ہیں، اُن میں سے شاید ہی کوئی ایسا مدرسہ ہو جو قربانی کے موقع پر کسی نہ کسی مہم میں مصروف نہ رہتا ہو۔ کہیں اجتماعی قربانی اگر وہ نہ ہو تو چرمِ قربانی مہم تو ضرور ہی چلائی جاتی ہے۔ الرحمت بھی اس سلسلے میں دینی مدارس کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی ہے۔ بہت سے دینی مدارس الرحمت کے زیر انتظام قائم ہیں، چنانچہ ان دینی مدارس کے طلبہ واساتذہ تک قربانیاں اوران کا گوشت پہنچایا جات ہے۔اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ دینی مدارس بے لوث انداز میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، دنیاوی تعلیمی اداروں کی طرح مال بٹورنا ان کا شیوہ نہیں ہے، اسی لیے دینی مدارس کے تمام اخراجات اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور مسلمانوں کے کئے ہوئے تعاون سے مکمل ہوتے ہیں۔ اس طرح قربانی کے موقع پر ان کے ساتھ تعاون کرنا ان کے ڈھیر سارے اخراجات کا بوجھ اتار دیتا ہے جس سے یہ تعاون کرنے والا ان کی دینی خدمات کے اجر میں شریک ہو جاتا ہے جو بڑی ہی غنیمت ہے۔

یہ سعادت اور کامیابی کے راستے ہیں جس پر چلنا اور ثابت قدم رہنا اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ممکن ہوتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور معیت مل جائے تو بھلا کون اس کی کامیابی والی منزل کھوٹی کرسکتا ہے؟

الحمد للہ! اس سال الرحمت کی قربانی مہم تمام تر نامساعد حالات کے باوجود عمدہ طریقے سے کامیاب ہوئی، اہل خیر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کارکنان نے دن رات محنت کرکے قربانیاں جمع بھی کیں اور انہیں جماعت کے حسب ہدایت متعلقہ مقامات تک پہنچانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ البتہ ایک بات کی یاددہانی ضروری ہے کہ اس سال قربانیوں کی مجموعی تعداد گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہے اوراس کی وجہ جماعت کا یہ نیا فیصلہ تھا کہ محبین سے صرف نفل قربانی لی جائے گی اور واجب قربانی نہیں لی جائے گی جبکہ گزشتہ سالوں میں نفل کے ساتھ واجب قربانی بھی لی جاتی تھی، چنانچہ اس حساب سے دیکھا جائے تو موجودہ تعداد بظاہر کم ہونے کے باوجود قابل رشک ہے کہ اتنے لوگوں نے واجب قربانی کے ساتھ ساتھ نفل قربانی کا بھی اہتمام کیا جبکہ اجتماعی قربانیوں کی طرف تو رجحان اس قدر قابل رشک ہے جو آپ تعداد اور مالیت سے لگا ہی سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس سال الرحمت قربانی مہم کی اجمالی کارگزاری درج ذیل ہے:

کل اجتماعی قربانی:

3899

اجتماعی قربانیوں کی مالیت:

3,31,41,500

کل نفل قربانی :

3234

کل مالیت:

2,61,78,000

کل قربانیاں:

7133

کل مالیت:

5,93,19,500

اس سال نفل قربانیاں جمع کرنے میں درج ذیل دس اضلاع نے نمایاں حیثیت حاصل کی:

ضلع عبد اللہ بن مسعودؓ کراچی 328، ضلع لاہور 173، ضلع عمر فاروقؓ کراچی 158، ضلع عثمان غنیؓ کراچی 133، ضلع بہاولپور 124، ضلع حسینؓ کراچی 95، ضلع فیصل آباد 93، ضلع رحیم یار خان اور ضلع مردان 92، ضلع بٹ خیلہ (مالاکنڈ ایجنسی) 84 اور ضلع عبدالرحمٰن کراچی نے 82

صوبائی طور پر نفل قربانی جمع کرنے میں صوبوں کی ترتیب درج ذیل ہے:

صوبہ حضرت علی المرتضیٰؓ، کراچی شرقی 673، صوبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ (خیبر پختون خوا) 610، صوبہ حضرت عمر فاروق (جنوبی پنجاب) 587، صوبہ حضرت عثمان غنیؓ (شمالی پنجاب) 536، صوبہ حضرت ابو عبیدہؓ (کراچی غربی) 484، صوبہ حضرت زبیرؓ (اندرون سندھ) 88، صوبہ سید احمد شہیدؒ (ہزارہ) 48، صوبہ طلحہؓ (آزاد کشمیر) 31، صوبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (بلوچستان) 29

نفل قربانیاں درج ذیل مقامات میں تقسیم کی گئیں جن کی تفصیلات کچھ یوں ہیں:

جہادی محاذ ومراکز میں 1181، شہداء کرام کے پسماندگان میں 729، مکاتب میں 348، دینی مدارس میں 214، مہاجرین ومتاثرین میں 42، اسیران اسلام میں 75، جبکہ غازیانِ اسلام کے مصارف میں 645 قربانیاں اوراُن کا گوشت پہنچایا گیا۔

اجتماعی قربانی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

اجتماعی قربانیوں کا اہتمام صوبہ حضرت علی المرتضیٰؓ (کراچی شرقی)، صوبہ حضرت عمرؓ (جنوبی پنجاب)، صوبہ ابوعبیدہؓ (کراچی غربی) اور صوبہ حضرت عثمانؓ (شمالی پنجاب) کے متعدد شہروں اور مقامات پر کیا گیا تھا۔تفصیل کے مطابق صوبہ علی المرتضیٰؓ کے تیرہ پوائنٹس محمود آباد، پنڈی چوک، لسبیلہ، ضلع حسن، سٹی ٹاؤن، حدید، ضلع طلحہ، رشیدیہ، شاہ فیصل، ضلع زبیر، ضلع ابوہریرہ ،مانسہرہ کالونی، ضلع عثمان، جوہر، گلشن اقبال، ضلع علی، دارالسلام اور گلزار کالونی میں 1029 قربانیاں، صوبہ ابوعبیدہ (کراچی غربی) کے ضلع خالد بن ولید، سرجانی ٹاؤن، گودھرا، ضلع ابوبکر، صدیق اکبر، مدنی مسجد، ضلع حسین، بطحا مسجد، ضلع عبدالرحمٰن، خاموش کالونی، گلبہار، ضلع سعید، لیاری، کھڈہ مارکیٹ، ضلع سعد اتحاد ٹاؤن، رشید آباد، آفریدی کالونی، ضلع ابوعبیدہ اورنگی نمبر گیارہ اور اورنگی نمبر بارہ اور فرنٹیئر میں 2128 قربانیاں، صوبہ حضرت عمر (جنوبی پنجاب) کے شہروں رحیم یار خان اور بہاولپور میں 497 اور صوبہ حضرت عثمانؓ (شمالی پنجاب) پنڈی، سیالکوٹ، سرگودھا اور گوجرانوالہ اور جھنگ میں 245 قربانیاں کی گئیں اور یہ قربانیاں جمع کرانے والے افراد کے علاوہ بے شمار غریب، نادار اور دیگر مستحق افراد اور گھروں میں بھی تقسیم کی گئیں۔

☆......☆......☆

مقاماتِ تقسیم نفل قربانی

جہادی محاذ ومراکز میں 1181 ......شہداء کرام کے پسماندگان میں 729 ......مکاتب میں 348 ......دینی مدارس میں 214 ......مہاجرین ومتاثرین میں 42 ......اسیران اسلام میں 75 ......جبکہ غازیانِ اسلام کے مصارف میں 645 قربانیاں اوراُن کا گوشت پہنچایا گیا۔

نفل قربانی اورصوبائی کارگزاری

صوبہ حضرت علی المرتضیٰؓ، کراچی شرقی 673 ......صوبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ (خیبر پختون خوا) 610 ......صوبہ حضرت عمر فاروقؓ (جنوبی پنجاب) 587 ......صوبہ حضرت عثمان غنیؓ (شمالی پنجاب) 536 ......صوبہ حضرت ابو عبیدہؓ (کراچی غربی) 484 ......صوبہ حضرت زبیرؓ (اندرون سندھ) 88 ......صوبہ سید احمد شہیدؒ (ہزارہ) 48 ......صوبہ طلحہؓ (آزاد کشمیر) 31 ......صوبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (بلوچستان) 29

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ — ۱ — 24 ستمبر

دورہ تربیہ — ۱ — 02 ستمبر — ۲ — 30 ستمبر

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ — ۱ — 23 تا 29 ستمبر

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر ٹیکی، کراچی

0336-3353813

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (6.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو "ان مبارک ایام" کی قدر نصیب فرمائے (حیرت کی بات) ذوالحجہ کے عشرے کی فضیلت قرآن مجید میں بھی ہے اور بہت سی صحیح احادیث میں بھی.. اور یہ دن افضل ترین دن ہیں.. حتی کہ اہل علم کے نزدیک رمضان المبارک کے دنوں سے بھی زیادہ افضل.. ان دنوں کی ہر نیکی بڑے بڑے فرائض سے زیادہ بھاری ہے.. اتنے عظیم اور بے شمار فضائل کے باوجود .. آج کل ہمارے ہاں ان دنوں میں کوئی فرق نہیں آتا.. نہ ہی مساجد بھرتی ہیں اور نہ ہی نیکی کے بازار سجتے ہیں.. سوچیں کہ آخر اس محرومی کی کیا وجہ ہے؟ (ایک وعدہ کریں) جو مسلمان یہ مکتوب پڑھے وہ وعدہ کرے کہ ان شاء اللہ آج ہی ایک سو بار تکبیر پڑھیں گے اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد.. اور کوشش کریں کہ ان ایام میں روزانہ تین سو بار تیسرا کلمہ پڑھیں گے.. اور وعدہ کریں کہ غیبت کے گناہ سے بچیں گے.. (ایک عزم کریں) جماعت کی نفل قربانی مہم بہت مبارک ہے.. یہ مہم ایسے افراد تک آپ کی دعوت پہنچاتی ہے جو افراد قابل رشک اور اہل خدمت ہیں.. آج ہی کوشش کریں کہ ایک نفل قربانی اس مہم میں جمع کرادیں اگر خود استطاعت نہیں ہے تو کسی صاحب استطاعت فرد کو اس کام پر راضی کر لیں.. آپ کا حصہ بھی شامل ہوجائے گا ان شاء اللہ ..

والسلام

مکتوب خادم (7.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہمیشہ کی "روشنی" عطاء فرمائے.. جو کبھی نہ بجھے، جو کبھی مدھم نہ ہو آمین.. (عجیب قول) کسی کا قول ہے.. چراغ کو آندھی اور تیز ہوا سے بچایا جاسکتا ہے.. لیکن جب چراغ کے اندر کا تیل ہی ختم ہوجائے تو پھر اسے بجھانے کے لئے کسی آندھی یا ہوا کی کیا ضرورت؟.. بھائیو! اور بہنو! اپنے دل کے اندر جو تیل ہے اسے ختم نہ ہونے دو.. ایمان ،نور، روشنی، جذبہ، ایثار اور ہمت.. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قَلْبِی نُوْرًا.. رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِی

(وہاں کا خوف کیسا ہوگا) دنیا میں غیبت کرنے والا ڈرتا رہتا ہے کہ.. جس کی غیبت کی ہے اس کو پتا نہ چلے.. اندازہ لگائیں جس "بدعمل" کا یہاں اتنا خوف ہے.. آخرت میں اس کا خوف اور وبال کتنا سخت ہوگا.. یا اللہ غیبت میں مبتلا ہونے سے آپ کی پناہ

(شیطان کا چکر) جن چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے "عزت" رکھی ہے شیطان انہی چیزوں میں "ذلت" کا احساس دلاتا ہے.. تا کہ انسان ان کو چھوڑ کر ہمیشہ کی عزت سے محروم ہوجائے.. اطاعت، خدمت، تواضع ،عاجزی اور محنت وغیرہ.. شیطان کے دھوکے میں پڑ کر عزت کے ان میناروں سے محروم نہ ہوں..

(بہترین عمل) عشرہ ذی الحجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کی برکت سے "نفل قربانی" مہم کا شاندار عمل عطاء فرمایا ہے.. اس عمل میں سستی یا بخل نہ کریں.. مال پھر آجائے گا مگر یہ ایام، یہ خدمت اور یہ عمل معلوم نہیں دوبارہ نصیب ہوں یا نہ ہوں ..

والسلام

مکتوب خادم (8.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کہ.. ہمیں "ختم نبوت" کے لازمی اور پاکیزہ عقیدے پر ایمان عطاء فرمایا

(ہمیشہ سے) مخلوق میں سے کسی کی بھی اتنی تعریف نہیں ہوئی.. جتنی تعریف ہمارے محبوب آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہے.. آپ کا تو اسم گرامی ہی "محمد" اور "احمد" ہے.. اللہ تعالیٰ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں ،اللہ تعالیٰ کے ملائکہ بھی.. اور اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی.. صلوٰۃ، تعریف، سلام اور حمد کا سلسلہ.. حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ جاری رہتا ہے.. صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم.. پس جو چاہتا ہے کہ اسے بھی "حسن" کے اس سمندر سے کچھ حصہ ملے وہ حضرت آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرے، آپ پر ایمان لائے، آپ کی محبت دل میں بسائے، آپ کی اطاعت کرے، آپ کے ساتھ اپنی سند جوڑے، آپ کے ساتھ اپنی نسبت مضبوط کرے.. آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے.. آپ کی شان میں نعت کہے، نظمیں پڑھے، اور آپ کے بتائے ہوئے راستے یعنی "سبیل اللہ" میں جان ومال پیش کرے.. اپنا خون نچھاور کرے.. ﷺ

(بدنصیب) کائنات کا بدنصیب ترین، بدبودار ترین، بدبخت ترین شخص مرزا غلام قادیانی.. اور اس کو ماننے والے.. یہ سب محروم جمع محروم، ذلیل ترین.. ہائے کیسا در چھوڑ کر کتنے ناپاک گٹر میں جاگرے..

(عشق کا ایک انداز) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہر سال قربانی کے موقع پر ایک شاندار مینڈھا حضرت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کرتے تھے.. کیا خیال ہے بھائیو! منحوس بیچ موبائل بیچ کر اس سال عشق کا یہ جام بھی پی لیا جائے.. جماعت کی نفل قربانی مہم آپ کے لئے یہ خدمت احسن انداز سے پیش کرسکتی ہے ..

والسلام

مکتوب خادم (9.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ اکبر کبیرا (مقابلہ حسن) رات سے "مقابلہ حسن" جاری ہے اور آج بروز جمعہ مغرب تک جاری رہے گا.. سبحان اللہ نعمتیں ہی نعمتیں.. یا اللہ! شکر جمعہ شریف، عشرہ ذی الحجہ، روزہ، مقابلہ حسن اور قربانی کی پُرنور گہما گہمی.. دیکھیں اللہ تعالیٰ کو اس امت سے کتنا پیار ہے اور آج رات سے تو حجاج کرام تلبیہ پکارتے ہوئے "منیٰ" کی جانب دوڑیں گے.. کیا منظر ہوگا اور کیا شان؟ دل اچھل کر سینے سے باہر آتا ہے.. لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک اللّٰھم لبیک

(بھولنے کی وجہ) کل کے مکتوب میں تمہید "مقابلہ حسن" کی باندھی مگر ذہن پر نفل قربانی کی مہم سوار تھی تو آخر میں "مقابلہ حسن" کا تذکرہ بھول گیا.. نفل قربانی مہم اچھی جارہی ہے.. مگر تقاضے زیادہ اور آمد کم ہے.. الحمد للہ شہداء کرام کے گھرانوں کی مکمل ہوئی.. کئی مراکز ومدارس میں بھی دے دی گئی.. مگر محاذوں پر زیادہ ضرورت ہے.. اور دور دور جیلوں تک بھی اللہ تعالیٰ کی یہ دعوت پہنچی ہے.. کم از کم پندرہ سو قربانیاں اور آئیں تو کام بنے.. کراچی والو! عزیمت اٹھاؤ، کرامت دکھاؤ.. پندرہ سو میں سے سات سو اپنے ذمے لے لو.. اور ہاں! شمالی پنجاب والوں کا دل سے شکریہ وہ اپنے سابقہ ہدف سے آگے نکل گئے

(ایک عمل) آج جمعہ مبارک سے ان شاء اللہ ارادہ ہے کہ چاردن.. روزانہ ان تمام مسلمانوں کے لئے تین سو بار استغفار کروں گا جنہوں نے جماعت میں نفل قربانی دی ہے اور دیں گے اور جنہوں نے یہ قربانی جمع کرنے کی محنت کی ہے.. یا اللہ! اس استغفار کی توفیق عطاء فرما اور اسے قبول فرما..

والسلام

مکتوب خادم (10.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ان تمام مسلمانوں کو "حج مبرور" نصیب فرمائے جو اس سال حج بیت اللہ ادا کررہے ہیں

(عجیب تبدیلی) حج کے پانچ دن اچھے گزر جائیں اور حج قبول ہوجائے تو زندگی ہی بدل جاتی ہے.. ایک نئی، پاکیزہ اور معصوم زندگی کا آغاز ہوتا ہے.. پچھلا سب معاف، آگے احتیاط (عجیب جنگ) شیطان کو یہ راز معلوم ہے اس لئے وہ کوشش کرتا ہے کہ یہی پانچ دن بگاڑ دے.. سب سے زیادہ وہ غصہ بھڑکاتا ہے اور پھر شہوات اور غفلت کے تیر پھینکتا ہے.. اللہ تعالیٰ نے ان دنوں اپنے بندوں کو "احرام" کی ڈھال پہنادی کہ اس کو "کفن" سمجھو اپنے نفس کو مار دو تب اس جنگ میں تم شیطان پر غالب رہوگے.. غصہ حرام، شہوت حرام، لڑائی جھگڑا حرام اور سستی حرام .. بس یہ ہے "احرام" .. (عزم کی قوت) کعبہ تک پہنچنا مشکل، آٹھ تاریخ میں منیٰ تک جانا مشکل.. اربوں انسان یہ تمنا دل میں لیکر مرگئے مگر نہ جاسکے.. اے حجاج کرام! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلایا، آپ کو اپنا مہمان بنایا.. اب یہ پانچ دن کا امتحان ہے عزم باندھ لو تو ایسے کامیاب ہو جاؤ گے کہ پھر ناکامی نہ آئے گی.. اس دھوکے میں نہ پڑو کہ اگلے سال تلافی کرلو گے.. ابھی جو موقع ملا ہے اسی کو غنیمت جانو.. مسلمان کے عزم کے سامنے شیطان کچھ بھی نہیں کچھ بھی نہیں.. (درخواست) بہت سے افراد جو سفر حج پر ہیں یہ مکتوب پڑھتے ہیں، انہیں کے لئے آج یہ الفاظ لکھے ہیں ان سب سے بندہ غریب کے لئے دعاء کی درخواست ہے ..

والسلام

مکتوب خادم (10.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو فتوحات عطاء فرمائے (دل بے قرار) کشمیر میں ہونے والے مسلسل مظالم سے روح زخمی اور دل بے قرار ہے، یا اللہ! ہمت، توفیق اور راستہ عطاء فرما تا کہ حساب چکایا جائے، قرضہ اتارا جائے اور مغرور گردنوں کی فصل کاٹی جاسکے.. تمہارے مذمتی بیانات، تمہارے وفود اور تمہارے دورے کشمیریوں کے قتل عام کو نہیں روک سکتے.. کچھ تو غیرت کرو

(مقام شکر) قربانی مہم الحمد للہ گزشتہ سال کے ہدف کو عبور کرچکی مگر الحمد للہ کام بڑھا ہے تو تقاضے بھی زیادہ ہیں.. آخری دن تک محنت جاری رکھیں (بڑا کفارہ) تو ذی الحجہ کا روزہ بڑی نعمت اور بڑا کفارہ ہے پچھلے سال کے گناہ بھی معاف اور اگلے سال کے بھی.. کل حرمین شریفین میں نو ذی الحجہ ہے .. جبکہ ہمارے ہاں پرسوں.. اچھا ہے کل اور پرسوں کا روزہ ہوجائے..

(استاذ کا احسان) ایک استاذ محترم نے بچپن میں دعاء یاد کرادی.. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی صَغِیْرًا فِی عَیْنِی وَکَبِیْرًا فِی اَعْیُنِ النَّاسِ ..بعد میں دیکھا کہ احادیث مبارکہ میں یہی مفہوم کئی الفاظ کے ساتھ آیا ہے.. یہ دعاء سب سے خطرناک روحانی بیماری "تکبر" کا علاج ہے.. انسان جب خود کو کچھ سمجھنے لگتا ہے تو اس کی بربادی شروع ہوجاتی ہے.. تکبر، خود پسندی، اپنی نیکی، تقویٰ اور عقلمندی پر ناز.. خود کو خاص انسان سمجھنا.. یہ سب نفس اور شیطان کے دھوکے ہیں... اللہ تعالیٰ کے پردے انسان کے عیب چھپاتے ہیں تو وہ اکڑنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی بڑائی میں جاگرتا ہے.. جو اس مرض میں مبتلا ہو وہ یہ دعاء کم از کم سو بار روز پڑھے.. فائدہ خود دیکھ لے گا ان شاء اللہ..

والسلام

مکتوب خادم (12.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ اکبر کبیرا.. کل عرفات کے میدان میں نو ذی الحجہ تھی.. رحمت اور مغفرت موسلا دھار برس رہی تھی .. اور لاکھوں کروڑوں آنسو میدان عرفات کی "مٹی" میں جذب ہورہے تھے.. اور یوں اس سال کا "نائن الیون" "امت مسلمہ کے لئے رحمت بنارہا.. کیا خیال ہے اگر فقہ حنفی کے مطابق پوری امت مسلمہ کا "چاند" ایک ہوجائے تو کتنا لطف آئے.. خیر چھوڑیں! آج ہمارے ہاں یوم عرفہ ہے روزہ داروں کو مبارک.. کل عیدالاضحیٰ کا دن ہے آپ سب کو پیشگی عید مبارک.. کئی افراد کے بارے میں علم ہوا کہ انہوں نے بیچ موبائل بیچ کر قربانی کی، قربانی دی ان کے لئے بے ساختہ دعائیں دل سے نکلیں .. جماعت میں نفل قربانیاں اور کھالیں دینے والوں کا تہہ دل سے شکریہ.. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ.. آج اپنی جماعت کے سات خوش نصیب شہداءِ کرام کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے.. ان کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) منظور احمد (۲) غلام مصطفیٰ (۳) حدید خان (۴) کفایت اللہ (۵) سفیان (۶) محمد (۷) آصف ساتھی ہر جگہ ترتیب بنالیں اور دل لگا کر یہ عمل کریں.. شہداء کرام کا ہم پر بڑا حق ہے.. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ وَ تَقَبَّلْھُمْ شُھَدَاءَ فِیْ سَبِیْلِکَ.. عشرہ ذی الحجہ کی مناسبت سے شروع ہونے والے مکتوبات کا سلسلہ بھی آج مکمل ہوا .. تمام حجاج کرام کو حج مبارک.. عید کے موقع پر بندہ کو مبارکباد کے پیغام نہ بھیجیں.. بس دعاء فرمادیں یہی مبارکباد ہے.. جزاکم اللہ خیرا..

والسلام

مکتوب خادم (15.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے.. "چرم قربانی" مہم ماشاء اللہ بہت کامیاب رہی.. اللہ تعالیٰ دینے والوں اور محنت سے جمع کرنے والوں کی مغفرت فرمائے.. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَ ارْحَمْھُم.. کچھ ساتھی گرفتار بھی ہوئے.. اللہ تعالیٰ انہیں باعزت و عافیت رہائی عطاء فرمائے .. الحمد للہ "جمعہ شریف" تشریف لے آئے ہیں.. ایک عید ختم تو دوسری شروع.. تکبیر مکمل تو درود شریف شروع .. جمعہ کے دن عصر کے بعد جماعت کے اسیر رفقاء کی رہائی.. اور ملک کے لئے اچھی حکومت کی خاص دعائیں مانگیں.. مغرب سے مقابلہ حسن مرحبا..

والسلام

مکتوب خادم (17.9.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ نے زخموں، بیماریوں اور تکلیفوں سے چور اپنے اس بندے کو.. جمعۃ المبارک کے دن اپنی ملاقات کا شرف بخشا.. ابھی دن کے نو بجے ہمارے مجاہد ساتھی بھائی مقصود کی نماز جنازہ "شورکوٹ" میں ادا کی جائے گی.. کم عمری میں انہوں نے جہاد کو پایا، جہاد کے زخم پائے، اس راستے کی معذوری جھیلی.. اور اب کافی عرصہ سے کینسر کے مرض کا امتحان اٹھا رہے تھے.. ان کے رشتے کے لئے شرط تھی کہ نکاح "بندہ" پڑھائے.. میں سفر کر کے "شورکوٹ" گیا اور ان کا نکاح پڑھایا.. اس وقت وہ ٹانگوں سے معذور تھے مگر باقی صحت مند تھے.. ابھی چند سالوں سے انہوں نے اس دنیا کی ہر تکلیف کو بھگتا ڈالا.. ہاں دنیا کی تکلیفیں ایمان والوں کے لئے آخرت کے تحفے ہیں.. ان کی وفات میں شہادت کا پورا رنگ نظر آرہا ہے.. ان کے جانے کا دکھ ہے مگر ان کے راحت پانے، جمعہ کے دن ملاقات پانے اور پیٹ کی شہادت والی موت پانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے .. ان کے جملہ اہل خانہ سے قلبی تعزیت ہے.. اہل جماعت سے بھی تعزیت ہے کیونکہ یہ مظلوم، معذور، زخمی، بیمار اور کمزور افراد جماعت کی طاقت اور جماعت کی برکت ہوتے ہیں.. جو نماز جنازہ پا سکے وہ محروم نہ رہے اور جو دور ہو وہ ایصال ثواب میں کمی نہ کرے.. إنا للہ وإنا الیہ راجعون.. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَ ارْحَمْہُ.

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ



قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

پاکستان کے خلاف گٹھ جوڑ اب کھل کر سامنے آچکا ہے، بھارت، امریکہ، اشرف غنی کا کٹھ پتلی افغانستان اور ایران یہ سب ایک چھتری تلے پاکستان کے خلاف اکٹھے ہو چکے ہیں،

لیکن کیا ان سارے حالات وواقعات پر پاکستان کے پالیسی میکرز نے بھی کوئی حکمت عملی تیار کی ہے؟

مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر کے اُڑی سیکٹر میں بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر پر ہونے والے حملے نے بھارتی سورماؤں کے ایسے اوسان خطا کئے کہ وہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے گئے، بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں صرف چار نامعلوم "شدت پسند" علی الصبح تقریباً ساڑھے 5 بجے گھسے اور انہوں نے وہاں پر دستی بم پھینکے... اور زبردست فائرنگ شروع کردی... بتایا جاتا ہے کہ اڑی سیکٹر میں بھارتی فوج کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر کے اندر گھسے ہوئے صرف 4 لوگوں نے صرف 17 بھارتی فوجی جہنم رسید اور درجنوں فوجی زخمی کر ڈالے... بلکہ بھارتی فوج کی کئی بیرکوں کو آگ لگا کر مکمل تباہ وبرباد بھی کر ڈالا، خود بھارتی یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف 4 لوگ 5 گھنٹوں تک ہیڈ کوارٹر کے اندر گھس کر فوج کا مقابلہ کرتے رہے...

دنیا چار نوجوانوں کی دیدہ دلیری اور بھارتی فوج کی بزدلی کے مناظر دیکھ کر انگشت بدانداں رہ گئی، بھارتی وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ ہو، اجیت دیول ہو، بھارتی وزیر دفاع منوہر پاریکر ہو، آرمی چیف دلبیر سنگھ سہاگ ہو، یا بھارتی میڈیا کے باقی چور سپاہی... بجائے اس کے کہ بھارتی فوج کی بزدلی اور کم ہمتی پر دنیا سے معافی مانگتے الٹا انہوں نے ہٹ دھرمی اور بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر "پاکستان" پر چڑھائی کر ڈالی، منہ پھاڑ پھاڑ کر پاکستان کے خلاف بھونکنا شروع کردیا، پاکستان کو دھمکیاں دینا شروع کردیں...

بھارت کے ڈائریکٹر ملٹری آپریشنز لیفٹیننٹ جنرل رنبیر سنگھ نے تو باقاعدہ مقبوضہ کشمیر کی جہادی تنظیم جیش محمد ﷺ پر اس کارروائی کا ملبہ ڈالتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ "چاروں شدت پسندوں کا تعلق جیش محمد ﷺ سے تھا اوران شدت پسند حملہ آوروں کے پاس اسلحہ اور کچھ ایسی اشیاء تھیں جن پر پاکستان کی مارکنگ تھی"...

نریندر مودی کے ان بھارتی سورماؤں سے کوئی پوچھے کہ ایک طرف تو تم بے گناہ کشمیری مسلمان بچوں

بقیہ صفحہ ۵ پر

دنیا میں بھلا وہ کونسا علاقہ ہے کہ جہاں مسلسل دو ماہ سے کرفیو لگا ہوا ہو؟ جہاں سوا کروڑ کے لگ بھگ انسانوں کو زبردستی اللہ کی عبادت سے روکا جارہا ہو... جہاں عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کو بلاتخصیص سخت تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہو؟

جہاں ٹیلی فون اور انٹرنیٹ سروس کو بھی بند کردیا گیا ہو؟ جہاں کروڑوں کی آبادی 72 سے زائد دنوں سے عملی طور پر "قیدی" بن چکی ہو... جہاں سکول، مدارس، دفاتر، بازار، پبلک ٹرانسپورٹ سب کچھ بند پڑا ہوا ہو... جی ہاں... کشمیر، مقبوضہ کشمیر دنیا کا واحد وہ علاقہ ہے کہ جہاں نریندر مودی کا بھارتی راج شیطانیت کی ساری حدیں توڑ کر انسانوں پر ایسے ایسے قیامت خیز مظالم ڈھا رہا ہے کہ جسے لکھتے ہوئے قلم بھی تھرا جاتا ہے...

کشمیر میں کروڑوں مسلمانوں کو نماز جمعہ ادا کرنے سے زبردستی روکا جارہا ہے... نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نکلنے والوں پر آنسو گیس کے بدبودار شیل برسائے جاتے ہیں، انہیں ڈنڈوں سے پیٹا جاتا ہے... اور کبھی ان پر گولیاں برسائی جاتی ہیں... اس مرتبہ تو کالے "سانپ" کی اولاد نریندر مودی کی حکومت نے کشمیر میں مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کی نماز بھی نہ پڑھنے دی... گائے کا پیشاب پینے والے پلید ہندوؤں نے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کی خوشیاں بھی نہ منانے دیں...

صرف 72 دنوں میں 110 سے زائد بے گناہ کشمیریوں کو شہید کر ڈالنا، صرف 72 دنوں میں دس ہزار کے لگ بھگ کشمیری مسلمانوں کو زخمی کر دینا، صرف 72 دنوں میں 700 سے زائد کشمیری بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور مردوں کو... پیلٹ گن کے چھروں سے نابینا بنادینا، کیا بھارتی فوج کے یہ کوئی معمولی جرائم ہیں؟

دنیا میں نہ تو کوئی منصف ہے اور نہ ہی کہیں انصاف... عالمی شیطانی طاقتوں اور بھارت کے درمیان